الھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارك وسلم

92

سید غضنفر حسین بخاری

ایم۔فل اسلامیات، ایم۔فل پنجابی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

92

بانوے

سید غضنفر حسین بخاری

ایم۔فل اسلامیات

ایم۔فل پنجابی زبان و ادب

مکتبہ مہریہ امیریہ احمد آباد شریف ہارون آباد

بہاولنگر

92(بانوے)

BY

Syed Ghazanfar Hussain Bukhari

0345.300092

پہلی مرتبہ: ستمبر 2013

First Editon: september 2013

پروف ریڈنگ

علامہ منور حسین چشتی

ڈاکٹر عبدالرؤف باجوہ (پی۔ایچ۔ڈی اسلامیات)

علامہ استاد احمد علی حیدری (ایم۔اے اسلامیات، عربی فاضل)

وسیم حیدر علی (ایم۔اے عربی، ایم۔اے اسلامیات)

کمپوزنگ

آصف علی نجم ڈاہر

باہتمام

صاحبزادہ پیر سید رؤف امجد منیب بخاری

صاحبزادہ پیر سید مستنصر حسین حجاری بخاری

سرورق: سید غضنفر حسین بخاری

ہدیہ ۲۲۰

مکتبہ مہریہ امیریہ احمد آباد شریف

آستانہ عالیہ احمد آباد شریف بہاولنگر

Aastanaalia Ahmed Abad shareef Bahwalnagr

pind Ahmed Abad shareef

Bukhare@yahoo.com

0333.3331983 063.2590105

www.aastanaalia.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

چھوٹے بھائی جی صاحبزادہ پیر سید مستنصر حسین حجازی بخاری

کے نام جنہوں نے مجھے 92 جیسے خوبصورت موضوع پر لکھنے کا مشورہ دیا

کچھ مصنف کے بارے میں

نام : سید غضنفر حسین بخاری

ولد : سید مظہر حسین اظہر بخاری

تاریخ پیدائش : ۸ جنوری ۱۹۸۳ء

آبائی وطن : دوہتہ عظمت شریف (حافظ آباد)

تعلیم : ایم. فل پنجابی زبان و ادب

ایم. فل اسلامیات

ایم.اے پنجابی، ایم.اے اُردو،

ایم.اے اسلامیات

پی۔ایچ۔ڈی سکالر

مصنف کی دوسری کتب

سبد گلہائے ملت (تذکرہ بزرگان دین)

میرے بابا جی (تذکرہ مشائخ احمد آباد شریف)

میرا پیر (تذکرہ مشائخ دوہتہ عظمت شریف)

النبی صلوا علیہ ﷺ (فضائل درود شریف)

۔شرف النعلین لسید الثقلین (فضائل نعلین شریفین)

فہرست عنوانات

ا۔92(پیر سید محمد مظہر حسین اظہر بخاری)	۷
۲۔دہر میں اسم محمد سے اجالا کردے(پیر سید رؤف امجد منیب بخاری)	۸
۳۔حرف آغاز	۹
۴۔وجہ ایجاد عالم حضرت محمد ﷺ کا نور مبارک	۱۱
۵۔پیارے نبی پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ کی برکات	۱۵
۶۔محب کے نام پر بھی نقطہ نہیں اور محبوب کے نام پر بھی نقطہ نہیں	۱۸
۷۔احادیث مبارکہ کی روشنی میں اسم پاک محمد ﷺ کے فضائل	۲۰
۸۔انسانی ترقی اور اعداد کی اہمیت	۲۲
۹۔92 کیا ہے	۲۳
۱۰۔صفر کے متعلق حضرت علی علیہ السلام کا فرمان	۲۵
۱۱۔حروف ابجد اور اُن کے اعداد	۲۵
۱۲۔حروف تہجی کی عددی قیمت	۲۹
۱۳۔قرآن مجید اور علم الاعداد	۳۰
۱۴۔حضور پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی" محمد "کے اعداد 92 ہیں	۳۵
۱۵۔92 کا عدد کائنات کی ہر چیز میں موجود ہے	۳۷
۱۶۔92عدد کے دو ہندسے 9اور 2	۳۹
۱۷۔پاکستان اور 92	۴۲
۱۸۔1857ء اور 1947ء کا فرق	۴۵
۱۹۔پاکستان کا ڈائلنگ کوڈ92	۴۶
۲۰۔مدینہ طیبہ اور پاکستان	۴۷

۲۱۔1992ء اور پاکستان ۴۷
۲۲۔عددوں کے اثرات ایک حقیقت ۴۷
۲۳۔شکست کی وجہ سبز بوٹ ۵۰
۲۴۔92 کی وجہ سے پاکستان ہمیشہ قائم رہے گا ۵۱
۲۵۔92 کا عدد اور ولیوں کے سردار حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ۵۳
۲۶۔محب اور محبوب ﷺ کے ناموں میں مناسبت ۵۳
۲۷۔سیرت النبی ﷺ کا ذکر مبارک علم الاعداد کی روشنی میں ۵۴
۲۸۔علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں ۵۷
۲۹۔حضور پاک ﷺ کائنات کے وزیر اعظم ہیں ۶۱
۳۰۔92 کی برکات ۶۲
۳۱۔اختتامیہ ۶۳

92

مشہور مغربی مصنف مائیکل ہارٹ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب The Hundred میں دنیا کے اُن سو عظیم ترین آدمیوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے دنیا کی تشکیل میں بڑا کردار ادا کیا۔ مائیکل ہارٹ نے حضور پاک ﷺ کو سب سے پہلے شمار پر رکھا۔ مصنف ایک عیسائی ہو کر اپنے دلائل سے یہ ثابت کرتا ہے کہ حضور پاک ﷺ پورے نسل انسانی میں سید البشر ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف نبی پاک ﷺ سید البشر ہیں بلکہ یہ کائنات انہیں کی وجہ سے تشکیل میں آئی۔ کائنات کے اندر موجود ہر شئے اپنے خالق کا ذکر کرتی ہے۔ خالق باری تعالیٰ محب ہے اور نبی پاک ﷺ محبوب، جن کے نور کی بدولت سورج کو چمکنا، چاند کو میٹھی چاندنی بکھیرنا نصیب ہوا۔ خالق نے اپنے محبوب کا نام نامی اسم گرامی محمد (ﷺ) رکھا۔ حضور پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے اعداد مبارکہ 92 ہیں، 92 کائنات کے ہر ایک لفظ، جملے اور شئے میں موجود ہے۔ اس کتاب 92 کے اندر سید غضنفر حسین نے حضور پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی مبارکہ کے بابرکت موضوع پر علم الاعداد کی روشنی میں کلام کرنے کا شرف حاصل کیا ہے جو کہ بڑی سعادت اور خوش قسمتی کی بات ہے۔ نبی پاک ﷺ کے نام نامی میں شفا ہے۔ آپ ﷺ کے اسم گرامی میں بے حساب برکتیں، رحمتیں اور فضیلتیں موجود ہیں۔ آپ ﷺ کا نام مبارک لینے سے بگڑی بن جاتی ہے۔ بیمار صحت مند، بھٹکے ہوئے سیدھی راہ کے مسافر بن جاتے ہیں۔ جس چیز کی بھی نسبت آپ ﷺ سے ہو جائے وہ چیز کائنات کی سب سے پیاری، اعلیٰ، اشہی اور برتر مقام و مرتبے کی حامل ہو جاتی ہے۔ مدینہ طیبہ کا نام پہلے یثرب تھا، جس کا معنی ہے نحوست والی جگہ، جہاں صحت مند لوگ آتے اور بیمار ہو جاتے تھے۔ یثرب کی جانب سفر کرنے سے پہلے عرب لوگ اپنی صحت کو لے کر متفکر ہو جاتے تھے۔ لیکن جب رحمۃ اللعالمین حضرت محمد عربی ﷺ یثرب تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کی برکت نے اسے یثرب سے مدینہ طیبہ بنا دیا۔ کریم نبی پاک ﷺ کے کرم سے اب وہاں بیمار جاتے ہیں اور تندرست ہو جاتے ہیں اور کائنات میں کوئی بھی بڑے سے بڑا موذی مرض مدینہ طیبہ کی خاک پانی میں ملا کر پینے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یہ سب رحمت عالم، شافع محشر، ہادی برحق، محسن اعظم، حضرت محمد ﷺ کی رحمتیں، برکتیں ہیں۔

سید غضنفر حسین کی کتاب "92" نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ کے عدد 92 مبارکہ پر ایک خوبصورت تحریر ہے اللہ تعالیٰ مصنف کے علم، عمل اور قلم میں برکت عطا فرمائے اور اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں اپنے حبیب پاک حضرت محمد ﷺ کے طفیل شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

برخوردار غضنفر حسین کو مبارک اور دعا

سید مظہر حسین بخاری

آستانہ عالیہ مہریہ امیریہ احمد آباد شریف

24 اگست 2013ء

۷۸۶۔۹۲

دہر میں اسم محمد سے اجالا کردے

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق اپنے محبوب وجہ کائنات، شافع محشر، نبی الحرمین والثقلین سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بدولت فرمائی اور اُن کو روح کائنات بنایا۔ اس پر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث شاہد ہے:

"حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے میں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ پر آپ پر قربان! مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا؟۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق (کو پیدا کرنے) سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا، یہ نور اللہ کی مشئیت سے جہاں اس نے چاہا سیر کرتا رہا۔ اُس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ (کوئی) فرشتہ تھا نہ آسمان تھا نہ زمین، نہ سورج تھا نہ چاند، نہ جن تھے نہ انسان، جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو اُس نے اس نور کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلے حصے سے قلم بنایا، دوسرے حصہ سے لوح اور تیسرے حصہ سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے حصہ کو (مزید) چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے زمین اور دوسرے حصہ سے کرسی، تیسرے حصہ سے باقی فرشتے پیدا کیئے۔ پھر چوتھے حصہ کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے آسمان بنائے، دوسرے حصہ سے زمین اور تیسرے حصہ سے جنت اور دوزخ بنائی"۔

اگر علم الاعداد کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ کائنات کی ہر چیز میں اسم محمد ﷺ موجود ہے۔ اگر ہم بابرکت نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ کے اعداد نکالیں تو بانوے ہوں گے اور یہ بانوے عدد کائنات کی ہر چیز میں موجود ہے۔ علم الاعداد کے ماہرین نے اس کلیہ کو مختلف انداز میں بیان کیا اور بانوے عدد کے بہت زیادہ اوصاف، فوائد اور اثرات بیان کیے ہیں۔ 92 کا عدد 2 اعداد 2 اور 9 سے مرکب ہے۔ یہ دونوں اعداد مفرد شکل میں بھی خاص اثرات رکھنے کے ساتھ عجیب تاثیر کے حامل ہیں۔ 92 کے حوالے سے ایک عجیب اور دلچسپ بات علم الاعداد کے ماہرین بخوبی جانتے ہیں کہ عددِ مفرد میں جفت اور طاق کی اپنی تاثیر اور قوت ہے۔ اگر کوئی عدد جفت اور جفت کا مرکب ہے تو اُس کی اور تاثیر ہے اگر کوئی طاق اور طاق کا مرکب ہے اُس کی تاثیر الگ ہے۔ اور اگر کوئی مرکب جفت اور طاق پر مشتمل ہے تو اُس کی تاثیر پہلے دونوں مرکبات سے منفرد اور عجیب خاصیت کی حامل ہوتی ہے۔ اور آخر میں حضرت ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کا شعر پیش خدمت ہے:

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کردے

برادر محترم سید غضنفر حسین مدنی نے 92 عدد کے خواص، تاثیر اور فوائد تفصیلاً بیان کرنے کے ساتھ سیرت النبی ﷺ کو علم الاعداد کی روشنی میں بیان کیا اور پھر سیرت شریف میں 92 کے عدد کے تعلق کو ثابت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پاک ﷺ کے اس ذکر مبارک کو قبول فرمائے اور مصنف کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ الھم ذد فذد آمین

سید رؤف امجد منیب
آستانہ عالیہ مہریہ امیریہ احمد آباد شریف

حرف آغاز

یہ زمانہ طالبعلمی کی بات ہے یونیورسٹی میں ایک دن پروفیسر صاحب نے میرے ذمے ایک تحقیقی اسائنمنٹ لگائی، میں لائبریری میں پہروں صرف کرنے کے بعد جب اسائنمنٹ مکمل کر کے سر کے آفس میں جمع کرانے کی غرض سے گیا تو انہوں نے اسائنمنٹ پکڑتے ہی دوسرے لمحے مجھے واپس کر دی اور کہا کہ یہ اسائنمنٹ قابل قبول نہیں ہے۔میں حیران تھا کہ ابھی تو سر نے صرف ٹائٹل دیکھا ہے متن تو انہوں نے دیکھا ہی نہیں جو میں نے اتنی محنت سے تیار کیا ہے۔میں نے اپنی اسائنمنٹ مسترد کیے جانے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ یہ جو تم نے ٹائٹل پر 786 لکھا ہے یہ مناسب نہیں۔اس کی جگہ پوری بسم اللہ لکھ کر لاؤ گے تو تمہاری اسائنمنٹ قبول کی جائے گی ورنہ میں تمہارے اختیاری نمبروں میں کٹوتی کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہوں۔میں نے اگلے دن صبح سویرے وہ اسائنمنٹ پروفیسر صاحب کی ہدایت کے مطابق ٹھیک کر کے جمع کروادی اور گھر آگیا۔میرے حاشیہ خیالات میں یہ سوال بار بار جاگزیں ہو رہا تھا کہ 786 تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے عدد مبارک ہیں پھر پروفیسر صاحب نے اسے مٹانے کا کیوں کہا؟۔میں نے 786 کے متعلق اپنے بڑے ابا جی حضور فرید عصر پیر سید محمد صبغت اللہ حیدر بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھنے کا فیصلہ کیا، جب بڑے ابا جی سے میں نے پوچھا تو انہوں نے فرمایا": بیٹا! (786) بابرکت عدد ہے کیونکہ یہ بسم اللہ شریف کے اعداد کا مجموعہ ہے"۔اور آپ نے فرمایا کہ" ان اعداد کے پوشیدہ خواص بھی ہوتے ہیں۔میں نے پوشیدہ خواص کے متعلق پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے تو انہوں نے فرمایا" کائنات میں موجود ہر شئے اپنے ظاہری خواص کے ساتھ کچھ باطنی خواص بھی رکھتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی چیز بے فائدہ پیدا نہیں فرمائی۔انسان کو اشرف المخلوقات بنایا گیا اور اسے کائنات کی تمام اشیاء پر ایک حد تک اللہ تعالیٰ کے نائب ہونے کی وجہ سے تصرف بھی عطا فرمادیا گیا،اب ہر چیز کے ظاہری اور باطنی فوائد ہیں مثلاً پھل، سبزیاں اور دیگر جڑی بوٹیوں کے یا معدنیات کے ظاہری خواص وفوائد کے ساتھ کچھ باطنی فوائد بھی ہوتے ہیں جن تک رسائی ان چیزوں سے متعلقہ علوم میں مہارت رکھنے والے افراد طویل تجربات اور research کے بعد حاصل کر پاتے ہیں۔بالکل اسی طرح اعداد کے ظاہری خواص کے علاوہ پوشیدہ خواص بھی ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ تعویذات میں اسمائے الٰہی اور قرآنی آیات مبارکہ سے کام لیا جاتا ہے۔ علمائے کرام اور صوفیائے عظام نے بڑی ریاضتوں اور محنتوں کے بعد یہ راز افشا کیے کہ فلاں اسم الٰہی یا فلاں آیت کا ورد فلاں مشکل کا حل ہے"۔۔۔بڑے ابا جی حضور کی آواز میرے کانوں میں گونج رہی تھی اور میں اُن کی باتیں انہماک سے سن رہا تھا۔

اس کے بعد میرے اندر علم الاعداد کے متعلق جاننے کا شوق پیدا ہوا۔میں نے والد محترم قبلہ حضرت پیر سید محمد مظہر حسین اظہر بخاری کی لائبریری میں علم الاعداد کے موضوع پر موجود کتب کا مطالعہ شروع کر دیا اور جس بات کی سمجھ نہیں آتی میں اپنے والد محترم سے پوچھ لیتا یہ سلسلہ تا دم تحریر جاری ہے ۔میرے ابو جی کو چونکہ علم الاعداد پر مکمل دسترس حاصل ہے اس وجہ سے وہ میرے ہر سوال

کا تشفی جواب مرحمت فرما کر میری الجھن دور کر دیتے ہیں۔ بڑے ابا جی حضرت پیر سید سیف اللہ خالد بخاری کی دعائیں ہمیشہ میرے شامل حال رہتی ہیں۔

میرے کریم نبی پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے اعداد کی تعداد 92 ہے۔ میرے چھوٹے بھائی صاجبزادہ پیر سید مستنصر حسین حجازی نے مجھے مشورہ دیا کہ بھائی جی! ایک کتاب 92 عدد مبارک کے متعلق تحریر کی جائے اور اُس کتاب کا نام بھی 92 ہی رکھا جائے۔ چھوٹے بھائی جی کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے میں نے 92 کے مبارک عدد کے موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ بڑے بھائی جان صاجبزادہ پیر سید رؤف امجد منیب کا میں احسان مند ہوں جنہوں نے میری رہنمائی فرمائی اور مجھے اس موضوع کے حوالے سے بنیادی کتب کے متعلق معلومات دیں اور اپنی بے پناہ خانقاہی مصروفیات کے باوجود کتاب کے مسودے کا بغور مطالعہ فرمانے کے بعد تبصرہ تحریر فرمایا جو کہ راقم کے لئے اعزاز کی بات ہے۔ میں دارالشعور لاہور کے جناب عباس شاد صاحب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے کمال محبت کے ساتھ میری تیسری کتاب پبلش کی۔ کتاب کے بیک ٹائٹل پر موجود تصویر حضور والد محترم پیر سید مظہر حسین بخاری کی ہے۔ میری دلی خواہش تھی کہ میری کتاب کا فلیپ ابو جی لکھیں۔ کتاب کے بیک ٹائٹل پر موجود ابو جی کی تصویر فروری 2013ء کی ہے۔ میں ڈاکٹر عبدالروف باجوہ (پی۔ ایچ۔ ڈی)، وسیم حیدر علی، سید غلام حیدر کاظمی، علامہ احمد علی حیدری اور محمد آصف نجم کا thanks جنہوں نے پروف ریڈنگ اور کمپوزنگ جیسے مشکل کام سرانجام دیئے۔ راقم کی کتاب کے علاوہ 92 کے نام سے ایک اور کتاب بھی ملتی ہے جسے راجا رشید محمود نے ترتیب دیا ہے۔ راجا رشید محمود نعت کے حوالے سے ایک بڑا نام ہے، 1992ء میں انہوں نے 92 کے نام سے نعتیہ قطعات ترتیب دیئے جنہیں اختر کتاب گھر لاہور والوں نے شائع کیا۔

راقم کو اپنی کم علمی اور قلمی بے سروسامانی کا اعتراف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کائنات کے اندر 92 کے متعلق لکھنے کا حق تو کوئی بھی نہیں ادا کر سکتا، یہ راقم کی اس بابرکت موضوع پر ایک چھوٹی سی کاوش ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے حبیب پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی مبارکہ کے تصدق شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور اسے میرے، میرے والدین عزیز و اقارب اور دوست احباب کی نجات کا ذریعہ بنا دے آمین۔

سید غضنفر حسین بخاری
ایم۔ فل اسلامیات
پی۔ ایچ۔ ڈی سکالر
خادم آستانہ عالیہ مہریہ امیریہ احمد آباد شریف بہاولنگر
0333.3331983
0345-3000092
www.aastanaalia.com

الھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

وجہ ایجاد عالم حضرت محمد ﷺ کا نور مبارک

میرے پیارے نبی پاک ﷺ وجہ کائنات ہیں۔کائنات کے تمام رنگ و بو میرے کریم آقا حضرت محمد ﷺ کی نعلین پاک کے صدقے وجود میں آئے۔محبّ نے جب اپنے واجب الوجود اور یکتا ہونے کی پہچان کا ارداہ فرمایا تو اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کا نور مبارک تخلیق کیا۔دیگر انبیاء و رسل کے نور پیدا فرمائے۔سب سے پہلے نور محمدی ﷺ کو پیدا فرمایا۔اس کے بعد عرش و فرش کو وجود بخشا،لوح وقلم کو روپ سے نوازا،دوسری تمام مخلوقات کو پیدا کیا۔اس حوالے سے ہم یہاں چند ایک احادیث مبارکہ بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

ا۔سیدنا عرباض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور پاک ﷺ نے فرمایا:
اس میں کوئی شک نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور خاتم المرسلین ہی ہوں اور بلاشبہ میں اس وقت بھی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام وجود خاکی سے مزین ہو رہے تھے۔

۲۔حضرت سیدنا میسرۃ الفجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ تاج نبوت سے کب سرفراز ہوئے؟۔آپ ﷺ نے فرمایا

و آدم بین الروح و الجسد

میں اُس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے مابین تھے۔

۳۔امام حاکم نے مستدرک میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے:

ان آدم علیہ السلام رای اسم محمد مکتوبا علی العرش وان اللہ تعالیٰ قال لادم لولا محمد ما خلقتک۔

حضرت آدم علیہ السلام نے عرش الہی کی بیکراں وسعتوں پر نام محمد لکھا پایا۔تب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:اے پیارے آدم !اگر محمد نہ ہوتا تو تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

۴۔امام حاکم نے مستدرک میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

اوحی اللہ الی عیسی:امن بمحمد ومر امتک ان یومنو ا بہ فلولا محمد ما خلقت آدم ولا الجنۃ ولاالنار ولقد خلقت العرش علی الماء فا ضطرب فکتبت علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فسکن۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسی کی طرف وحی فرمائی:اے عیسیٰ میرے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی پر ایمان لے آ۔اور اپنی اُمت کو بھی آپ ﷺ پر ایمان لانے کا حکم سنا۔واضح ہو کہ اگر

میرا محمد (ﷺ) نہ ہوتا تو میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا اور نہ ہی جنت دوزخ۔ میں نے اپنے عرش کو پانی پر زینت وجود بخشا تو یہ لرزہ براندم ہو گیا۔ چنانچہ اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو اسے چین نصیب ہوا۔

سبحان اللہ میرے کریم آقا ﷺ وجہ کائنات ہیں۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے پیارے نبی پاک ﷺ کا نور پیدا فرمایا۔ موجودہ عیسائیت کی مذہبی کتب میں نبی پاک ﷺ کے تشریف لانے کی خوشخبریاں واضح الفاظ میں ملتی ہیں۔ مسیحی لٹریچر میں چار اناجیل شامل ہیں جن کو اناجیل اربعہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان اناجیل میں، انجیل متی، مرقس لوقا اور یوحنا شامل ہیں۔ ان اناجیل میں اس حد تک تحریف ہوئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو اللہ تعالیٰ کا پیغام اپنی امت تک پہنچایا تھا وہ بالکل مسخ کر دیا گیا، اناجیل اربعہ کے موئفین میں سے کسی ایک کا دعویٰ بھی نہیں ملتا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حواری تھا، اور اس کے علاوہ اناجیل اربعہ کے چاروں لکھنے والوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جس نے یہ دعویٰ بھی کیا ہو کہ اُس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں سے حاصل کردہ معلومات کو تصانیف میں درج کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ سب سے اہم بات یہ ہے کہ چاروں مؤلفین میں سے کسی نے اپنے (sources) ذرائع نہیں بتائے ہیں کہ انہوں نے یہ معلومات کہاں سے حاصل کیں۔ اناجیل اربعہ کے علاوہ دوسری ایک انجیل جو برنباس سے منسوب کی جاتی ہے، عیسائی اس انجیل کو معتبر نہیں مانتے ہیں، جبکہ یہ انجیل (برنباس) عیسائیت کی تاریخ میں چرچوں میں بغرض تعلیم پڑھی اور پڑھائی جاتی رہی ہے۔ جبکہ عہد نامہ قدیم بھی برنباس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حواری ہونے کی گواہی دیتا ہے۔ (اعمال 36/4)

اور اس انجیل کا مصنف برنباس خود بھی کہتا ہے کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اولین بارہ حواریوں میں سے ایک ہوں شروع سے آخر وقت تک حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ رہا ہوں، اور اپنی آنکھوں سے دیکھے واقعات اور اپنے کانوں سنے اقوال اس کتاب میں درج کر رہا ہوں، اور یہاں تک ہی نہیں بلکہ برنباس کتاب کے آخر میں کہتا ہے، دنیا سے رخصت ہوتے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھے فرمایا تھا کہ میرے متعلق جو غلط فہمیاں لوگوں میں پھیل گئی ہیں اُن کو صاف کرنا اور صحیح حالات دنیا کے سامنے لانا تیری ذمہ داری ہے۔ (انجیل برناس، فصل 221) اناجیل اربعہ کی نسبت انجیل برنباس میں آپ علیہ السلام کی تعلیمات زیادہ واضح مفصل اور موثر انداز میں بیان ہوئی ہیں، توحید کی تعلیم، شرک کی تردید، صفات باری تعالیٰ، اللہ تعالیٰ سے مناجات اور اس کے سامنے گریہ زاری اور روزوں شب بیداری اور اخلاق فاضلہ کے مضامین اس میں بڑے مدلل اور مفصل ہیں۔ اور اس کے علاوہ ایک قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ انجیل برنباس دوسری اناجیل اربعہ کی نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور آپ علیہ السلام کی تعلیمات کو ایک نبی کی زندگی اور ایک اللہ کے برگزیدہ پیغمبر کی تعلیمات کے مطابق پیش کرتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام انجیل برنباس میں پچھلے تمام انبیاء اور کتابوں کی تصدیق فرماتے ہیں، اور حضور اکرم ﷺ کی آمد کی خوشخبری سے بھی نوازاتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اناجیل اربعہ میں ایسا کچھ نہیں ملتا۔ انجیل برنباس کو عیسائی علماء کی شدید مخالفت کا سامنا رہا ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انجیل برنباس میں موجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات موجودہ عیسائیت کی جڑ کاٹنے کے لئے

کافی ہیں، برناباس خود اپنی انجیل کے آغاز ہی میں اپنا مقصد تصنیف یہ بیان کرتے ہیں کہ "اُن لوگوں کے خیالات کی اصلاح کی جائے جو شیطان کے دھوکے میں آکر یسوع کو ابن اللہ قرار دیتے ہیں، ختنہ کو غیر ضروری ٹھہراتے ہیں، اور حرام کھانوں کو حلال کر دیتے ہیں"(انجیل برناباس، فصل 1)

برناباس کا تفصیلی ذکر اس لئے کیا گیا ہے تا کہ قاری کے ذہن میں برناباس کا ایک مکمل تعارف موجود ہو کیوں کہ ہمیں یہاں برناباس میں سے کریم آقا ﷺ کے نور مبارک کے حوالے سے کلام کرنا مقصود ہے۔

انجیل برناباس کی فصل 11 کی آیت 6اور 7میں اس طرح ملتا ہے:

"پاک ہے ذات قدوس اللہ کی جس نے اپنی بخشش اور رحمت سے ارادہ کیا پس اپنی مخلوقات کو پیدا کیا تا کہ وہ اُس کی بزرگی بیان کریں۔ پاک ہے ذات قدوس اللہ کی جس نے تمام رسولوں اور نبیوں کا نور پیدا کیا"۔

اسی طرح انجیل برناباس میں ایک دوسری جگہ (فصل 39 آیت 13 تا 21 میں) یوں ملتا ہے:

Then God gave his soul to man, while all the holy angels sang: "Blessed be your holy name, O God our Lord." "Adam, having sprung upon his feet, saw in the air a writing that shone like the sun;, which said: "There is only one God, and Muhammad is the Messenger of God." Whereupon Adam opened his mouth and said: "I thank you, O Lord my God, that you have deigned to create me; but tell me. I pray you, what means the message of these words: "Muhammad is Messenger of God. Have there been other men before me?" 'Then said God: "Be you welcome, O my servant Adam. . I tell you that you are the first man whom I have created. And he whom you have seen [mentioned] is your son, who shall come into the world many years hence, and shall be my Messenger, for whom I have created all things; who shall give light to the world when he shall come; whose soul was set in a celestial splendour ;sixty thousand years before I made any. thing."Adam besought God, saying: "Lord, grant me this writing upon the nails of the fingers of my hands." Then God gave to the first man upon his thumbs that writing; upon the thumb-nail of the right hand it said: "There is only one God;," and upon the thumb-nail of the left it said: "Muhammad is Messenger ;of God." Then with fatherly affection the first man kissed those words, and rubbed his eyes, and said: "Blessed be that day when you shall

come to the world."

ترجمہ: "پھر اللہ نے اپنی (طرف سے) انسان کو جان عطا کی۔اور اس وقت سب فرشتے یہ راگ گاتے تھے بزرگ ہے تیرا پاک نام۔پس جبکہ آدم اپنے پیروں پر کھڑا ہوا تو اس نے آسمان میں ایک تحریر سورج کی مانند چمکتی دیکھی۔جس کی عبارت تھی۔لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تب آدم نے اپنا منہ کھولا اور کہا میں تیرا شکر کرتا ہوں میرے پروردگار اللہ تو نے مہربانی کی پس مجھ کو پیدا کیا۔لیکن میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو مجھے خبر دے کہ ان کلمات کے کیا معنی ہیں "محمد رسول اللہ "۔تب اللہ نے کہا مرحبا ہے تجھ کو اے میرے بندے آدم! اور میں تجھ سے کہتا ہوں تو پہلا انسان ہے جس کو میں نے پیدا کیا۔اور یہ شخص جس کو (جس کا نام) تو نے دیکھا ہے تیرا ہی بیٹا ہے۔جو کہ اس وقت کے بہت سے سال بعد دنیا میں آئے گا۔اور وہ میرا ایسا رسول ہو گا جس کے لئے میں نے سب چیزوں کو پیدا کیا۔وہ رسول کہ جب آئے گا۔دنیا کو ایک روشنی بخشے گا۔یہ وہ نبی ہے جس کی روح آسمانی روشنی میں ساٹھ ہزار سال قبل اس لئے رکھی گئی تھی کہ میں کسی چیز کو پیدا کروں۔پس آدم نے بمنت یہ کہا کہ اے پرودگار! یہ تحریر مجھے میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر عطا فرما۔تب اللہ نے انسان کو یہ تحریر اس کے دونوں انگوٹھوں پر عطا کی۔داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر یہ عبارت لا الـــہ الا اللہ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ عبارت محمد رسول اللہ۔تب پہلے انسان نے ان کلمات کو پدری محبت کے ساتھ بوسہ دیا۔اور اپنی دونوں آنکھوں سے ملایا اور کہا مبارک ہے وہ دن جس میں کہ تو دنیا کی طرف آئے گا"۔

تورات اور اناجیل میں نبی پاک ﷺ کی تشریف آوری کی خوشخبری بہت واضح اور clear الفاظ میں موجود ہے۔انجیل برنباس کے مندرجہ بالا اقتباسات سے بھی یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے تو پیارے نبی پاک ﷺ کا نور اُس سے بہت پہلے پیدا کیا جا چکا تھا۔حضرت آدم علیہ السلام کا آسمان پر لا الـہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھنا اور پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنا یا باری تعالیٰ کیا میرے سے پہلے بھی کوئی مخلوق تھی ،جس کا یہ لکھا ہوا ہے؟۔اور مالک کائنات کا یہ فرمانا کہ نہیں آدم جس کا نام لکھا ہے یہ میرا محبوب ہے اور تیرا بیٹا ہے،تیرے بہت بعد آئے گا۔یہ بتاتا ہے کہ جب کچھ بھی نہیں تھا تب محبّ تھا اور اُس کا محبوب تھا۔آپ ﷺ ہی وجہ کائنات ہیں یہاں حاکم متدرک کی یہ روایت ان آدم علیہ السلام رای اسم محمد مکتوبا علی العرش وان اللہ تعالی قال لادم لولا محمد ما خلقتک۔ دوبارہ بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کہ رب فرماتا ہے اے آدم اگر میں محمد ﷺ کو پیدا نہ کرتا تو تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔یہ زندگی میرے پیارے نبی پاک ﷺ کی عنایت ہے،یہ شب و روز یہ آفتاب و ماہتاب کے طلوع وغروب کا کھیل سب کریم آقا ﷺ کے وجود مسعود کی بدولت ہے۔میں یہاں مصنف عبدالرزاق کی ایک لمبی حدیث مبارکہ جو کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں:

"حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے میں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ پر آپ پر قربان! مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا؟۔حضور پاک ﷺ نے فرمایا:اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام

مخلوق (کو پیدا کرنے) سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا، یہ نور اللہ کی مشیئت سے جہاں اس نے چاہا سیر کرتا رہا۔ اُس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ (کوئی) فرشتہ تھا نہ آسمان تھا نہ زمین، نہ سورج تھا نہ چاند، نہ جن تھے نہ انسان، جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو اُس نے اس نور کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلے حصے سے قلم بنایا، دوسرے حصہ سے لوح اور تیسرے حصہ سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے حصہ کو (مزید) چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے زمین اور دوسرے حصہ سے کرسی، تیسرے حصہ سے باقی فرشتے پیدا کئے۔ پھر چوتھے حصہ کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے آسمان بنائے، دوسرے حصہ سے زمین اور تیسرے حصہ سے جنت اور دوزخ بنائی"۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کو اپنے محبوب ﷺ کے جلوے دکھانے تھے اس وجہ سے کائنات کو تخلیق کیا اور اپنے محبوب پاک ﷺ کی خاطر تمام انبیائے کرام سے پختہ عہد لیا لئن بعث محمد لتومنن به و لتنصرنه اگر میرا محبوب (حضرت محمد ﷺ) زینت آرائے خلافت و نبوت ہو تو اُن کی ذات پر ایمان لانا اور اُن کی نصرت و اعانت میں کوئی کسر نہ چھوڑنا۔ قرآن مجید کی سورۃ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے:

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ۔ فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ قسم ہے تمہیں اُس کی جو دوں تم کو کتاب اور حکمت سے پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تصدیق کرنے والا ہو ان کتابوں کی جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور مدد کرنا اس کی اس کے بعد فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا اور اٹھا لیا تم نے اس پر میرا بھاری ذمہ؟ سب نے عرض کیا ہم نے اقرار کیا اللہ نے فرمایا تو گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ پھر جو کوئی پھرے اس پختہ عہد کے بعد وہی لوگ فاسق ہیں۔

حضور پاک ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ آپ ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔ کائنات میں آج حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لے آئیں تو وہ بھی میرے پیارے نبی پاک ﷺ کا کلمہ پڑھیں گے۔ کیونکہ میرے پیارے نبی پاک ﷺ کی نبوت ہمیشہ کے لئے ہے۔ میرے نبی پاک ﷺ نبوت کا آفاقی پیغام لے کر مبعوث ہوئے، آپ ﷺ کا پیغام کسی خاص وقت، مخصوص علاقے کے لئے محدود نہیں ہے۔ آپ ﷺ کا پیغام عالمگیر پیغام ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اب ہم آنے والے صفحات میں پیارے نبی پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی "محمد" (ﷺ) کا ذکر مبارک کرنے کا شرف حاصل کریں گے۔

پیارے نبی پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی محمد (ﷺ) کی برکات

حضور نبی مکرم ﷺ تمام انسانوں سے افضل ہیں، آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں۔ حدیث قدسی ہے اے محبوب! میں کوئی چیز پیدا نہ کرتا اگر تجھے پیدا نہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب مکرم ﷺ کو وجہ کائنات قرار دے رہا ہے۔ آپ ﷺ وجہ ایجاد عالم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے جلوے اپنی

مخلوق کو دکھانے کے لئے یہ کائنات تخلیق کی۔ آپ ﷺ تمام جہانوں سے افضل ہیں، آپ ﷺ دنیا کے سب سے بڑے انسان ہیں۔ آپ ﷺ ہادی بر حق ہیں۔ آپ ﷺ شافع محشر ہیں، آپ ﷺ خالق کائنات کے حبیب ہیں۔ آپ ﷺ جان دو عالم ہیں۔ آپ ﷺ کی آمد مبارکہ سے کفر و شرک کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا، آتش کدہ ایران بجھ گیا نہ صرف آتش کدہ فارس بلکہ آتش کدہ ہائے کفر و شرک سرد پڑ کر رہ گیا۔ مکہ مکرمہ میں برکتوں اور رحمتوں والی صبح نور کے طلوع ہونے سے جزیرہ عرب میں چھائے کفر و شرک کے سیاہ بادل چھٹ گئے، دنیا میں وہ ہستی تشریف لائی جن کی وجہ سے یہ کائنات تخلیق کی گئی۔ جن کی نعلین پاک کے صدقے یہ کائنات اپنا توازن برقرار رکھے ہوئے ہے۔ وہ سراج منیر تشریف لائے جن کے نور سے عالم بشریت کے مطلع پر وہ سحر طلوع ہوئی جس نے صدیوں کی تاریک رات کو سرمدی اجالوں میں تبدیل کر دیا۔ وہ پاکیزہ ہستی تشریف لائی جن کی بدولت کفرستان ارضی کو نعمت ایمان سے نوازا گیا، وہ نور والا تشریف لایا جن کے نور کی بدولت کفر و شرک کے گھپ اندھیروں میں بھٹکے والوں کو صراط مستقیم نظر آ گیا، وہ محسن اعظم تشریف لائے جن کی بدولت چمنستان دہر میں روح پرور بہار آ گئی، سرکار تشریف لے آئے عالم میں بہار آ گئی، مکہ میں حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں ہاشمی لجپال ﷺ تشریف لے آئے، نبیوں کے امام آ گئے، حضور پر نور ﷺ تشریف لے آئے، حضور پاک ﷺ کا نام آپ ﷺ کے دادا جان حضرت عبد المطلب نے "محمد" رکھا۔ "محمد" نام ہی اتنا پیارا ہے کہ جب منہ سے ادا کیا جاتا ہے تو دونوں ہونٹ خود بخود مل جاتے ہیں۔ محمد میں دو مرتبہ میم آتا ہے اور اسے ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کو باہم ملانا پڑتا ہے۔ اور جب محمد کا لفظ مبارک ادا کیا جاتا ہے تو پہلی میم کی ادائیگی کے بعد جب دوسری میم کی ادائیگی ہوتی ہے تو یہ دوسرا میم مشدد ہونے کی وجہ سے ہونٹ زیادہ دیر آپس میں ملے رہتے ہیں، گویا شافع محشر، ہادی برحق، مدنی تاجدار، جان دو عالم سلطان کونین حضرت محمد عربی ﷺ کا نام نامی مبارک ادا کرنے سے ہونٹ اُس زبان کو چومنے کا شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں جس نے حبیب خدا، محسن اعظم ﷺ کا نام پاک ادا کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اور اس کے ساتھ ایک اہم بات جو قارئین سے شیئر کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کہ کلمہ طیبہ دنیا کا وہ واحد جملہ ہے جس کو ہونٹوں کو جنبش دیئے بنا بھی ادا کیا جا سکتا، جب انسان حالت نزع میں ہوتا ہے تو اُس وقت اتنی سکت نہیں ہوتی کہ انسان کچھ کہہ سکے لیکن کلمہ طیبہ اور نبی پاک ﷺ کا نام نامی اسم گرامی آسانی سے ادا ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ۔ جس طرح میرے پیارے نبی پاک ﷺ کے شمائل و خصائص کا شمار ممکن نہیں اسی طرح آپ ﷺ کے نام مبارک کی برکتیں، رحمتیں، بیشمار و بے حساب ہیں جن کا شمار ممکن نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ کے نام پاک "محمد" کی برکات وہ بحر ناپیدا کنار ہیں جن کی شناوری حیطہ بشری سے خارج ہے۔ آپ ﷺ کے نام مبارک کے فضائل و برکات کو احاطہ تحریر میں نہیں لایا جا سکتا، استطاعت انسانی کی حد تک آپ ﷺ کی مدح و توصیف کے بعد دنیا کے ہر بڑے سے بڑے ادیب، سکالر، پی۔ ایچ۔ ڈی ڈاکٹر کو یہی کہنا پڑے گا:

لایمکن الثناء کما کان حقہ　　　بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ ﷺ کی مدح و توصیف کا بیان کرنے کا حق ادا کرنا عقل انسانی کے بس کی بات نہیں۔ حضور پاک ﷺ کی تعریف مبارکہ بیان کرنے کے لئے لغات میں آپ ﷺ کے شیان شان الفاظ ہی موجود

نہیں ہیں، آپ ﷺ کا اسم مبارک "محمد" کا معنی ہی بار بار تعریف کیا گیا ہے۔

حضور پاک ﷺ کے نام مبارکہ کے حوالے سے امام ابو القاسم سہیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ (متوفی 581ھ) "الروض الانف" میں بیان فرماتے ہیں:

فالمحمد فی اللغة هو الذی يُحمد حمداً بعد حمد ولا یکون مفعل مضرب و ممدح الا لمن تکرر فیه الفعل مرة بعد مرة

ترجمہ: یعنی لغت میں محمد اُس کو کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جائے کیونکہ مفعل کے وزن میں اس فعل کا تکرار مقصود ہوتا ہے۔ مضرب اور ممدح ان کا وزن بھی مفعل ہے اور اُن کے معنی میں بھی تکرار ہے۔

اسی طرح امام محمد ابو زہرہ اپنی تصنیف "خاتم النبیین" میں لفظ محمد کی تشریح ان الفاظ میں کرتے ہیں:

ان صیغة التفعیل تدل علی تجد د الفعل و حدوثه وقتا بعد اخر بشکل مستمر متجددا انا بعد ان و علی ذلک یکون محمدای یتجدد حمده ابا بعد ان بشکل مستمر حتی یقبضه الله تعالیٰ الیه۔

ترجمہ: تفعیل کا صیغہ، کسی فعل کے بار بار واقع ہونے اور لمحہ لمحہ وقوع پذیر ہونے پر دلالت کرتا ہے، اس میں استمرار پایا جاتا ہے۔ یعنی ہر آن وہ نئی آن بان سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس تشریح کے مطابق محمد کا مفہوم یہ ہوگا کہ وہ ذات جس کی بصورت استمرار ہر لمحہ ہر گھڑی نو بنو تعریف و ثنا کی جاتی ہو۔

شافع محشر، ہادی برحق حضرت محمد ﷺ کے اسم پاک کے معنی کے حوالے سے ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وصال ۷ اپریل ۱۹۹۸ء) اپنی شہرہ آفاق تصنیف "ضیا النبی ﷺ" میں یوں لکھتے ہیں:

قال اہل اللغة کل جامع بصفات الخیر یسمی محمداً

اہل لغت کہتے ہیں کہ جو ہستی تمام صفات خیر کی جامع ہو اُسے محمد کہتے ہیں۔

حضرت عبد المطلب نے جب کریم آقا ﷺ کو دیکھا تو دیکھتے ہی اُن کے دل میں یہ بات سما گئی کہ کہ یہ نومولود کائنات کا سب سے بڑا و افضل انسان ہے۔ آپ ﷺ کو خوشی خوشی گود میں اُٹھا کر بیت اللہ شریف میں لے گئے اور خانہ کعبہ کا طواف کیا، ملتزم اور مقام ابراہیم پر دعائیں مانگیں، ولادت با سعادت کے ساتویں دن عقیقہ کا اعلان کر دیا۔ دوست احباب، رشتہ دار دعوت طعام میں شریک ہوئے اور بیٹے کی حسین و جمیل یادگار پر دادا کو مبارک باد دینے لگے اور پوچھنے لگے کہ بیٹے کا نام کیا ہے؟۔ تو حضرت عبد المطلب نے فرمایا کہ ان کا نام "محمد" ہے۔ حضرت عبد المطلب کا جواب سن کر شرکاء دعوت حیران ہوئے، اس حیرانی کی وجہ یہ تھی کہ عربوں میں رواج تھا پہلے بیٹے کا نام دادا کے نام پر رکھا جاتا تھا۔ تو اس روایت میں اتنی بڑی تبدیلی دیکھ کر خاندان کے لوگ اور دوست احباب حیران تھے اور ایسے کرنے کی وجہ دریافت کرنے پر حضرت عبد المطلب نے فرمایا: ارادت ان یحمده الله فی السماء و خلفه فی الارض میں نے اس لئے اس کا یہ نام تجویز کیا ہے تا کہ آسمانوں میں اللہ تعالیٰ اور زمین میں اس کی مخلوق اس مولود مسعود کی حمد و ثنا کرے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

آپ ﷺ کا اسم گرامی محمد اسم مفعول سے علی سبیل التفول منقول کر کے رکھا گیا کہ ان کی بہت زیادہ تعریف کی جائیگی اور حقیقت و واقعہ یہ ہے کہ در پردہ وہ جونیت کی گئی تھی وہی بات ظاہر میں سامنے آئی ۔اولین وآخرین سب آپ ﷺ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔آپ ﷺ کی تعریف مقام محمود اور لواء ممدود کے سائے تلے بھی کی جائیگی۔

آج میرے کریم نبی پاک ﷺ کی تعریف کرنے والوں میں دنیا کے ہر مذہب ،ہر رنگ، نسل کے لوگ شامل ہیں۔کائنات کے اندر جس ہستی کے متعلق سب سے زیادہ لکھا گیا وہ نبی پاک ﷺ ہیں۔آپ ﷺ کے ایک ایک قول وفعل مبارکہ کو محدثین نے اپنی کتب میں محفوظ کر دیا۔محبّ کو اپنے محبوب کی ایک ایک ادا سے محبت ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج میرے نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی حیات مبارکہ کا ایک ایک پہلو محفوظ و مامون ہے۔

محبّ کے نام پر بھی نقطہ نہیں اور محبوب کے نام پر نقطہ نہیں

جس طرح میرے پیارے نبی پاک ،ہاشمی لجپال،شاہ بحر و برحضرت محمد ﷺ کمالات ،صفات اور معجزات میں تمام انبیاء کرام سے بے مثل وبے مثال ہیں ایسے ہی آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی بھی تمام انبیاء کرام کے ناموں سے افضل ہے۔کریم آقا ﷺ کا نام مبارک اتنا میٹھا اور برکتوں،رحمتوں والا ہے کہ اس نام کا ورد کرنے سے تمام مشکلات، مصائب و آلام دور ہو جاتے ہیں۔پیارے نبی پاک ﷺ کے نام مبارک میں اتنی رحمتیں ہیں کہ اُن کا شمار ممکن نہیں ہے ،جب جب بھی نام نامی اسم گرامی انسان اپنی زبان سے ادا کرتا ہے تو دل میں ایک عجیب طرح کا سرور محسوس ہوتا ہے۔اس نام نامی کے برکات کی بدولت بے برکتی ختم اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کا مشکل ترین کام بھی بسم اللہ پڑھ کر اور نبی پاک ﷺ کی بارگاہ منورہ میں درود شریف کا نذرانہ بھیج کر شروع کیا جائے تو وہ آسانی سے پایا تکمیل تک پہنچ جاتا ہے۔

کریم آقا ﷺ کا نام نامی مبارک "محمد" آپ کے دادا جان حضرت عبد المطلب کی جانب سے کوئی اتفاقی انتخاب نہیں ہے بلکہ یہ الہامی نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی آمنہ پاک کو آپ ﷺ کی ولادت با سعادت پاک کے وقت الہام کے ذریعہ بتایا۔سیرت ابن ہشام میں موجود ہے حضرت بی بی آمنہ پاک فرماتی ہیں" جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو مجھے یہ آواز آئی "اپنے بچہ کو اللہ وحدہ لاشریک کی پناہ میں دیدو اور اس کا نام محمد رکھو"۔

سبحان اللہ ،محبّ کا اسم مبارک" اللہ "اور محبوب کا اسم مبارک "محمد "دونوں اسمائے مبارکہ پر نقطہ نہیں ہے،نہ محبّ کے نہ محبوب کے۔اور کلمہ طیبہ دیکھ لیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پہلے حصہ میں رب تعالیٰ کا ذکر مبارک ہے اور دوسرے حصہ میں محبوب کبریا ﷺ کا ذکر ہے۔محبّ یہ چاہتا ہے کہ میرے محبوب ﷺ کا نام لینے سے پہلے میرا نام لیا جائے تا کہ وہ زبان میرے نام کی برکت سے پاک ہو جائے جس زبان سے میرے محبوب ﷺ کا نام نامی مبارک لیا جانا ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وشق لہ من اسمہ لیجلہ　　　فذوالعرش محمود وھذا محمد

اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے مادہ (حمد) سے حضور پاک ﷺ کے نام کا اشتقاق کیا ہے۔لہذا عرش والا محمود ہے اور یہ محمد ہیں۔

حضور پاک ﷺ کی ولادت با سعادت سے پہلے کتب سماوی میں موجود بشارات کی وجہ سے عرب وعجم میں یہ بات مشہور ہو چکی تھی کہ نبی آخر الزماں تشریف لانے والے ہیں، ہادی برحق کی آمد آمد ہے۔اُن کا نام نامی اسم گرامی مبارک محمد ہو گا۔جب یہ بات مشہور ہو گئی کہ خدا تعالیٰ کے آخری نبی تشریف لانے والے ہیں تو بہت سارے لوگوں نے اپنے بچوں کو محمد کے نام سے موسوم کیا کہ شاید یہ سعادت انہیں نصیب ہو۔ابو بکر محمد بن الحسین ابن فورک نے کتاب الفصول میں اور امام سہیلی نے الروض الانف میں ایسے بچوں کا ذکر کیا ہے جن کے نام محمد تھے۔اُن کی ولادت آپ ﷺ سے پہلے کی ہے مگر نام پہلے کا نہیں ہے۔ اس لئے کہ آپ ﷺ کا نام نامی تو کتب سماوی کی گواہی کے مطابق آپکی ولادت سے قبل ہی مشہور ہو گیا تھا اور اس بات نے بھی شہرہ پایا تھا کہ محمد نام کا بچہ پیدا ہونے والا ہے جو اسلامی اقدار کا امین اور اسلامی انقلاب کا نقیب ہوگا۔جو امن عالم کا علمبردار ہو گا۔جو محسن اعظم ہو گا،جو کائنات کا سب سے بڑا انسان ہو گا،جو دنیا کا سب سے بڑا صادق ہو گا جو عالم کا سب سے بڑا امین ہو گا،جو نذیر ہو گا جو بشیر ہوگا۔ جو نہ صرف نور ہو گا بلکہ سراج منیر ہو گا۔تورات انجیل سے متاثر ہو کر لوگوں نے اپنے بچوں کے نام رکھ لئے ۔

ہم کتب تاریخ کی ورق گردانی کریں تو ہمیں اس بات کا بخوبی علم ہو جائے گا کہ تاریخ میں جتنے محمد نام کے افراد ملتے ہیں، نہ تو اُن کے حالات زندگی محفوظ ہیں اور نہ ہی کوئی قابل ذکر کارنامہ محفوظ ہے۔درحقیقت بات یہ ہے کہ تاریخ کی کتابوں میں اگر ہمیں کسی محمد نام کے آدمی کا تذکرہ ملتا بھی ہے تو وہ نام بھی میرے کریم آقا ﷺ کے نام نامی اسم گرامی مبارک سے متاثر ہو کر رکھا گیا ہے اور اُس کا انتخاب بھی اس بچے کے والدین نے کیا ہے جب کہ میرے پیارے نبی پاک حضرت محمد ﷺ کا نام نامی اسم گرامی مبارک کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ہم یہاں اُن بچوں کے نام درج کرتے ہیں جو حضور پاک ﷺ کی ولادت با سعادت کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور اُن کے والدین نے اُن کا نام محمد منتخب کیا۔لیکن ایک بات ذہن میں رہے کہ حضور پاک ﷺ سے پہلے کسی کا نام بھی محمد نہیں رکھا گیا کائنات میں سب سے پہلے جس ہستی پاک کا نام محمد رکھا گیا وہ پیارے نبی پاک ﷺ ہی ہیں۔یہاں جن بچوں کے نام دیے جا رہے ہیں اِن میں کچھ کی ولادت آپ سے پہلے ہے مگر نام پہلے نہیں ہے۔بلکہ ان کے نام آپ ﷺ کے نام پر رکھے گئے ہیں۔

عیون الاثرفی فنون المغازی و الشمائل و السیر میں علامہ الحافظ ابی الفتح محمد بن محمد بن محمد بن سید الناس نے چھ ایسے بچوں کے نام گنوائے ہیں جو محمد کے نام سے موسوم ہوئے وہ یہ ہیں:

۱۔محمد بن اوحیحہ بن الجلاح الاوسی

۲۔محمد بن مسلمہ انصاری

۳۔محمد بن بار البکری

۴۔محمد بن سفیان بن مجاشع

۵۔محمد بن حمران الجعفی

۶۔محمد بن خزاعی السلمی

مندرجہ بالا اشخاص میں سے کسی نے بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی کسی اور شخص نے ان میں سے کسی کو نبی مانا اس حوالے سے ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری اپنی تصنیف ضیا النبی ﷺ

میں فرماتے ہیں:
"اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کے دعوی نبوت کو ہر قسم کے التباس سے محفوظ رکھا تا کہ کوئی شخص اپنی سادہ لوحی سے کسی غیر نبی کو نبی سمجھنے کی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر راہ حق سے بھٹک نہ جائے"۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں اسم مبارکہ محمد (ﷺ) کے فضائل

۱۔ایک حدیث میں ہے،حضور پاک ﷺ نے فرمایا: جو میری محبت کی وجہ سے اپنے لڑکے کا نام محمد یا احمد رکھے گا اللہ تعالیٰ باپ اور بیٹے دونوں کو بخشے گا۔(کنز العمال)

۲۔ایک روایت میں ہے "فرشتے اُس گھر کی زیارت کو آتے ہیں جس میں کسی کا نام محمد یا احمد ہے۔(کنز العمال)

۳۔ایک روایت میں ہے جس مشورے میں اس نام (یعنی محمد نام) کا آدمی شریک ہو اس میں برکت رکھی جاتی ہے۔(کنز العمال)

۴۔ایک روایت میں ہے:

ماضر احدکم لو کان فی بیته محمد و محمدان و ثلاثة

"تمہارا نقصان کیا ہے کہ تمہارے گھروں میں دو یا تین محمد ہوں۔(الطبقات الکبریٰ لا بن سعد)

۵۔ایک روایت میں ہے قیامت کے دن ملائکہ کہیں گے جن کا نام محمد یا احمد ہے جنت میں چلے جاؤ۔(فردوس الاخبار)

۶۔نبی پاک ﷺ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

وعزتی و جلالی ! لا اعذب احدا تسمی باسمک فی النار

مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم (اے پیارے حبیب مکرم!) میں کسی ایسے شخص کو آگ کا عذاب نہیں دوں گا جس کا نام آپ کے نام پر ہو گا۔(انسان العیون)

امام حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارکہ میں نام سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ کا مشہور نام یعنی محمد ﷺ یا احمد ﷺ ہے۔

۷۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے

یوقف عبدان بین یدی اللہ عزوجل .فیقول اللہ لهما : ادخلا الجنة،فانین آلیت علی نفسی ان لا یدخل النار من اسمه محمد ولا احمد.

دو آدمی اللہ کے حضور حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہے کہ وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہو گا جس کا نام محمد یا احمد رکھا گیا۔(انسان العیون)

۸۔حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

اذا سمیتم محمدا فلا تضربوا ولا تقبحوه و اکرموه واوسعوا له فی المجلس

جب تم کسی کا نام محمد رکھو تو نہ اسے مارو اور نہ اس کی برائی بیان کرو بلکہ اس کی تکریم کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ چھوڑ دو۔(انسان العیون)

۹۔حدیث پاک میں آتا ہے:

اذا كان يوم القيامة نادى مناد :يا محمد ! قم فادخل الجنة بغير حساب ،فيقوم كل من اسمه محمد،يتوهم ان النداء له،فلكرامة محمدصلى الله عليه و آله وسلم۔

روز محشر ایک پکارنے والا پکارے گا: اے محمد! جنت میں داخل ہو جا۔پس ہر وہ شخص جس کا نام محمد ہو گا یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ ندا اُس کے لئے ہے کھڑا ہو جائے گا۔پس یہ حضور نبی پاک ﷺ کی کرامت کے سبب ہے۔(انسان العیون)

۱۰۔حضرت امام حسن علیہ السلام کا قول ہے جسے امام شعرانی نے کشف الغمہ میں نقل کیا ہے سیدنا حسن علیہ السلام فرماتے ہیں:

من كان له حمل فنوى ان يسميه محمدا حوله الله تعالى ذكرا ،وان كا ن انثى۔

جس کی عورت حمل سے ہو اور وہ نیت کرے کہ (پیدا ہونے والے) بچے کا نام محمد رکھے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہو گا اگر چہ حمل میں لڑکی ہی ہو۔

۱۱۔حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

کوئی بھی دستر خوان ایسا نہیں جس پر کھانا کھایا جائے اور وہاں میرا ہم نام بیٹھا ہو تو فرشتے ہر روز دو مرتبہ (اُس دسترخوان کی) تعریف نہ کرتے ہوں۔(انسان العیون)

۱۲۔فیض القدیر میں امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول یوں ملتا ہے"

ماكان فى اهل بيت اسم محمد الا الغرماء بركته۔

جس گھر میں بھی محمد نام کا شخص ہو اُس میں برکت پھیل جاتی ہے۔

۱۳۔امام حلبی انسان العیون میں روایت کرتے ہیں:

من كان له ذو بطن فاجمع ان يسميه محمدا رزقه الله غلاما۔ومن كان لايعيش له ولد فجعل الله عليه ان يسمى الولد المرزوق محمدا عاش۔

جس کی بیوی حاملہ ہو اور وہ بچہ کا نام محمد رکھنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے بیٹا عطا کرے گا۔جس کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر ارادہ کرلے کہ وہ ہونے والے بچے کا نام محمد رکھے گا تو اُس کا بچہ زندہ رہے گا۔

۱۴۔حضرت علی علیہ السلام سے مرفوع روایت ہے :

ليس احد من اهل الجنة الا يدعى باسمه اى ولا يكنى الا آدم عليه السلام ،فانه يدعى ابا محمد تعظيما له و توقيرا للنبى صلى الله عليه و آله وسلم۔

جنت میں سب کو اُن کے ناموں سے پکارا جائے گا یعنی اُن کی کنیت نہیں ہو گی،سوائے حضرت آدم علیہ السلام کے انہیں تعظیماً ابو محمد کہہ کر پکارا جائے گا ،اور یہ حضور پاک ﷺ کی توقیر کے سبب ہے۔

۱۵۔حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو کیونکہ میں تمہارے درمیان تقسیم کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔(بخاری شریف)

۱۶۔طبرانی حضرت ابن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

جس شخص کے ہاں تین بچے پیدا ہوں اور وہ ان میں سے کسی ایک کا بھی نام محمد نہ رکھے

تو اس نے جاہلانہ کام کیا۔

۱۷۔نزہتہ المجالس میں امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول یوں بیان ہوا ہے:

میں نے اہل مکہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ کوئی گھر نہیں جس میں محمد نام والا ہو مگر یہ کہ اُس میں اضافہ ہوگا اور اس گھر والوں کو اچھی روزی دی جائے گی۔

۱۸۔نزہتہ المجالس میں ہے

عن وهب قال كان في بني اسرائيل رجل عصى الله مائتى سنً ثم مات فاخذه فالقوه على مزبلة فا وحى الله الى موسىٰ ان اخرج فصل عليه قال يا رب بنو اسرائيل شهدو ا انه .عصاك مائتى سنة فا وحى الله اليه هكذا كان الا انه كلما نشر التوراة و نظر الى اسمه محمد صلى الله عليه و آله وسلم قبله و وضعه على عينيه و صلى عليه فشكرت له ذلک و غفرت ذنوبه و زوجته سبعين حورا .

حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا جس نے دو سو سال اللہ تعالیٰ کی نا فرمانی کی تھی۔پھر وہ مرگیا لوگوں نے اُسے اٹھایا اور روڑی پر پھینک دیا۔اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔آپ روانہ ہوں اُس کی نماز جنازہ پڑھیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب! بنی اسرائیل نے گواہی دی ہے کہ اس نے دو سو سال تیری نافرمانی کی ۔اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ بات اسی طرح ہے مگر اس نے جب بھی تورات کھولی اور اسم محمدﷺ کی طرف دیکھا تو اسے بوسہ دیا اور اُسے اپنی آنکھوں پر رکھا۔اور آپ کی ذات پر درود پڑھا۔میں نے اس کے اس عمل کا اسے بدلہ دیا کہ اس کے گناہ بخش دیئے اور ستر حوروں سے اس کی شادی کر دی ۔

خلق سے اولیا اولیا سے رُسل سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

مدنی لجپال شاہ بحر و بر حضرت محمدﷺ کے نام نامی اسم گرامی مبارک کے فضائل و برکات کو شمار کرنا ناممکن ہے۔آپﷺ کے اسم مبارکہ کی ان گنت برکتیں، رحمتیں، فضیلتیں ہیں ساری دنیا کے سکالرز ملکر آپﷺ کے نام مبارک کی مدح و تعریف میں رطب اللسان ہو جائیں۔درخت قلمیں بن جائیں اور بحور سیاہی کا روپ دھار لیں اور فرش کو کاغذ تصور کر لیا جائے تو بھی کریم آقاﷺ کے نام نامی اسم گرامی مبارک کی تعریف و توصیف بیان نہیں ہو سکتی۔

انسانی ترقی اور اعداد کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو حضور پاکﷺ کے طفیل عقل سلیم عطا کی،انسان کو سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے نوازا،آپﷺ کے صدقے انسان کو شعور و آگہی سے نوازا گیا۔دنیا میں جتنے بھی عددی نظام ہیں وہ سب 0 سے 9 کے ہندسوں کے درمیان کام کرتے ہیں کیونکہ 9 سے بڑا ہندسہ کوئی نہیں ہے ۔انہی عددی نظاموں میں سے ایک نظام کا نام بائنری سسٹم ہے جو اعداد 0 اور 1 پر مشتمل ہے۔اسی وجہ سے بائنری سسٹم کو دو اساسی ،یا ثنائی اعدد کا نظام بھی کہا جاتا ہے۔جسے 1679ء میں Gottfried Leibniz نے دریافت کیا تھا۔ اس کے علاوہ جو مشہور عددی نظام ہیں اُن میں اعشاری نظام ہے جس کی بنیاد 10 ہندسوں پر مشتمل ہے جو کہ 0 سے 9 تک ہیں۔اسی طرح ایک اور

نظام ہے جس کو octal number system کہتے ہیں۔اس نظام میں کُل آٹھ ہندسے استعمال ہوتے ہیں(0 سے 7)اس وجہ سے اسے اساس آٹھ کا نظام بھی کہتے ہیں۔بات آخر numbers پر ہی ختم ہوتی ہے۔جدید دور میں انسان کی سب سے بڑی ایجاد کمپیوٹر ہے۔کمپیوٹر نے انسانی زندگی میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔دنیا ایک Global Village کی شکل اختیار کر چکی ہے۔کمپیوٹر ایک ایسی مشین ہے جو اعداد کی مدد سے چلتی ہے۔اگر ہم یوں کہیں کہ اعداد کے بغیر کمپیوٹر ایک بے کار مشین ہے تو بجا نہ ہوگا۔اول و آخر سب اعداد کا کھیل ہے۔کمپیوٹر کے ساتھ منسلک displayانسٹرومنٹس پر چیزوں کا دیکھنا اُن کا سننا سب کا سب اعداد ہی کی بدولت ہے۔ہم daily کمپیوٹر میں ہزاروں چیزیں دیکھتے ہیں،رنگ برنگی pictures، تحریریں،حرکت کرتی ہوئی تصویریں ،ہم کچھ لکھتے ہیں،پڑھتے ہیں نعتیں سنتے ہیں،انٹرنیٹ use کرتے ہیں یہ سب اعداد ہیں۔0سے 1 تک۔اس کے علاوہ کمپیوٹر کی کچھ دوسری زبانیں بھی ہیں جن میں کوڈ کی جگہ تحریری ضابطے استعمال کیے جاتے ہیں۔لیکن وہ حقیقت میں codeہی ہوتے ہیں جو بعد ازاں مشینی زبان میں تبدیل ہوکر بائنری میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں جتنے بھی عددی نظام ہیں سب 1سے لیکر 9 تک کے ہندسوں کے درمیان ہیں۔جیسا آپ نے ابھی مندرجہ بالا سطور میں ثنائی اعداد کے نظام کے متعلق پڑھا کہ صرف 2ہندسوں 0اور1 پر مشتمل ہے۔کیا یہ ان نمبرز کے علاوہ بھی کچھ ہے؟اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔اس ساری بحث کا مطلب یہ ہوا کہ کمپیوٹر کے ذریعے ہونے والی ساری ترقی اعداد کے مرہون منت ہے۔یہ اعداد انسانی عقل و خرد سے صاحب نعلین کے تصدق انسان کو سمجھ آئے۔جسطرح کمپیوٹر کے ذریعہ سے ہونے والے سب کام numbers کی بدولت ہیں ایسے ہی اس کائنات کے اندر موجود ہر ایک چیز کا اصل نمبر 92 ہے۔ایسا کیوں ہے؟اس سوال کا جواب بالکل سادہ ہے کہ کائنات جس عظیم، برتر ،اعلیٰ ہستی کے لئے تخلیق کی گئی اُن عظیم ہستی مبارکہ کے اسم گرامی کے نام نامی اسم گرامی کے اعداد کی تعداد 92 ہے۔

92 کیا ہے

کتاب کا نام 92ہے۔سوال اٹھتا ہے 92 کیا ہے؟۔ 92وجہ کائنات حضرت محمدﷺ کے نام مبارکہ کا عدد ہے۔علم الاعداد کی روشنی میں اگر ہم اپنے پیارے نبی پاکﷺ کے نام مبارکہ کے عدد نکالیں تو وہ 92 بنتے ہیں۔علم الاعداد کسی انسان کا ایجاد کردہ علم نہیں ہے بلکہ یہ علم مالک کائنات خالق ارض و سما کا ادنی سا کرشمہ ہے۔حضور پاکﷺ کے نعلین پاک کے تصدق اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا،انسان کو عقل و خرد کا مالک بنایا۔کائنات کی ہر ایک چیز میں عقل موجود ہے،لیکن انسانی عقل اور باقی مخلوقات کی عقل میں ایک بہت بڑا فرق ہے وہ یہ کہ مالک کائنات نے انسانی عقل میں ارتقا رکھ دیا جب کہ باقی مخلوقات کی عقل کے معاملے میں ایسا نہیں ہے۔انسان صاحب نعلینﷺ کے تصدق عطا ہونے والی عقل کو استعمال کرتے ہوئے ان اعداد کی مدد سے نوع بشر کو پیش آنے والے واقعات سے آگہی حاصل کر سکتا ہے۔قرآن مجید تمام علوم کا سر چشمہ ہے۔کائنات کی ہر بیماری کا علاج قرآن مجید میں موجود ہے۔ام الکتاب قرآن مجید میں مالک ارض و سماوات نے مختلف اعداد کا ذکر فرمایا۔سورۃ اخلاص میں 1 کا ذکر،اور ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے کہیں ثانی اثنین فرما کر عدد 2 کی طرف اشارہ فرمادیا،کہیں ثلاثہ و رباع کے الفاظ سے 3اور 4 کے

عدد بیان فرما دیئے۔اس طرح خمسین اور فی ستۃ الایام فرما کر 5اور 6 کے عدد سکھا دیئے۔سورۃ طلاق کی آیت نمبر 12 میں اللہ تعالٰی نے 7 کے متعلق بیان فرمادیا۔اسی طرح 8اور9 کے عدد بھی سمجھا دیئے جن سے شاہ بحرو بر حضرت محمد ﷺ کے صدقے عطا ہونے والی عقل و دانش کے صاحبان نے 1 سے 9 تک اعداد ترتیب دیئے۔ہم یہاں شمار،حساب اور گنتی کے حوالے سے قرآن مجید کی چند ایک آیات مبارکہ نقل کرنے کی سعادت حاصل کریں گے:

سورۃ یونس کی آیت مبارکہ نمبر5 میں ارشاد باری تعالٰی ہوتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَاءً وَالْقَمَرَ نُوراً وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُواْ عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللّهُ ذَلِكَ إِلاَّ بِالْحَقِّ یُفَصِّلُ الآیَاتِ لِقَوْمٍ یَعْلَمُونَ.

It is He Who created the sun radiating and the moon shining and appointed positions for it, for you to know the number of the years, and the account; Allah has not created it except with the truth; He explains the verses in detail for the people of knowledge

وہ ہے جس نے سورج کو روشن بنایا اور چاند کو منور فرمایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تا کہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو یہ سب کچھ اللہ نے تدبیر سے پیدا کیا ہے وہ اپنی آیتیں سمجھداروں کے لئے کھول کر بیان فرماتا ہے۔

اسی طرح سورۃ اسرائیل کی آیت نمبر12 میں ارشاد خداوندی ہے:

وَجَعَلْنَا اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ آیَتَیْنِ فَمَحَوْنَا آیَةَ اللَّیْلِ وَجَعَلْنَا آیَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُواْ فَضْلاً مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُواْ عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ وَكُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِیْلاً

And We created the night and the day as two signs - We therefore kept the sign of the night indistinct, and the sign of the day visible - so that you may seek the munificence of your Lord, and know the calculation of the years, and the accounting; and We have explained all things in detail, distinctively.

ترجمہ:اور ہم نے رات اور دن کے دو نمونے بنا دیے پھر رات کے نمونے کو دھندلا کر دیا اور دن کا نمونہ نظر آنے کے لئے روشن کر دیا تا کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لو اور ہم نے ہر چیز کی تفصیل کر دی۔

اسی طرح ایک جگہ سورۃ المومنون کی آیت 112اور113 میں ارشاد باری تعالٰی ہوتا ہے:

قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ (112)قَالُوا لَبِثْنَا یَوْماً أَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّیْنَ (113)

He will say, "How long did you stay on earth, counting by the number of years?(112)They will say, "We stayed a day or part of a day, so ask those who keep count."(113)

ترجمہ:فرمائے گا تم زمین میں گنتی کے کتنے برس رہے۔(*) کہے گا ایک دن یا اس سے بھی کم پس آپ گنتی کرنے والوں سے پوچھ لیں۔

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات مبارکہ میں حساب اور گنتی کے متعلق ارشادات ملتے ہیں۔

گنتی جو کہ 1 سے 9 پر مشتمل ہے اس میں zero کا اضافہ ہوا۔ یونانی فلاسفر حکیم فیثا غورث نے پہلی مرتبہ صفر متعارف کروایا۔ ایک کے ساتھ صفر لگا کر 10 کا ہندسہ تجویز کیا۔ اہل عرب کا ماننا ہے کہ 1 کا ہندسہ مظہر ذات احد ہے، اسے ذات واجب الوجود کی نشانی تصور کیا جاتا ہے۔ صفر اسے 9 سے الگ کرنے کا نشان ہے، جبکہ 9 اللہ جل شانہ کی ابدیت کا sign ہے۔ دیگر اعداد پوری کائنات اور موجودات عالم پر حاوی ہونے کے ساتھ ساتھ کائنات کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ نمبرز صرف 1 سے 9 تک ہیں۔ اس کے بعد محض ان کا تکرار ہے۔ مثال کے طور پر 11 ہے یہ 2=1+1 ہے اسی طرح 12 جو ہے 3=2+1 ہے اور 13 کو اگر دیکھیں تو یہ 4(4=3+1) ہے۔ اور اسی طرح 19 کے عدد تک جو پھر 1=9+1 کے برابر ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح سے پھر 1 کا دہرانا شروع ہو جاتا ہے۔ 20 کا عدد 2 کا نمائندہ ہے اور 30 کا عدد 3 کی نمائندگی کرتا ہے۔ غرض کہ گنتی کی بنیاد 1 سے 9 تک ہے۔ اور سب سے اہم بات جو آگے آرہی ہے وہ یہ کہ 92 کا عدد کائنات کی ہر ایک چیز میں موجود ہے۔ اس سے قبل کہ ہم 92 پر بات کریں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اعداد کے متعلق قارئین کے ساتھ بنیادی معلومات share کی جائیں۔

صفر کے متعلق حضرت علی علیہ السلام کا فرمان

ہاشمی لجپال حضرت محمد ﷺ نے فرمایا "میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ"

حضرت مولا علی شیر خدا فرماتے ہیں "صفر جو ایک نقطہ ہے۔ یہ بسم اللہ کا ب ہے"۔

ایک شب غروب آفتاب سے لیکر طلوع سحر تک بائے "بسم اللہ" کے اسرار و رموز بیان فرماتے رہے۔ نماز فجر ادا کرنے کے بعد مولا علی علیہ السلام فرمانے لگے:

" اگر قدرت مجھے تا قیامت عمر عطا فرمائے اور میں بسم اللہ کے ب کے اسرار و رموز بیان کرتا رہوں تو بھی اس نقطہ کے رموز و اسرار مکمل نہ کر پاؤں گا"۔

حروف ابجد اور اُن کے اعداد

علم الاعداد کے ماہرین نے مختلف زبانوں کے ابتدائی حروف ترتیب دیئے ہیں۔ یہ وہ حروف ہیں جن کو ملانے سے الفاظ وجود میں آتے ہیں۔ wikipedia کا مقالہ نگار حروف ابجد کی تعریف یوں کرتا ہے:

The Abjad numerals are a decimal numeral system in which the 28 letters of the Arabic alphabet are assigned numerical values. They have been used in the Arabic-speaking world since before the 8th century Arabic numerals. In modern Arabic, the word abjadiyah means 'alphabet' in general.

حروف تہجی سے مراد وہ علامتیں ہیں جنہیں لکھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ کچھ languages میں آوازوں اور signs کی شکل میں اور کچھ میں یہ pictures کی شکل میں ہیں۔ ماہر لسانیات کے مطابق سب سے پہلے سامی النسل یا فنقی لوگوں نے انہیں استعمال کیا۔ اس حوالے سے تاریخ کی کتب میں حروف ابجد کی ایجاد قبل از مسیح اہل فونیقیہ نے کی ففقیقیہ لبنان کے

مغربی حصہ میں ایک ساحلی علاقہ ہے۔اہل فونیقیہ کی زبان کو اگر سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو معلوم ہو
گا کہ یہ لوگ کنعانیوں کی ایک شاخ ہیں۔جن کی بولی مغربی ساحلی بولی تھی۔جو کہ کنعان کی عبرانی
سے مماثلت رکھتی تھی۔اس حوالے سے اسلامی انسائکلو پیڈیا میں لکھا ہے کہ" حروف ابجد درحقیقت
عبرانی اور آرامی حروف ہیں۔جن کو بعد میں عربوں کی طرف منسوب کیا جانے لگا"۔پہلے پہل یہ
signs کی شکل میں تھے بعد میں عربی کی شکل میں حروف نے شکل پائی جو اب اردو میں بھی استعمال
ہوتے ہیں۔بعض ماہرین ان کی ابتدا قدیم مصر اور نینوا تہذیب سے جوڑتے ہیں۔اس حوالے سے
ملک کریم بخش بیان کرتے ہیں:

"آج اقوام یورپ جو حروف تہجی استعمال کرتے ہیں ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ
عبرانیوں کے زیر استعمال حروف سے اخذ کیے گئے ہیں۔کیونکہ زبور مقدس کے ابواب کی تعداد بھی
بائیس تھی۔اسی لیے عبرانیوں نے ہر باب کے لئے ایک ایک حرف لے کر ابجد کی ترتیب سے بائیس
حروف بنائے۔عربوں نے فینیقوں کی پیروی ضرور کی اور عربی حروف تہجی کا رسم الخط بھی فینقی رسم الخط
ہی ہے لیکن انہوں نے اپنی خداد صلاحیت اور ذہانت سے کام لیتے ہوئے اس میں بہت زیادہ رد و
بدل کیا۔اس طرح فینقی رسم الخط میں جدت پیدا ہوئی وہاں اس کی خوبصورتی میں بھی اضافہ ہوا اس
کے علاوہ عربوں نے حروف تہجی کی تعداد میں چھ نئے حروف یعنی ث،خ،ذ،ض،ظ اور غ کو شامل کر
کے ان کی کل تعداد اٹھائیس کر لی ان حروف کا مخرج خالصتاً عربی ہے اور یہ چھ حرف دنیا کے کسی خطے
میں عربوں سے پہلے رائج نہیں تھے"۔

ان الفاظ کو حروف ابجد بھی کہا جاتا ہے۔علم الاعداد کے ماہر کسی چیز،جگہ،شئے یا وجود کے
نام کے اعداد نکالنے کے لئے حروف ابجد کی جدول سے استفادہ کرتے ہیں۔ان حروف کی کل تعداد
22 ہے۔ان کو ایک خاص ترتیب سے تقسیم کر کے اسے طرح ملایا گیا ہے کہ آٹھ کلمات بن گئے
ہیں۔مولانا عبدالرزاق جو کہ علم الاعداد کے ماہر ہیں کہتے ہیں کہ ابجد کی ترتیب میں زبور مقدس کے
ابواب کا بہت زیادہ دخل ہے۔کیونکہ کے زبور مقدس کے ہر باب کے نام کا پہلا حرف لے کر
22 حروف کو ترتیب دیا گیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

ابجد	ا	ب	ج	د
	الف	بیت	جمیل	دالت
ہوز	ہ	و	ز	
	ہے	واؤ	زین	
حطی	ح	ط	ی	
	حیت	طیط	یرد	
کلمن	ک	ل	م	ن
	کف	لامد	م	ن
سعفص	س	ع	ف	ص
	سالک	عین	فے	صاد
قرشت	ق	ر	ش	ت

قوف ریش شین تو

ان مندرجہ بالا22 الفاظ کے علاوہ باقی ماندہ 6 حروف جو عربوں نے خود ایجاد کئے تھے وہ وہ یہ ہیں

۷۔ ثخذ ث خ ذ

۸۔ ضظغ ض ظ غ

اس طرح اگر ہم ان کلمات کو توڑ کر حروف تہجی میں بدل دیں تو ان کی عددی قیمت معلوم کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ان حروف کی عددی قیمت کس قوم نے مقرر کی تھی یہ بات آج تک صیغہ راز میں ہے ۔یونانیوں میں حکیم فیثا غورث کا نام علم الاعداد میں سر فہرست ہے ۔اس نے بھی حروف کی اعدادی قیمت مقرر کی تھی لیکن یہ ان اعداد کو اپنے استعمال میں نہیں لایا تھا۔حکیم فیثا غورث کے متعلق میں قارئین سے share کرنا چاہوں گا کہ فیثا غورث وہ پہلا سکالر تھا جو فلاسفر کے لقب سے ملقب ہوا۔حکیم فیثا غورث کو father of number s بھی کہا جاتا ہے۔فیثا غورث وہی فلسفی ہے جس نے حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش سے بہت پہلے زمین گول ہونے کا تصور بھی پیش کیا تھا۔تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ عربوں نے سب سے پہلے اعدادی قیمت سے کام لینا شروع کیا۔عربوں نے علم الاعداد کو بام عروج تک پہنچا دیا،سب سے بڑا ریاضی دان اور ہیئت دان خالد بن یزید تھا۔اس نے دمشق میں ایک بہت بڑی رصد گاہ بھی قائم کی تھی ۔یہ اُس یزید بن معاویہ کا بیٹا ہے جس کے زمانہ میں کرب و بلا کا سانحہ وقوع پذیر ہوا تھا۔اس طرح ایک اور نام چوتھی صدی کے مشہور مسلمان منجم ابن یونس فلکی کا ہے جنہوں نے انہی حروف کی مدد سے علمی ہیئت کی مشکلات حل کی تھیں۔اس کے بعد عرب ریاضی دانوں کی ایک لمبی line ہے جنہوں نے اس علم کو بام عروج تک پہنچا دیا۔بعد میں انہی کے کام سے اہل یورپ نے استفادہ کرتے ہوئے فوائد حاصل کئے۔

میں آپ کے ساتھ ایک حقیقت share کرنا چاہوں گا کہ کسی بھی زمانے میں نیومرالوجی کا دنیا کے کسی بھی مذہب کے ساتھ ٹکراؤ نہیں رہا،اسلام،عیسائیت،یہودیت ،ہندوازم ،سکھ ازم نیومرالوجی نے کسی بھی مذہب میں مداخلت نہیں کی۔اور نہ ہی کبھی کسی مذہبی رہنما نے نیومرالوجی کو ہدف تنقید بنایا ہے۔اور اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ مخصوص اعداد مختلف مذاہب میں خاص مقام رکھتے ہیں جیسے عیسائیت میں اقانیم ثلاثہ3،باپ،بیٹا اور روح القدس، ہندوازم میں نمبر 3 کے تناظر میں تری مورتی، کا تصور، برہما،وشنو،شیو،اور ہندوازم میں ہی اُن کے مشہور زمانہ 3 گ گاؤ،گنگا،گاوتری،ایسے ہی سکھ ازم میں سکھ مذہب کے بانی بابا گرونانک کا حمد یہ گیت جسے" جپ جی صاحب" کہا جاتا ہے جو بابا گرونانک نے خدا کے متعلق لکھا ہے اُس میں 3 کا عدد اہمیت کا حامل ہے:

اک مے جگ ویاہی تن چلے پروان اک سنساری ایک بھنداری اک لیا دیبان

"جپ جی صاحب "سے سکھوں کی مذہبی کتاب گرو گرنتھ صاحب کا آغاز بھی ہوتا ہے۔

اور ایک دوسرا نمبر 5 کے حوالے سے بھی سامی اور غیر سامی مذاہب میں دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ اسلام کے ارکان خمسہ،عیسائیت کے پانچ wounds اور سکھ ازم کے مشہور زمانہ 5 قاف جن کو گرو گوبند سنگھ نے 1699 میں ہر اُس سکھ کے لئے جو امرت لیتا ہے لازمی قرار دیے تھے یہ وہی پانچ قاف ہیں جن

کے متعلق سکھ ازم میں یہ ہے کہ جو سکھ امرت لیتا ہے اور ان پانچ ک کی علامات کو اختیار کر لیتا ہے وہ امرت دھاری(pure) ہے اور جو امرت نہیں لیتا لیکن ان پانچ علامات کو اختیار کرتا ہے اُس کو سہاج داری (slow adopter) کہتے ہیں۔ان پانچ ک میں کیس، کچھا، کڑا، کنگھا اور کرپان شامل ہیں۔ مطلب یہ کہ دنیا کے ہر مذہب میں اعداد کی اہمیت مسلمہ ہے۔قرآن مجید اور علم الاعداد کے متعلق تو next pages میں آرہا ہے میں یہاں اعداد کے متعلق بائبل کے حوالے سے کچھ پیش کرتا ہوں مسیحیوں کی موجودہ مروجہ مذہبی کتاب کو بائبل کہتے ہیں۔ بائبل، یونانی لفظ 'biblos' یا 'bublos' سے ماخوذ ہے، جو 'papyrus' کے درخت کے اندرونی چھال کو کہتے ہیں، جس سے پرانے زمانے میں کاغذ بنایا جاتا تھا۔ اس کی جمع تصغیر 'biblia' (کتابیں) ہے جو لاطینی زبان میں واحد کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ یہی لفظ انگریزی میں بائبل بنا جس کے لفظی معنی 'کتابیں' ہیں۔ اصطلاحی معنوں میں بائبل سے مراد عہد نامہ قدیم و جدید میں شامل وہ کتب ہیں جنہیں مسیحی الہامی سمجھتے ہیں۔ تاہم ابتدا میں لفظ بائبل کا استعمال عہد نامہ قدیم کے لئے ہی کیا گیا تھا۔بائبل کے مختصر تعارف کے بعد ہم دیکھتے ہیں بائبل کے اندر numbers کے حوالے سے کیا ملتا ہے۔موجودہ بائبل میں موجود پرانے عہد نامے کی پہلی پانچ کتابوں کے مجموعے کو تورات کہتے ہیں۔اس میں درج ذیل کتابیں شامل ہیں۔

پیدائش

خروج

احبار

گنتی

استثنا

ان میں گنتی کا لفظ اہمیت کا حامل ہے۔اس کے علاوہ اعداد کے حوالے سے ہمیں بائبل میں جو ملتا ہے وہ اس طرح ہے:

سینٹ لوک 12:7 کے مطابق:

But even the very hairs of your head are all numbered

"حتیٰ کہ تمہارے بالوں کی تعداد بھی مقرر ہے"۔

اسی طرح بائبل کے باب 90plasm میں یوں ملتا ہے:

So teach us to number our days that we may apply our hearts unto wisdom

"(اے خدا) سکھا ہم کو دنوں کی گنتی تا کہ ہم اپنے دلوں کو دانائی سے استعمال میں لائیں۔

بائبل کے آخری حصہ Revelation13:18 میں درج ہے:

Here is wisdom. Let him that hath understanding count the number of the beast: for it is the number of a man; and his number is Six hundred threescore and six

بائبل میں اگرچہ اعداد کا تذکرہ اتنا زیادہ نہیں ہے لیکن قرین قیاس یہ ہے کہ بائبل کے

عروج کے زمانہ میں نیومرالوجی کی قدیم مخفی سائنس روز مرہ زندگی کا حصہ رہی ہے۔اب ہم یہاں 92 پر بات کرنے سے پہلے حروف تہجی کی عددی قیمتوں کے متعلق بنیادی معلومات بیان کریں گے کیونکہ صفحات میں 92 کے متعلق آنے والے مباحث کو سمجھنے میں قاری کو آسانی ہو جائے۔

حروف ہجی کی عددی قیمت

حروف کی ان قیمتوں کو کس نے مقرر کیا اس راز سے آج تک پردہ نہیں اٹھ سکا۔حروف تہجی کی عددی قیمت کچھ اس طرح مقرر کی جاتی ہے۔

۱۔ابجد	ا 1	ب 2	ج 3	د 4
۲۔ہوز	ہ 5	و 6	ز 7	
۳۔حطی	ح 8	ط 9	ی 10	
۴۔کلمن	ک 20	ل 30	م 40	ن 50
۵۔سعفص	س 60	ع 70	ف 80	ص 90
۶۔قرشت	ق 100	ر 200	ش 300	ت 400
۷۔ثخذ	ث 500	خ 600	ذ 700	
۸۔ضظغ	ض 800	ظ 900	غ 1000	

اردو میں کچھ اضافی حروف استعمال ہوتے ہیں جن کی قدر درج ذیل ہے:

پ	ٹ	چ	ڈ	ڑ	ژ	گ	ے
2	400	3	4	200	7	20	10

۱۔ ء کی کوئی عددی قدر نہیں ہے۔
۲۔پ کے عدد ب کے مساوی شمار کیے جاتے ہیں۔
۳۔ٹ کے عدد ت کے مساوی شمار کیے جاتے ہیں۔
۴۔ڈ کے عدد د کے برابر ہیں۔
۵۔چ کے عدد ج کے برابر شمار کیئے جاتے ہیں۔
۶۔ژ کے عدد ز کے مساوی مانے جاتے ہیں۔
۷۔ڑ کے عدد ر کے برابر مانے جاتے ہیں۔
۸۔گ کے عدد گ کے مساوی مانے جاتے ہیں۔

۹۔ مد کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔

۱۰۔ اللہ، الٰہی، الرحمٰن کے اوپر جو چھوٹا الف ہوتا ہے اُس کا کوئی عدد شمار نہیں کیا جاتا۔

قرآن مجید اور علم الاعداد

حضور پاک ﷺ کی نعلین مبارکہ کے صدقے اللہ تعالیٰ نے انسان کی عقل میں شعوری ارتقا رکھ کر اسے اشرف المخلوقات بنایا اس شعوری ارتقا کی بدولت انسان نے بہت سارے علوم ایجاد کیے جن میں علم الاعداد بھی شامل ہے جس کو نیومرالوجی بھی کہا جاتا ہے۔ numbers میں استعمال ہونے والا سب سے چھوٹا نمبر 1 اور سب سے بڑا ہندسہ 9 ہے۔ کائنات میں اربوں کھربوں بلکہ اس سے بھی کہیں آگے تک کا حساب صرف 1 اور 9 پر مشتمل ہے۔ 1 اور 9 کے بعد محض تکرار ہے اور کچھ نہیں مطلب اس کے بعد گنتی میں انہی ہندسوں کو دہرایا جاتا ہے۔ 1 اور 9 ان دونوں کے ملاپ سے مرکب ہندسہ بنتا ہے 19۔ خالق کائنات نے قرآن مجید کی عبارت اس طرح مرتب کی ہے کہ ہر کوئی پڑھنے والا مضمون میں 19 عدد کے design کو دیکھ سکتا ہے۔: اس حوالے سے ایک اہم نام راشد خلیفہ کا ہے۔ راشد خلیفہ 19 نومبر 1935ء کو مصر میں پیدا ہوئے۔ راشد خلیفہ مصری نے 1976ء میں University of California سے علم کیمیا میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اس سے پہلے انہوں نے Arizona State University سے biochemistry کی سند بھی حاصل کی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کے بعد وہ امریکا گئے تو قرآن مجید کے حروف کی گنتی کا صبر آزما اور محنت طلب کام سرانجام دیا۔ وہ اپنی اس تحقیق کے حیرت انگیز نتائج پر مبنی رپورٹ کے لئے بہت مشہور ہوئے۔ اُن کی اس تحقیق کو مصری میگزین "ساعۃ" اور بھارت کے مشہور رسالے "معارف" کی اشاعت خاص میں شائع کیا گیا۔ قرآن مجید کی تلاوت کے دوران ڈاکٹر موصوف نے سورۃ مدثر کی تلاوت کی تو معلوم ہوا کہ خدا نے قرآن کریم کو جادو اور بشر کا کلام قرار دینے والوں کے لئے نار جہنم کا وعدہ کیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور جس پر 19 فرشتے تعینات ہیں۔ (عَلَيۡهَا تِسۡعَةَ عَشَرَ) اس آیت میں 19 کے ہندسے نے ڈاکٹر صاحب کو فکر کا ایک میدان مہیا کر دیا۔ انہوں نے اس پر غور کیا کہ اللہ تعالیٰ نے 19 کے ہندسے کو ہی کیوں منتخب فرمایا۔ اگر اس میں کوئی حکمت ہے تو اس حکمت کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر راشد کی تحقیق کے چند ایک نکات یہاں پیش کرنا چاہوں گا۔

The first verse , known as "Basmalah," consists of 19 letters.

قرآن مجید کی پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم میں استعمال شدہ حروف کی کل تعداد 19 ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن مجید میں 114 مرتبہ آئی ہے جو کہ 19 ضرب 6 کا حاصل ہے۔

19x6=114

اسی طرح بسم اللہ کا لفظ "اسم" قرآن مجید میں 19 مرتبہ آیا ہے۔

اسم
19

بسم اللہ کا لفظ اللہ 2698 مرتبہ آیا ہے۔ جو کہ 19x142 کا حاصل بنتا ہے۔

اللہ.
142x19=2698

بسم اللہ الرحمن الرحیم کا لفظ الرحمن قرآن مجید میں 57 مرتبہ آیا ہے جو 19 ضرب 3 کا حاصل ہے۔

الرحمٰن 19x3=57

اسی طرح الرحیم کا لفظ مبارک 114 مرتبہ آیا ہے جو کہ 19 ضرب 6 کا حاصل ہے۔

الرحیم 19x6=114

The Quran consists of 114 suras, which is 19x6=114

قرآن مجید کی کل سورتوں کی تعداد 114 ہے، جو 19 ضرب 6 کا حاصل ہے۔

19x6=114

سب سے پہلی وحی میں سورۃ علق کی صرف 5 آیات نازل ہوئیں۔اس کے تین سال بعد سورۃ مدثر کی پہلی 30 آیات نازل ہوئیں جس کی آیت نمبر 30 میں اللہ تعالیٰ نے 19 کے عدد کا ذکر فرمایا۔اب بجائے اس کے کہ اس کے بعد والی سورۃ مدثر کی بقایا 26 آیات کی تلاوت بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام کر دیتے انہوں نے عدد 19 کے ذکر کے فورا بعد سورۃ علق کی بقایا 14 آیات تلاوت فرما کر اس سورۃ کی تمام 19 آیات کو مکمل کر دیا(14+5=19)

The total number of verses in the Quran is 6346,

قرآن مجید کی کل آیات کی تعداد 6346 ہے۔

19 x 334

The famous first revelation (96:1-5) consists of 19 words.

پہلی وحی 19 الفاظ مبارکہ پر مشتمل ہے۔

The last revelation (Sura 110) consists of 19 words.

آخری وحی 19 الفاظ پر مشتمل ہے۔

ڈاکٹر خلیفہ راشد نے ریاضی کے حوالے سے ام الکتاب قرآن مجید کو معجزہ قرار دیا ہے۔قرآن مجید تو ہے ہی معجزہ اور قرآن مجید کا یہ اعجاز ہے کہ ہمیشہ سے محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا اس کی حفاظت کا ذمہ خود رب تعالیٰ کی ذات نے لیا ہوا ہے۔قرآن مجید تمام علوم کا سرچشمہ ہے۔موجودہ دور کے حوالے سے میں قارئین کے ساتھ ایک اہم بات شئیر کرنا چاہوں گا۔

11 ستمبر 2001ء کی صبح 8 بج کر 46 منٹ پر امریکن ائیر لائن کی فلائٹ نمبر 11 شمالی ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے ٹاور میں جا ٹکرائی۔جس کے 20 منٹ بعد 9 بج کر 3 منٹ پر یونائیٹڈ ائیر لائن کی فلائٹ نمبر 175 جنوبی ٹاور سے جا ٹکرائی جس کے نتیجے میں 9 بج کر 59 منٹ پر جنوبی ٹاور زمین بوس ہو گیا اور 10 بج کر 28 منٹ پر شمالی ٹاور بھی زمین بوس ہو گیا۔ورلڈ ٹریڈ سینٹر 8.6 ملین مربع فٹ پر پھیلا ہوا تھا اور اس کے دونوں ٹاورز 110 منزلوں پر مشتمل تھے۔اس حملے کے نتیجے میں دونوں ٹاورز ملبے کا ڈھیر بن گئے جسے صاف کرنے میں تقریباً 8 ماہ لگے جبکہ دھواں اور دھول مٹی 99 دن تک مین ہٹن میں چھائی رہی،گویا کہ اس واقعہ نے دنیا کو ہلا کر رکھ دیا اس میں مرنے والوں کی تعداد 2749 ہے۔قرآن مجید کے سپارہ نمبر 11 میں موجود قرآن مجید کی سورت نمبر 9 کی آیت نمبر 110 کے ساتھ اس واقعہ کو جوڑا گیا ہے۔9/11 کے ساتھ آیت مبارکہ کے حوالے سے اس سورت

کے الفاظ کی تعداد بھی 2001 ہے۔

قرآن مجید کی آیت مبارکہ اس طرح ہے:

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

ترجمہ: اللہ نے مومنوں سے اُن کی جانیں اور اُن کے مال خرید لئے ہیں (اور اس کے) عوض میں اُن کیلئے جنت (تیار کی) ہے، یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں، یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اُسے ضرور ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے، تو جو سودا تم نے اُس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

9/11 کے واقعہ کے متعلق قرآن مجید میں آج سے 1400 سال قبل بتا دیا گیا تھا۔ قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال پہلے فرمادیا تھا کہ ہم تمہاری ذات اور اس کائنات میں اپنی نشانیاں ظاہر کریں گے تا کہ تم پر واضح ہو جائے کہ حق ذات وہی ہے۔ قرآن مجید کے اندر ہر بڑی چھوٹی بات کا ذکر موجود ہے اس طرح اس واقعے کا قرآن مجید میں موجود ہونا عقل سے بعید بات نہیں ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جیسے جیسے سائنس ترقی کرتی جا رہی ہے ویسے ویسے اس پر اسلام کے اسرار کھلتے جا رہے ہیں۔ اسی طرح ایک اور حیرت انگیز بات جو اس سے پہلے بھی کافی مرتبہ مختلف رسائل و جرائد اور انٹرنیٹ پر ڈسکس ہو چکی ہے یہاں بیان کرنا چاہوں گا تا کہ وہ لوگ جو اس بات سے واقف نہیں ہیں جان سکیں۔ لیکن اُس بات کی طرف جانے سے پہلے میں قارئین سے عرض کرنا چاہوں گا کہ قرآن مجید کی حقانیت، قرآن مجید کا اعجاز ثابت کرنے کے لئے ایسے کسی بھی واقعہ (9/11) کو بنیاد نہیں بنایا جا سکتا کیونکہ قرآن پاک تو خود ایک معجزہ ہے۔ اور جن پر قرآن نازل ہوا ہے اُن کی نعلین پاک کے تصدق اس کائنات کو شرف زینت بخشا گیا ہے۔ قرآن کا معجزہ ثابت ہونا سائنسی علوم کے مرہون منت نہیں ہے بلکہ قرآن مجید تو خود ام الکتاب ہے۔ قرآن مجید تمام علوم کا بنیادی ماخذ ہے۔ قرآن مجید تو اللہ کا کلام ہے جو تمام زمانوں کے لئے ہے۔ اور یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ قرآن مجید میں وہ صداقتیں ہیں جن کی بنا پر یہ نظام کائنات چل رہا ہے۔ قرآن مجید تقسیم علم کے حوالے سے کسی خاص شعبہ علم کی کتاب نہیں ہے اس کے باوجود اس میں تمام علوم کا ذکر موجود ہے بلکہ یہ تمام علوم کا Primary sources ہے۔ اس میں مختلف اشاروں، کنایوں اور اصولوں کا ذکر ہے جن کے ذریعے قرآن پاک فطرت کے بعض بنیادی اُصولوں اور حقیقتوں سے متعلق اپنے پڑھنے والوں کے لئے فکر کی راہ متعین کرتا ہے۔ جیسا کہ کیمسٹری کے حوالے سے میں یہاں مثال پیش کرتا ہوں، آئرن کا ایٹم نمبر 26 ہے۔ آئرن کے متعلق علم کیمیا کی کتب میں بنیادی معلومات کچھ یوں ملتی ہیں:

Name: Iron

Symbol: Fe

Atomic Number: 26

Atomic Mass: 55.845 amu
Melting Point: 1535.0 °C (1808.15 K, 2795.0 °F)
Boiling Point: 2750.0 °C (3023.15 K, 4982.0 °F)
Number of Protons/Electrons: 26
Number of Neutrons: 30
Classification: Transition Metal
Crystal Structure: Cubic
Density @ 293 K: 7.86 g/cm3
Color: Silvery

قرآن مجید کی سورت الحدید کے لفظی معنی لوہے کے ہیں ۔اور اگر لفظ حدید کو علم الاعداد کے حوالے سے دیکھا جائے تو اس کے عددیوں بنتے ہیں:

حدید جو کہ مشتمل ہے ح،د،ی،د پر

ح	8
د	4
ی	10
د	4

26

سبحان اللہ ، قرآن مجید نے 1400 سال قبل سورۃ الحدیدم کے نام کے اعداد میں آئرن کا ایٹم نمبر بیان فرمادیا۔الحدید قرآن مجید کی 57 نمبر سورت ہے۔اسی طرح قرآن مجید میں لفظ ارض یعنی زمین قرآن مجید میں 13 مرتبہ دہرایا گیا ہے اور لفظ بحر قرآن پاک میں 32 مرتبہ دہرایا گیا ہے جن کا مجموعہ

32+13=45

45 حاصل ہوتا ہے۔چنانچہ ان کی نسبت معلوم کرنے کے لئے ان کے انفرادی عدد کو ہم ان دونوں کے مجموعے سے تقسیم کرتے ہیں تو درج ذیل نتیجہ سامنا آتا ہے:

زمین کے لئے 13/45=%28 888888889=100

سمندر کے لئے 32/45=71.11111111=100

درج بالا حاصل ہونے والا نتیجہ جدید سائنس کے عین مطابق ہے۔جو مشہور سائنسی انسائیکلو پیڈیا Physics Factbook کے مطابق یوں معلوم ہوتا ہے۔

"Surface Area: Land area, about 148,300,000 sq km, or about 30% of total surface area; water area, about 361,800,000 sq km, or about 70% of total surface area."

مسلمانوں نے علم الاعداد اور اس طرح کے دوسرے علوم میں بہت deeply research کی۔اللہ

تعالیٰ کا مسلمانان برصغیر پر اپنا خاص کرم رہا ہے کہ ان میں علمائے حق ہمیشہ موجود رہے ہیں، جنہوں نے اسلام کی حقانیت اور پرچار کے لیے اپنی زندگیاں وقف کیں اور جو اپنے اپنے ادوار میں پوری ذمہ داری، تن دہی اور خلوص کے ساتھ دین کی خدمت کرتے رہے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور پاک حضرت محمد ﷺ کی نعلین پاک کے صدقے ان علمائے کرام نے غیر مسلموں کی طرف سے پوچھے جانے والے ہر سوال کے تشفی جوابات مرحمت فرمائے ان ہی برگزیدہ ہستیوں میں سے ایک نام فانی فی اللہ باقی باللہ آیت من آیات اللہ فاتح قادیانیت حضرت علامہ پیر سید مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے۔ آپ اپنے وقت کے کامل ولی اللہ اور تبحر عالم دین تھے۔ راقم کے دادا جان حضرت پیر سید احمد حسین شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت علامہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت تھے۔ اور اُن کے خلیفہ مجاز بھی تھے۔ حضرت قبلہ پیر سید مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بیشمار علوم اسلامیہ پر مکمل دسترس حاصل تھی۔ میں یہاں حضرت پیر سید مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیات پاک سے علم الاعداد اور اُن کی راسخ قرآنی فکر کے حوالے سے ایک واقعہ سپرد قلم کرتا ہوں جو اہل محبت کے لئے ذوق تسکین کا باعث ہوگا۔ ایک امریکن پادری گولڑہ شریف آیا اور مجلس میں داخل ہوتے ہی سوال پیش کیا کہ مسلمانوں کا دعوی ہے کہ قرآن مجید میں ہر چیز کا ذکر موجود ہے۔ حالانکہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی زندگی میں قرآن 6 برس تک نازل ہوتا رہا اُن کا نام تک قرآن میں موجود نہیں۔ حضرت امام حسین نے اسلام کے لئے بڑی قربانی دی ہے۔ ایسے خادم اسلام کا ذکر قرآن میں ضرور ہونا چاہیے تھا۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت فرمایا کہ "پادری صاحب! کیا آپ نے قرآن پڑھا ہے؟ کہنا لگا میں نے قرآن پڑھا ہے اور اس وقت بھی میری جیب میں موجود ہے۔ فرمایئے کہاں سے پڑھوں؟۔ آپؒ نے اپنے علماء کی طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا سبحان اللہ پادری صاحب کو بھی قرآن دانی کا دعوی ہے۔ یہاں عمر گزری ہے اس دشت کی سیاہی میں مگر اس دعوے کی مجال نہیں۔ پھر پادری صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا، اچھا پادری صاحب! قرآن پڑھیئے کہیں سے پڑھ دیجئے۔ وہ مودب ہو کر بیٹھ گیا اور عربی لہجے میں ترتیل سے پڑھنے لگا۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اشارے سے اُسے روک کر فرمایا کہ بس تعوذ تو قرآن کا حصہ نہیں ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔ اور ابجد کے قاعدہ کے ساتھ اس کے عدد 786 ہیں ذرا لکھیں:

امام حسین	عدد ہیں	210
سن پیدائش		4ہجری
سن شہادت		61ہجری +
کرب و بلا		261
امام حسن		200
سن شہادت		50ہجری

میزان 786

حضرت پیر صاحب نے فرمایا پادری صاحب! آپ نے جو قرآن مجید کی پہلی آیت پڑھی اُس میں ہی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام سن پیدائش، سن شہادت، مقام شہادت، اُن کے بھائی صاحب کا نام اور سن شہادت اور دنوں بھائیوں کے امام ہونے کا ثبوت موجود ہے۔ آگے چلیئے تو شاید اُن کی زندگی کے کئی واقعات بھی مل جائیں۔

اس پر امریکی پادری نے کہا۔ "عربوں کے علم ہندسہ اور جفر وغیرہ کا ذکر مستشرقین یورپ کی کتابوں میں میری نظر سے گذرا ہے لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ مسلمانوں نے ان علوم کے اندر اتنی گہری تحقیق کی ہوئی ہے۔

اب ہم 92 کی طرف آتے ہیں۔ 92 میرے کریم نبی پاک ﷺ کے اسم مبارک کے numbers ہیں آیئے اس حوالے سے مزید کلام کرنے کا شرف حاصل کرتے ہیں:

حضور پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی "محمد" کے اعداد 92 ہیں

اللہ تعالیٰ کے محبوب پاک حضرت محمد ﷺ کے نام مبارک کو اگر علم الاعداد کی روشنی میں دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ نام نامی اسم گرامی کے عدد مبارک 92 ہیں۔ جو کہ اس طرح ہیں:

محمد نام مبارک جو کہ مشتمل ہے ان 4 حروف پر م، ح، م، د۔

م 40
ح 8
م 40 +
د 4

92

کریم آقا حضرت محمد ﷺ کے نام نامی اسم گرامی محمد کے اعداد 92 ہیں۔ اسی طرح اسم جلالت اللہ تعالیٰ کے نام جلالت کے عدد 66 ہیں۔ خالق کائنات نے سب سے پہلے اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کے نور کو پیدا کیا۔ یہ تب کی بات ہے جب، اب، تب، وقت، عرش، فرش کچھ بھی نہیں تھا۔ حضور پاک ﷺ کے نورِ مبارک کو پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے کائنات کو تخلیق کیا زمین آسمان بنائے، آدم، حوا، ملائکہ بنائے، غرض کہ سب چیزوں سے پہلے مالک ارض و سما نے نور محمد ﷺ کو پیدا فرمایا اس حوالے سے احادیث مبارکہ گذشتہ اوراق میں گذر چکی ہیں۔ کتابوں میں ملتا ہے جیسا کہ 40 سال کی عمر پاک میں نبی پاک ﷺ کو نبوت عطا ہوئی ایسا نہیں ہے پیارے نبی پاک ﷺ تو تب بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے 40 سال کی عمر مبارکہ میں تو آپ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا تھا۔ جب مالک کائنات نے اپنے واحد و یکتا ہونے کو ظاہر کرنا چاہا تو اپنے محبوب پاک ﷺ کا نور پیدا فرمایا، جب محبوب کو پیدا فرمایا تو اُس کی عظمتیں، رفعتیں مخلوق ارض و سما کو دکھانے کے لئے دنیا کو ایجاد کیا۔ عالم کو ترتیب دیا، اس کائنات کو ایجاد کیا۔ کائنات میں موجود تمام رنگ و بو حضور پاک ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے وجود میں آئے حقیقت یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ نہ ہوتے تو مالک ارض و سما کائنات تشکیل ہی نہ دیتا۔ آپ ﷺ کی ذات گرامی ہی وجہ کائنات ہیں آپ ﷺ کی ذات بابرکات ہی وجہ ایجاد عالم ہے۔ دنیا کے یہ سب رنگین نظارے، یہ آبشاریں پہاڑ، درخت

خوبصورت و دلکش مناظر، بارش، برف باری ، موسم، دھنک، جہان عالم کی سب خوشبوئیں۔ یہ سب چیزیں کریم آقا ﷺ کی نعلین پاک کے تصدق وجود میں آئیں۔اسی طرح کائنات ارض و سما میں موجود تمام مخلوقات کو حضور پاک ﷺ کے صدقے زندگی نصیب ہوئی۔

جو کچھ ہے کائنات میں، تیرے طفیل ہے ہوتا نہ کچھ، ہوا ہے، نہ ہو گا تیرے بغیر

عام دستور یہ ہے کہ جب سائنسدان کوئی چیز بناتے ہیں تو اُس کے ساتھ ایک بک لٹ بھی دیتے ہیں ایک ہدایت نامہ جس میں موجد کی طرف سے صارف کو بتایا جاتا ہے کہ اس چیز کا استعمال ایسے کرنا ہے،اس چیز کو اچھی طرح سے استعمال کرنے کے لئے ان قواعد و ضوابط پر عمل لازم ہے ایسے ہی خالق کائنات نے جب اپنے حبیب مکرم ﷺ کے تصدق اس کائنات کو تشکیل دیا تو اپنے حبیب پاک ﷺ کو ایک ام الکتاب بھی عطا فرمائی۔جس کا نام قرآن مجید ہے۔قرآن مجید ہدایت نامہ ہے ۔اس میں وہ اصول و ضوابط خالق نے بیان فرمادیئے جن کو اپناتے ہوئے انسان ابدی کامیابی و کامرانی حاصل کر سکتا ہے۔محبّ نے کائنات بھی اپنے محبوب کے لئے تخلیق فرمائی اور ام الکتاب بھی اپنے محبوب ﷺ پر نازل فرمائی۔ اس کے ساتھ ساتھ حضور پاک ﷺ کو کائنات کی تمام حکومتیں عطا فرمائیں۔حضور پاک ﷺ تمام انسانوں سے افضل، اعلیٰ و اشہی انسان ہیں۔آپ ﷺ تقسیم کرنے والے ہیں۔آپ ﷺ کائنات کا مرکز ہیں اور ساری کائنات اپنے مرکز کی گرد گھومتی ہے ۔خانہ کعبہ جس جگہ واقع ہے سائنسدان اُس جگہ کو ceneter of the earth قرار دیتے ہیں۔اور مدینہ منورہ میں جہاں تمام نبیوں کے سردار، دنیا کے سب سے بڑے انسان بحیات حقیقی اپنے قبر انور میں موجود ہیں وہ کائنات کا مرکز ہیں۔ثابت ہوا کہ زمین کا مرکز خانہ کعبہ ہے ۔اور کائنات کا مرکز وہ ہستی پاک ﷺ ہیں جنہوں نے کفر وشرک کے اندھیروں میں بھٹکنے والے ابن آدم کو بتایا کہ اللہ ایک ہے ،اس کی عبادت کرو اور یہ بیت اللہ شریف ہے۔یہ اللہ کا گھر ہے۔حضور پاک ﷺ پوری کائنات میں موجود ہیں،حضور پاک ﷺ کے نام کے عدد مبارک 92 ہیں اور کائنات میں موجود ہر ایک چیز کے اگر ہم عدد نکالیں تو وہ 92 ہی بنتے ہیں۔ایسا اس وجہ سے ہے کہ کریم آقا ﷺ کے نور پاک کے صدقے اس کائنات کو وجود زینت بخشا گیا۔جو کچھ وجود میں آچکا اور جو کچھ قیامت تک وجود میں آئے گا وہ بھی حضور پاک ﷺ کے نور کے طفیل ہی وجود میں آئے گا۔قیامت تک جسے بھی جو کچھ بھی ملے گا حضور پاک ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے ملے گا۔حضور پاک ﷺ کے نور کے صدقے سورج کو روشنی عطا ہوئی حضور پاک ﷺ کے نور کے صدقے چاند کو چمکنا نصیب ہوا،حضور پاک ﷺ کو قرآن مجید " سراج منیر" فرماتا ہے(وَدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجاً مُّنِیْراً)۔حضور پاک ﷺ نہ صرف نور ہیں بلکہ منیر بھی ہیں نہ صرف خود چمکتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی چمکاتے ہیں۔آپ ﷺ کے نور سے عالم بشریت کا چہرہ ضوفشاں ہو گیا۔ہم دیکھتے ہیں جب سورج طلوع ہوتا ہے تو ہر طرف روشنی پھیل جاتی ہے ،سورج کی سنہری کرنیں رب تعالیٰ کے فرش کو ڈھانپ لیتی ہیں،ہمیں سب کچھ clear نظر آنے لگتا ہے۔اور جب شام ڈھلتی ہے آسمان پر چاند نکلتا ہے تو چاندنی چار سو مسکرانا شروع کر دیتی ہے اور ستارے ٹمٹمانے لگتے ہیں،بارش کے بعد آسمان فلک کے اُس پار قوس قزح اور دھنک کے رنگوں کا خوبصورت کھیل شروع ہو جاتا ہے۔یہ سب روشنیاں، یہ جلوے، یہ رنگ حضور پاک ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے وجود میں آئے۔علم الاعداد کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ میرے پیارے نبی پاک ﷺ کا نور

پاک کائنات کی ہر ایک چیز میں کیسے موجود ہے۔ ہر ایک شئے، ہر وجود کا نام کریم آقا ﷺ کے نام نامی اسم گرامی سے کیسے مشتق ہے۔

92 کا عدد کائنات کی ہر ایک چیز میں موجود ہے

وجہ کائنات حضور پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی محمد (ﷺ) کے اعداد مبارکہ 92 کائنات کی ہر ایک چیز میں موجود ہیں۔ علم الاعداد کی روشنی میں دیکھیں تو اس بات کا با آسانی ادراک ہو جاتا ہے کہ پوری کائنات کے حروف نبی پاک ﷺ کے اسم گرامی "محمد" کا عدد مبارک 92 میں اپنا اظہار کرتے ہیں۔ کائنات کی ایک ایک چیز، شئے اور وجود نور محمدی ﷺ سے مشتق ہے۔ ایسا اس وجہ سے ہے کہ آپ ﷺ خالق کے محبوب ہیں اور محبّ اپنے محبوب سے لامتناہی محبت کرتا ہے۔ محبوب کے اسم گرامی مبارک کا عدد 92 ایک جفت عدد ہے یہ ایسا جفت ہے جو ایک طاق ہندسے 9 اور ایک جفت ہندسے 2 سے ملکر بنا ہے۔ اپنے زمانہ کے مشہور دانشور شاعر کبیر داس بنارسی (آنجہانی 1518ء) نے ایک قطعہ کہا ہے جس میں انہوں نے ایک قاعدہ بیان کیا ہے جس کی رو سے دنیا کے تمام الفاظ اور جملوں سے " محمد" کا عدد 92 برآمد ہوتا ہے۔ یہ قطعہ اس تاثر کا غماز ہے کہ دنیا جہان کی کوئی چیز وجہ کائنات کے اسم محمد ﷺ سے خالی نہیں ہے۔ آپ ﷺ وجہ کائنات ہیں اس لئے کائنات کی ہر چیز میں آپ ﷺ کا نام مبارک موجود ہے۔ قطعہ یہ ہے:

عدد نکالو ہر چیز سے چوگن کر لو وائے — دو ملا کر پچگن کر لو بیس کا بھاگ لگائے

باقی بچے کے نوگن کر لو دو اس میں دو اور ملائے — کہت کبیر سنو بھائی سادھ نام محمد آئے

جو لفظ بھی آپ فرض کریں اس کے عدد بحساب ابجد نکال لیجئے۔ پھر اس عدد کو چار سے ضرب دیں۔ حاصل ضرب میں 2 ملا دیں پھر اس حاصل جمع کو 5 سے ضرب دیں اور پھر اس حاصل ضرب کو 20 سے تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد جو عدد بچے گا اُسے 9 سے ضرب دیں اور حاصل ضرب میں 2 عدد ملا دیں اُس وقت جو حاصل ہو گا وہ 92 کا عدد مبارک ہوگا۔

قارئین کی آسانی کی خاطر اس فارمولے کو یہاں نمبر وائز درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ کسی بھی جملے یا لفظ کے حروف ابجد کے حساب سے عدد نکال لیں۔

۲۔ حاصل ہونے والے عدد کو 4 سے ضرب دیں۔

۳۔ حاصل ضرب میں 2 جمع کر دیں۔

۴۔ حاصل جمع کو 5 سے ضرب دیں۔

۵۔ حاصل ضرب کو 20 سے تقسیم کر دیں۔

۶۔ تقسیم کے بعد جو عدد بچے گا اُسے 9 سے ضرب دیں۔

۷۔ اس حاصل ضرب میں 2 جمع کر دیں۔

۸۔ حاصل ہونے والا 92 ہوگا۔

نور محمدی ﷺ کائنات کی ہر ایک چیز میں جلوہ گر ہے۔ یہ بات بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ کبیر داس کے فارمولے میں بیان ہوئی اعداد کی توڑ پھوڑ بھی 92 کے اردگرد ہے۔ اسی 92 کے اندر رہ کر سب کیا جا رہا ہے۔ مثلاً ابجد کے ذریعہ معلوم ہونے والے اعداد کو 4 اور 5 سے ضرب دینے کا کہا گیا ہے تو یہ اعداد 9 کو توڑ کر حاصل کیے گئے ہیں۔ (9=4+5) اور اس میں جو 2 کے ساتھ ضرب کا

کہا گیا ہے تو 2اس(92) میں already موجود ہے۔اور 20 کا عدد جس حاصل ضرب کو تقسیم کا کہا گیا ہے وہ بھی18= 9x2اور پھر18 میں 2جمع کرنے سے20 حاصل ہوا ہے۔اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ کائنات کا ایک ایک لفظ، جملہ سب نبی پاک ﷺ کے نام مبارکہ کے گرد گھومتا ہے۔مندرجہ بالا بحث سے یہ بات باآسانی سمجھ آجاتی ہے کہ کائنات کی ہر ایک چیز کا وجود نور محمدی ﷺ سے قائم ہے۔اور حقیقت یہ ہے جن کی نعلین کے تصدق یہ دنیا قائم ہے اُن کا نام نامی مبارک اس دنیا کے تمام جملوں لفظوں میں موجود ہونا کوئی اچنبے کی بات نہیں ہے۔جب سب حکومتیں انہی کو عطا ہوئی ہیں،جب خالق کے محبوب وہ ہیں تو خالق کی تخلیق میں اُن کا نام نامی موجود ہونا باعث حیرت نہیں ہے۔

ہم اس فارمولے کو سب سے پہلے "نور" کے لفظ پر استعمال کرتے ہیں۔

سب سے پہلے لفظ "نور" کے اعداد معلوم کرتے ہیں

ن 50

و 6

ر 200

256

(۱) 256 کو 4 سے ضرب دی

256x4=1024

(۲) حاصل ضرب میں 2 جمع کر دیا

1024+2=1026

(۳) حاصل جمع کو 5 سے ضرب دیا

1026x5=5130

(۴) حاصل ضرب کو 20 سے تقسیم کر دیا

5130÷20 کرنے کے بعد جواب آیا 256اور جو عدد باقی بچا وہ ہے10۔

(۵) 10 کو9 سے ضرب دی

10x9=90

حاصل ضرب میں 2جمع کردیا

90+2=92

حضور پاک ﷺ نور بھی ہیں اور بشر بھی ہیں،آپ نے دیکھا جیسا کہ حضور پر نور حضرت محمد ﷺ کے نام مبارک کے عدد92 ہیں ویسے ہی نور لفظ کے عدد بھی 92 ہیں۔ جب ہم نے نور کے لفظ کو اُس کو فارمولے سے decode کیا تو ہمیں 92 کا عدد مل گیا۔محبّ کو اپنے محبوب سے انتہا کا پیار ہے کبھی فرماتا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور کبھی إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فرما کر محبوب کی شان مبارکہ بیان فرماتا ہے۔ پھر کائنات تخلیق کی تو ہر ایک چیز میں ہر ایک جملے میں ہر ایک حرف میں اپنے محبوب کا نام مبارک رکھ دیا سبحان اللہ۔

کبیر داس بناری کے بتائے ہوئے فارمولے کے بعد اب میں آپ کے سامنے سکھ مذہب کے بانی

بابا گرو نانک کا نعتیہ دوہا پیش کرتا ہوں۔ بابا جی کہتے ہیں:

نام لو اس اچھر کا کرلو چوگن سار　　　　دو ملا کر پنج گنا بیسوں دو اڑا

جو بچے سو نو گن کر دو اور لو ملا　　　　نانک تن بدن سے محمد لو بنا

کسی بھی چیز کا نام لو،اس کے عدد نکال کر چار گنا کر لو۔اس میں دو ملا کر پانچ گنا کر لو اور پھر بیس پر تقسیم کر دو جو باقی بچے اُسے نو گنا کر لو اور پھر اُس میں دو ملا لو۔اے نانک اس طرح تم تن بدن سے محمد ﷺ بنا سکتے ہو۔

اس کائنات کی کسی بھی شئے کسی بھی وجود کے نام پر اس کلیے کا عمل کیا جائے تو 92 ہی عدد حاصل ہو گا۔جو کریم آقا، شاہ بحر و بر، حضرت محمد ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کا عدد ہے۔

92 عدد کے دو ہندسے 9 اور 2

کائنات کی تمام رونقیں،تمام رنگ و بو ہر طرح کی خوبصورتی،زیب وزینت ،آرائش وزیبائش 92 عدد مبارکہ کے مرہون منت ہے۔جیسا کہ ہم نے ابھی دیکھا کہ کائنات کی ہر ایک چیز میں نور محمدی ﷺ کا وجود مسعود مبارک اعداد کے اعتبار سے موجود ہے تو ایسے ہی خود 92 کے اندر بیشمار خصوصیات ،رحمتیں ،برکتیں موجود ہیں۔

پیارے نبی پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کا عدد مبارک 92 جو کہ اس طرح بنتا ہے:

م	40
ح	8
م	+ 40
د	4

	92

92 عدد 9 اور 2 پر مشتمل ہے۔اور ہم 9 اور 2 کو جمع کریں تو 11 کا عدد حاصل جمع ہوتا ہے۔

$$9+2=11$$

اور اگر ہم 11 کو مفرد میں لائیں تو

$$1+1=2$$

حاصل جمع 2 ہوتا ہے۔جو کہ 92 کا جفت عدد ہے۔92 چونکہ ایک جفت 2 اور ایک طاق 9 سے ملکر بنا ہے اس لئے ہم پہلے مختصراً 2 کو دیکھتے ہیں۔

پیارے نبی پاک ﷺ کی حیات مبارکہ میں 2 کے عدد کا تکرار ہے۔ہم پیارے نبی پاک ﷺ کی انگریزی تاریخ ولادت باسعادت کے حوالے سے اگر دیکھیں تو ہمیں مندرجہ ذیل معلومات ملتی ہیں:

حضور پاک ﷺ کی تاریخ ولادت باسعادت 20 اپریل 571ء ہے۔تاریخ 20 ہے تو علم الاعداد کے حوالے سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ 20 کا عدد ایک روحانی عدد ہے۔اس حوالے سے علم الاعداد کے ماہر منصور بھٹی اپنی تصنیف علم الاعداد کا انسائیکلوپیڈیا میں کہتے ہیں کہ:

"میری ریسرچ کے مطابق نبی پاک ﷺ کی حیات مبارکہ پر 2 کا ہندسہ غالب ہے۔جیسا

کہ آپ ﷺ کے دو اسم مبارک محمد ﷺ اور احمد ﷺ (حضور پاک ﷺ کا زمین پر نام نامی اسم گرامی محمد اور آسمان پر آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی احمد ہے) اسی طرح آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں 2 شہروں مکہ اور مدینہ کو زیادہ اہمیت حاصل ہے"۔

پیارے نبی پاک ﷺ کے اسم محمد کا مفرد عدد مبارک بھی 2 ہے۔ جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔ اسی طرح کریم آقا ﷺ جس شہر میں پیدا ہوئے اُس کے عدد بھی 2 ہیں۔

مکہ

م	60
ک	40 +
ہ	5
	65

حاصل جمع 65 کو جب جمع کیا

6+5=11

پھر حاصل جمع 11 کو جب جمع کیا تو

1+1=2

2 کا عدد حاصل ہوا۔

اسی طرح آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے دو مختلف دور ہیں ایک نبوت سے پہلے کا اور ایک نبوت کے بعد کا۔ اسی طرح قرآن مجید میں دو طرح کی سورتیں ایک مکی اور دوسری مدنی۔ اسی طرح مسلمانوں کا پہلا قبلہ مسجد اقصیٰ کی طرف تھا پھر قبلہ کا رخ تبدیل ہو گیا اور بیت اللہ شریف قبلہ قرار پایا۔ پیار نبی پاک ﷺ کے دو لقب مبارک تھے صادق اور امین۔ جنگ بدر جو کفار مکہ اور مجاہدین اسلام کے درمیان پہلی لڑائی تھی 17 رمضان 2 ہجری میں لڑی گئی تھی ۔دو غار، غار حرا، غار ثور آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں اہمیت رکھتے تھے۔ ہجرت مدینہ کے وقت غار ثور میں دو ہستیاں تھیں۔ پیارے نبی پاک ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق (یار غار)۔ پیار نبی پاک ﷺ کے حکم سے مسلمانوں نے کفار مکہ کے استبداد سے بچنے کے لئے 2 مرتبہ ہجرت کی۔ ایک مرتبہ حبشہ اور ایک مرتبہ مدینہ طیبہ۔ آپ ﷺ کو دونوں جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ آپ ﷺ کے دو نواسے تھے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اسی طرح پیارے نبی پاک ﷺ 20 اپریل کو منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئے اس طرح آپ کی پیدائش مبارکہ کے عدد 20 کا مفرد نکالیں تو دو بنتا ہے

2+0=2

اسی طرح یہ عدد 2 آپ ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے عدد 92 کا ایک جفت عدد ہے۔ 92 کا طاق عدد 9 بھی بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ 9 عدد کے حوالے سے میں قارئین کے ساتھ ایک بات یہ شیئر کرنا چاہوں گا کہ نمبرز base کرتے ہیں 1 سے لیکر 9 تک کیونکہ اس کے بعد صرف تکرار ہے ہم یہ بات پیچھے بھی بیان کر چکے ہیں۔ 9 کے عدد کی خاصیت یہ ہے کہ اس کو 1 سے لیکر 9 کے کسی بھی

عدد سے ضرب دیں تو حاصل ضرب کو جمع کرنے سے 9 ہی بنے گا۔ یہ قاعدہ علم الاعداد کی تمام کتابوں میں موجود ہے۔

9x1=9 (9)
9x2=18 (1+8=9)
9x3=27 (2+7=9)
9x4=36 (3+6=9)
9x5=45 (4+5=9)
9x6=54 (5+4=9)
9x7=63 (6+3=9)
9x8=72 (7+2=9)
9x9=81 (8+1=9)
9x10=90 (9+0=9)

92 میں آنے والا 9 اس کائنات کا سب سے بڑا نمبر ہے۔ مندرجہ بالا پہاڑہ کی تکرار اگر ایک لاکھ کروڑ یا ارب تک بھی کی جائے تو حاصل ضرب کو آپس میں جمع کرنے سے 9 ہی آئے گا۔ 9 سے بڑا عدد دنیا کا کوئی فلسفی، ماہر علم الاعداد، کوئی ریاضی دان پیش نہیں کر سکتا۔

92 کے اعداد کے متعلق کلام کا شرف حاصل کرنے کے بعد ہم ایک مرتبہ پھر اُس فارمولے کی جانب بڑھتے ہیں جس سے ہمیں اس بات کا پتا چلتا ہے کہ نور محمدی ﷺ کائنات کی ہر ایک چیز میں جلوہ گر ہے۔ اس حیرت انگیز کلیے کی ایک اور منظوم اور آسان صورت ملاحظہ فرمائیں:

محترمہ بلقیس رضویہ بھارت کے شہر لکھنو سے تعلق رکھتی ہیں ان کے نعتیہ اشعار میں یہ کلیہ اس طرح بیان ہوا ہے:

ہر شئے میں محمد ہیں یہ بڑھ بڑھ کر صدا دو — منکر کو حساب ابجد و ہوز کا سکھا دو
ہر شئے پہ لکھا اسم مبارک ہے خدا نے — یہ صفت خالق ہے اسے سب کو بتا دو
ترکیب ہے یہ لفظ کے اعداد کی تجمیع — مضروب کرو چار سے پھر دو کو ملا دو
پھر ضرب کرو پانچ سے اور بیس سے تقسیم — باقی جو بچیں ضرب انہیں نو سے ذرا دو
پھر حاصل مضروب میں دو اور ملا دو — زاں بعد محمد کے عدد سب کو دکھا دو
بے شبہ ہوئے مالک کونین محمد — یہ پیکر عاجز کا سخن سب کو سنا دو

سبحان اللہ میرے کریم آقائے نامدار مدنی تاجدر حضرت محمد ﷺ کے نام پاک کے اعداد 92 کائنات کے ذرے ذرے میں موجود ہیں۔ اس فارمولے کو استعمال کرنے سے دیکھنے والی آنکھیں کائنات کی ایک ایک چیز میں نور محمدی ﷺ کا جلوہ دیکھ سکتی ہیں۔ یہ بات میرے پیارے نبی پاک ﷺ کے اُس فرمان کی مظہر ہے کریم نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

والخلق کلھم من نوری

اور اللہ نے تمام کائنات کو میرے نور سے پیدا فرمایا۔

اب ہم اس فارمولے کے تحت ایک اور لفظ کو دیکھتے ہیں "پاکستان"۔

پاکستان اور 92

پاکستان جسے اسلام کا قلعہ کہا جاتا ہے اسلام کے نام پر وجود میں آیا۔خطہ پاک وطن کے نقشے کو دیکھیں تو اس میں واضح طور پر لفظ "محمد" لکھا نظر آتا ہے۔چند سالوں کے اندر حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ کی شبانہ روز محنت سے پاکستان کا حصول ممکن ہوا۔یاد رکھیے حقیقت یہ ہے کہ پیارے نبی پاک ﷺ کے خاص روحانی تصرف سے پاکستان معرض وجود میں آیا۔اس حوالے سے تفصیلی بحث آگے آرہی ہے۔ہم یہاں پاکستان کے اعداد دیکھتے ہیں:

پاکستان جو کے مشتمل ہے پ،ا،ک،س،ت،ا،ن

پ	2
ا	1
ک	20
س	60
ت	400 +
ا	1
ن	50

534

اب ہم ان اعداد پر فارمولا apply کرتے ہیں:

(۱) 534 کو 4 سے ضرب دی

534x4=2136

(۲) حاصل ضرب میں 2 جمع کر دیا

2136+2=2138

(۳) حاصل جمع کو 5 سے ضرب دیا

2138x5=1190

(۴) حاصل ضرب کو 20 سے تقسیم کر دیا

1190÷20

1190÷20 کرنے کے بعد جواب آیا 59 اور جو عدد باقی بچا وہ ہے 10۔

(۵) 10 کو 9 سے ضرب دی

10x9=90

(۶) حاصل ضرب میں 2 جمع کردیا

90+2=92

آپ نے دیکھا کہ پاکستان میں 92 موجود ہے کیونکہ 92 کی وجہ سے ہی پاکستان وجود میں آیا،اور آج نبی پاک ﷺ کی نعلین پاک کے صدقے ہی اپنا وجود قائم رکھے ہوئے ہے اور قیامت تک قائم رہے گا۔پاکستان میں جس طرح حالات تباہی کے دہانے کی طرف گئے ہیں،کٹڑ پن کے

نام نہاد لوگوں نے جس طرح خودکش حملوں سے بے گناہ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ان مخدوش حالات کے باوجود پاکستان کو کسی غیبی ہاتھ نے ٹوٹنے سے بچایا ہوا ہے۔وہ غیبی ہاتھ مبارک میرے پیارے نبی پاک ﷺ کے ہیں۔غور طلب بات یہ ہے کہ 1857ء کی جنگ آزادی میں مسلمان معاشی اور سیاسی طور پر زیادہ مضبوط تھے۔مسلمانان برصغیر نے ایک ہزار سال تک ہندوستان پر حکومت کی تھی۔ابھی زوال اپنے عروج پر نہیں پہنچا تھا،اس لیے مسلمان نفسیاتی طور بھی مضبوط تھے،لیکن اس کے باوجود بھی جنگ آزادی جو ہندوؤں اور مسلمانوں نے ملکر انگریز کے خلاف لڑی لیکن اُس میں ناکامی سے دو چار ہوئے ۔اور انگریزوں نے برصغیر کا مکمل کنٹرول حاصل کر لیا،ٹھیک 90 سال بعد جب مسلمانوں کا زوال اپنے عروج پر تھا،سیاسی، معاشرتی طور مسلمان محکوم ہو چکے تھے،فکری طور پر بھی مسلمانوں کی حالت مخدوش تھی اور ایک نسل کا gap بھی آچکا تھا اس کے باوجود مسلمانوں نے چند سالوں کے اندر بغیر ہتھیار اٹھائے اسلام کے نام پر ایک الگ وطن حاصل کر لیا۔غور طلب بات یہ ہے کہ 1857ء کی نسبت 47ء میں مسلمان معاشی طور پر نہایت کمزور تھے۔برصغیر کی سیاست میں بھی سیاسی حوالے سے مسلمانوں کا کوئی خاص کردار نہیں تھا۔اور دوسری اہم بات جو پہلے بھی بیان ہو چکی ہے کہ 1857ء میں مسلمانوں اور ہنود نے ملکر انگریز سامراج کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا لیکن 47 میں ایسا نہیں تھا۔ 1947ء میں مسلمانوں کو دو محاذوں پر دشمن کا سامنا تھا ایک طرف ہندوؤں کے ساتھ مقابلہ تھا تو دوسری جانب حاکم وقت انگریز بہادر کے ساتھ کشمکش جاری تھی اور اس پر طرہ یہ تھا کہ ہندو اور انگریزوں کے درمیان back door تعلقات نہایت مضبوط تھے۔ان سب حالات کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی انسان یہ نہیں سوچ سکتا کہ ایک نظریے کی بنیاد پر آسانی سے بغیر جنگ و جدل کے الگ وطن حاصل کر لیا جائے۔لیکن 14 اگست 1947ء کو نبی پاک ﷺ کی خاص نظر کریمانہ سے پاکستان وجود میں آگیا اورتحریک پاکستان میں کم سے کم جانی نقصان ہوا۔ میں یہاں کچھ واقعات نقل کرنا چاہوں گا جس سے اس بات کا بخوبی ادراک ہو جائے گا کہ حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ نے چند سالوں کے اندر یہ کارنامہ کیونکر انجام دیا۔

پروفیسر محمد شفقت سرور اپنے مضمون "پاکستان کی روحانی فائل" میں اشرف بیگ ولد مرزا ابوذر بیگ ساکن چوٹالہ ضلع جہلم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔جس کے مندرجات کچھ اس طرح ہیں:

"۱۹۶۹ء کے اوائل کی بات ہے جب میں پراجیکٹ ہائی سکول منگلا میں جماعت ہفتم کا طالب علم تھا۔ہمارے سکول کا ٹیچنگ سٹاف اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بلند کردار اساتذہ پر مشتمل تھا۔جن کی سر براہی ہمارے پرنسپل جناب شاہین صاحب کر رہے تھے۔ہمارے سکول میں ہر جمعرات کو آخری دو پیریڈ میں بزم ادب کا انعقاد باقاعدگی سے ہوتا تھا۔جس میں ٹیچنگ سٹاف اور تمام طلبا اور طالبات ایک حال میں اکٹھے ہوتے اور پھر پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوتا۔پھر نعت خوانی ہوتی بعد میں تقاریر اور بحث و مباحثے ہوتے۔جس میں طلبا بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔اس بزم ادب میں ہر بار کسی ایسی معروف شخصیت کو دعوت دی جاتی جو حضرت قائداعظمؒ کے قریبی ساتھی رہے ہوں۔یا اُس کا ان کے ساتھ براہ راست تعلق رہا ہو۔ایسے ہی ایک ماہ کی آخری جمعرات کو بزم ادب میں حسب معمول حضرت قائداعظمؒ کے ایک قریبی ساتھی آئے افسوس مجھے اُن کا نام یاد نہیں آرہا لیکن اُن کی

تقریر کی ایک اہم بات مجھے ابھی تک یاد ہے۔انہوں نے حضرت قائداعظمؒ کے حوالے سے سامعین کو نہایت ہی ایمان افروز واقعہ سناتے ہوئے فرمایا"جب حضرت قائداعظمؒ لندن سے واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے اُن سے ملاقات کے لیے میں پہنچا۔آپؒ خاموش بیٹھے تھے۔میں نے پوچھا سر کیا بات ہے،آپ بڑے خاموش دکھائی دے رہے ہیں؟ قائداعظم فرمانے لگے"جانتے ہو میری واپسی کا سبب کیا ہے؟"میں نے کہا"جناب یہی کہ آپ کی یہاں اشد ضرورت تھی تمام مسلمانانِ ہند آپ کو نجات دہندہ تصور کرتے ہیں،یہ نہ صرف میری بلکہ تمام مسلم لیگی راہنماؤں کی دلی خواہش تھی اور حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی آپ کو متعدد خطوط لکھے اور مزید یہ کہ جناب لیاقت علی خاں نے آپ سے لندن میں ملاقات کر کے واپس آنے کے لیے قائل کیا"۔قائداعظم فرمانے لگے "یہ تمام باتیں اپنی جگہ درست ہیں مگر قیام لندن کے دوران ایک عجیب و غریب واقعہ میرے ساتھ پیش آیا،جس کی بنا پر میں نے واپس آنے کا فیصلہ کر لیا تھا"۔ میں نے کہا"سر کیا عجیب واقعہ تھا؟"آپ فرمانے لگے" ایک شرط پر سناؤں گا کہ میری زندگی میں اس کی تشہیر نہ کی جائے کیونکہ ناعاقبت اندیش اس کو غلط معنی پہنا کر طرح طرح کی باتیں کریں گے"۔میں نے وعدہ کیا کہ میں ایسا ہی کروں گا۔پھر قائداعظم یوں گویا ہوئے"میں لندن میں اپنے فلیٹ میں سویا ہوا تھا۔رات کا پچھلا پہر ہو گا میرے بستر کو کسی نے ہلایا،میں نے آنکھیں کھولیں ادھر اُدھر دیکھا کوئی نظر نہ آیا میں پھر سو گیا۔میرا بستر پھر ہلا میں پھر اُٹھا،کمرے میں ادھر ادھر دیکھا سوچا 'شاید زلزلہ آیا ہو" کمرے سے باہر نکل کر دوسرے فلیٹوں کا جائزہ لیا۔تمام لوگ محو استراحت تھے۔میں واپس آ کر کمرے میں سو گیا۔کچھ دیر ہی گذری تھی کہ تیسری بار پھر کسی نے میرا بستر نہایت زور سے جھنجوڑا،میں ہڑا بڑا کر اُٹھا۔پورا کمرہ معطر تھا،میں نے فوری طور پر محسوس کیا کہ ایک غیر معمولی شخصیت میرے کمرے میں موجود ہے۔

میں نے کہا: آپ کون ہیں؟

آگے سے جواب آیا:

میں تمہارا پیغمبر محمد ﷺ ہوں

میں جہاں تھا وہیں بیٹھ گیا،دونوں ہاتھ باندھ لیے اور فوراً میرے منہ سے نکلا۔

آپ پر سلام ہو میرے آقا ﷺ

ایک بار پھر وہ خوبصورت آواز گونجی :جناح برصغیر کے مسلمانوں کو تمہاری فوری ضرورت ہے۔اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تحریک آزادی کا فریضہ سر انجام دو۔میں تمہارے ساتھ ہوں۔تم بالکل فکر نہ کرو، انشاء اللہ تم اپنے مقصد میں کامیاب رہو گے۔

میں ہمہ تن گوش تھا صرف اتنا کہہ پایا:

آقا ﷺ آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔

میں مسرت و انبساط اور حیرت کے اتھاہ سمندر میں غرق تھا کہ کہاں آپ ﷺ کی ذات اقدس اور کہاں میں اور پھر یہ شرف ہم کلامی،یہ عظیم واقعہ میری واپسی کا سبب بنا"۔

اسی طرح گولڑہ شریف کے سجادہ نشین حضرت خواجہ پیر نصیر الدین نصیر اپنے ایک انٹرویو میں اپنے دادا حضرت قبلہ بابو جی کے حوالے سے ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔جس کے مندرجات

کچھ اس طرح ہیں:

"تحریک پاکستان کے وقت چند دوسرے علماء اور مشائخ کی طرح میرے دادا محترم بابو جی حضرت محی الدین گیلانی کے خیال میں بھی اسلام کے نام پر قطعہ زمین کے حصول کے لیے چلنے والی تحریک کے قائد محمد علی جناح کی شخصیت کے غیر شرعی پہلو کھٹکنے لگے۔اسی دوران دادا حضور اجمیر تشریف لے گئے وہاں قیام کے دوران ایک مخلص نے آکر آپؒ سے عرض کی کہ "حضرت میں نے رات سرکاردوعالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔آپ ﷺ کرسی پر تشریف فرما ہیں۔سامنے میز پر ایک فائل پڑی ہوئی ہے۔چند لمحے بعد پینٹ کوٹ میں ملبوس ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور آپ ﷺ وہ فائل اُس شخص کو تھما کر فرماتے ہیں کہ "یہ پاکستان کی فائل ہے"۔وہ شخص جب خواب سنا چکا تو تھوڑی دیر بعد اخبار آگیا۔اُس نے صفحہ اول پر ایک شخص کی تصویر دیکھ کر بابو جی سے عرض کی کہ "حضرت یہ وہی شخص ہے جسے میں نے رات خواب میں سرکاردوعالم ﷺ کی بارگاہ اقدس سے فائل لیتے دیکھا تھا۔وہ جناب محمد علی جناح تھے۔تو اُس دن سے حضرت بابو جی مسلم لیگ کے حمائتی بن گئے۔محض اس لئے کہ اُن پر سرکار دوعالم ﷺ کا ہاتھ ہے۔اور اسی نسبت سے ہم آج تک مسلم لیگ کو سپورٹ کرتے آرہے ہیں"۔

مندرجہ بالا واقعات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پاکستان حضور پاک ﷺ کی نظر کریمانہ کی بدولت وجود میں آیا۔کریم آقا ﷺ تمام مسلمانوں کی پناہ گاہ ہیں آپ ﷺ کمزوروں، ناداروں، مسکینوں کہ ملجاو ماوی ہیں۔آپ ﷺ نے برصغیر کے مسلمانان پر اپنا خاص کرم فرمایا اور انہیں اپنے روحانی تصرف سے الگ وطن پاکستان دلایا۔

1857ء اور 1947ء کا فرق

1940ء میں لاہور کے منٹو پارک میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی اور ٹھیک 7 سال بعد 1947 میں پاکستان معرض وجود میں آگیا۔چند سالوں کے اندر ایک انقلاب برپا ہو گیا، برصغیر کا نقشہ بدل گیا۔مسلمانوں کو الگ وطن مل گیا، ہجرت مدینہ کی سنت پر دنیا کی سب سے بڑی ہجرت ہوئی، اللہ کے نام پر قائم ہونے والے ملک پاکستان کا matto ایمان، اتحاد، تنظیم قرار پایا، جس میں ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے کو مذہبی آزادی حاصل ہوگئی۔پاکستان بن گیا۔1857ء کی ناکام جنگ آزادی کے بعد مسلمان انتشار کا شکار ہو گئے لیکن جیسے ہی 1900ء کا سورج طلوع ہوا مسلمانوں میں بیداری پیدا ہونا شروع ہو گئی۔اور میرے خیال میں 1857ء کی ابتداء 18 کے عدد سے ہورہی ہے جو کہ جنگ کا نمبر ہے، یہ عدد اگرچہ طاقتور ہے لیکن خطرناک ہے۔لیکن جب ہم 1947ء کو دیکھتے ہیں تو ہمیں اندازہ ہو جاتا ہے کہ 19 کا عدد بہت اچھا ہے بلکہ اگر ہم اسے مکمل عدد کہیں تو بے جا نہ ہو گا۔اس کی گواہی ہمیں قران مجید سے بھی حاصل ہوتی ہے۔اور ماہر علم الاعداد کے مطابق 19 کا عدد کامیابی، خوشحالی اور خوشی لاتا ہے۔ویسی ہی خوشی جیسی ظلم وستم اور غلامی کی چکی میں پسنے والے مسلمانان برصغیر کو الگ وطن کی شکل میں حاصل ہوئی۔1900ء جیسے ہی شروع ہوا تو مسلمانوں کے حالات نے کروٹ لی، 18 کا ہندسہ ختم ہو چکا تھا نئی صدی شروع ہو چکی 19 کے بابرکت عدد کے اثرات نے اپنا رنگ دکھانا شروع کر دیا تھا چنانچہ 19 کے بابرکت عدد کا پہلا ثمر 30 دسمبر 1906ء میں نواب وقار الملک کی زیر سرپرستی آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کی صورت میں ہمیں نظر آتا ہے

۔مسلمانوں میں سیاسی شعور بیدار ہونے لگا۔اور ایک دوسرے طریقہ سے اگر ہم دیکھیں کہ 1857اور 1947 کو تو اُس کا رزلٹ بھی ایک جیسا ہی ہے لیکن فرق صرف 19 کے عدد کا ہے۔

1857(1+8+5+7=21)   2+1=3

اور ایسے ہی اگر ہم 1947 کو دیکھیں تو

1947(1+9+4+7=21)   2+1=3

دونوں سالوں کا مفرد جواب 3 بھی ایک جیسا ہے اور مرکب بھی ۔حالانکہ حاصل ہونے والا مرکب کا عدد 21 ایک موافق عدد ہے لیکن 1857ء میں جنگ آزادی بری طرح ناکام ہوئی اور 1947ء میں پاکستان معرض وجود میں آیا۔فرق ہے تو صرف 19 کے عدد کا فرق ہے۔جس کی برکتوں کی بدولت ارض وطن کا حصول ممکن ہوا۔

پاکستان کا ڈائلنگ کوڈ92

پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، یہ وہ نعرہ ہے جو تحریک پاکستان کے دوران برصغیر کی گلیوں میں گونجتا رہا ہے۔ہاں جی اسلام کے نام پر حاصل کئے جانے والے اس ارض وطن کو بھارت سے ایک دن قبل 14 اگست 1947ء کو آزادی نصیب ہوئی اور بھارت 15 اگست 1947ء کو آزاد ہوا۔پاکستان کا کنٹری کوڈ 92 ہے جبکہ بھارت کا کنٹری کوڈ 91 ہے۔ بڑی عجیب بات ہے جو ملک پہلے آزاد ہو رہا ہے اُسے کنٹری کوڈ (92) بعد والا نمبر دیا جا رہا ہے اور جو ملک بعد میں آزاد ہوا اُس کو پہلے (91) والا نمبر دیا جا رہا ہے۔یہ بات سمجھ سے باہر ہے۔لیکن ایسا بھی نہیں کہ اس گتھی کو سلجھایا نہ جا سکے،جن کی نظر کریمانہ سے پاکستان بنا،جن کے روحانی تصرف سے آزادی کا سورج مسلمانان برصغیر کو دیکھنا نصیب ہوا۔اُن کے نام مبارک کا عدد مسلمان ملک کو ہی ملنا تھا۔یہ کیسا ممکن تھا کہ اُس ہستی کے نام نامی اسم گرامی کے عدد کا تعلق بھارت سے قائم ہوتا۔جنہوں نے اپنے روحانی تصرف سے پاکستان کو قائم کیا،جو کائنات کے وزیرا عظم ہیں جن کو ساری دنیا کی حکومت عطا کی گئی ان کے نام نامی اسم گرامی کے عدد مبارک 92 کا کوڈ بھی پاکستان کو ہی ملا۔اور اس کے ساتھ ایک اور اہم بات پاکستان کے نقشے (map) کو دیکھیں تو واضح پتا چلتا ہے کہ اس میں نام نامی اسم گرامی مبارک "محمد" لکھا ہوا۔پاکستان میں سیکورٹی کی موجودہ مخدوش صورتحال کسی سے کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے۔آئے دن خود کش حملے،بگڑتی معیشت ،معاشرتی زوال،دم توڑتی اخلاقی اقدار،سیاسی وفکری اغوا ان سب کے خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ جن کے روحانی تصرف سے یہ ملک قائم ہوا اُن کا نظام نافذ کیا جائے۔جب کائنات کے وہ وزیر اعظم ہیں تو ان کا لایا ہوا نظام ہی اُس ملک میں لاگو ہونا چاہیے جس کا وجود اُن کی نعلین پاک کے تصدق قائم ہے۔اور علم الاعداد کے حوالے سے اگر ہم اس ساری صورتحال کا جائزہ لیں تو سب سے غور طلب بات یہ ہے کہ اسلام آباد کا موجودہ ٹیلیفون کوڈ 051 ہے۔51 کا نمبر ایک غیر موافق عدد ہے، اس لئے یہ عدد اسلام آباد کے ڈائلنگ کوڈ کے طور پر مناسب نہیں ہے۔کیونکہ 51 کو اگر ہم مرکب عدد لیں تو اس عدد کا شمار خطرے کے عناصر میں ہوتا ہے۔اس سے جنگ ،دھماکہ خیز مواد سے تباہی کا خدشہ بھی ہوتا ہے۔میری رائے میں اگر اس کوڈ کو بدل کر 014یا 050میں تبدیل کر دیا جائے تو پاکستان کی موجود ہ صورتحال کافی حد تک بہتر ہوسکتی ہے۔کیونکہ ایک تو اسلام آباد کے اعداد 140 ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ 14 کا عدد کاروبار اور

دولت کا نمبر ہے۔ یہ نمبر کاروبار میں تیزی سے سودے کرنے کے لئے مفید ہے۔ اگر اسلام آباد کا کوڈ 051 سے بدل کر 014 کر دیا جائے تو غیر ملکی سرمایہ کاری کے رجحان میں غیر معمولی اضافہ دیکھنے کو مل سکتا ہے جس سے روز بروز گرتی روپیہ کی قدر میں استحکام بلکہ بہتری دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ اور بگڑتی معاشی صورتحال کو کنٹرول کرنے میں آسانی پیدا ہوسکتی ہے۔ میں نے 050 اس وجہ سے کہا کہ اسلام آباد کے نام کو اگر مرکب اعداد میں لائیں تو 140 بنتے ہیں جن کا مفرد 05 ہے۔ اور ڈائنگ کوڈ 05 کی جگہ 050 بھی ہو تو ان دونوں اعداد کے اثرات ایک جیسے ہیں۔

مدینہ طیبہ اور پاکستان

کریم آقا ﷺ کے روحانی تصرف سے قائم ہونے والے ملک پاکستان کے نام کا انتخاب چوہدری رحمت علی نے اپنے مشہور کتابچے نو آر نیور (اب یا کبھی نہیں) جو کہ 28 جنوری 1933ء کو 3 ایمبر سٹون روڈ کیمبرج سے شائع ہوا میں کیا تھا۔ لیکن حقیقت میں یہ نام 92 کی برکت سے منتخب کروایا گیا تھا۔ پاکستان دو لفظوں کا مرکب ہے۔

۱۔ پاک — پاک کہتے ہیں صاف، ستھرا

۲۔ استھان۔ — استھان کا معنی ہے جگہ،

ایسے ہی مدینہ منورہ — مدینہ کہتے ہیں جگہ کو شہر کو اور طیبہ پاک صاف۔ سبحان اللہ

تو پتا چلا پاکستان کا بھی وہی معنی ہے جو مرکز کائنات حضرت محمد ﷺ کے شہر مبارک مدینہ طیبہ کا ہے۔

1992ء اور پاکستان

1992ء میں میری عمر 9 سال تھی۔ مجھے یاد ہے ہمارے گاؤں میں لوگوں نے پاکستان اور برطانیہ کے درمیان کھیلے جانے والے کرکٹ میچ کی کمنٹری ریڈیو پر بڑے جوش و خروش سے سنی۔ پاکستان نے انگلینڈ کو کرکٹ ورلڈ کپ کے فائنل میں شکست سے دو چار کیا۔ پاکستان کی کامیابی کے پیچھے پاکستانی قوم کی دعائیں تھیں۔ لیکن اعداد کے بھی واضح اثرات تھے۔ 1992ء میں ایک تو 19 عدد آرہا ہے جو کہ ہے ہی کامیابی و کامرانی کا عدد، خوشی کا عدد جیسے 1947ء میں پاکستان کے وجود میں آنے سے خوشی حاصل ہوئی تھی۔ ایسے ہی 19 کا یہ عدد پھر ایک بار نشان بنا خوشی کا، اور سب سے اہم بات 19 کے بعد ہے 92 اور یہ عدد مبارک اتنا بابرکت ہے کہ جس کا احاطہ عقل انسانی کے بس کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ جس چیز کی بھی نسبت وجہ ایجاد عالم حضرت محمد ﷺ سے ہو جاتی ہے اُس کے فیوضات و برکات کا شمار ممکن ہی نہیں ہوتا۔ لہذا 1992ء میں پاکستان ٹیم جو کے برطانیہ کی نسبت ایک کمزور ٹیم تھی اور اپنے ابتدائی میچ بری طرح ہار چکی تھی بالاخر 19 اور 92 کی برکات کی وجہ سے world cup جیت گئی۔

عددوں کے اثرات ایک حقیقت

حقیقت یہ ہے کہ عدد بولتے ہیں۔ عدد ہماری زندگیوں میں ہم آہنگی لاتے ہیں۔ یونیورسٹی کے اندر زمانہ طالبعلمی میں میرے اپنے کلاس میٹس کے ساتھ مخفی علوم کے موضوع پر گھنٹوں بحث ہوتی تھی۔ ایک دوست تو مخفی علوم کے حوالے سے کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں ہوتا تھا، اس طرح کے اور بھی ہمارے کئی احباب معاشرے میں موجود ہیں جو ان مخفی علوم کے وجود کا سرے سے انکار کر دیتے ہیں۔ میں یہاں چند ایک مثالیں پیش کروں گا تا کہ ایسے دوست احباب جو 92 اور 786 جیسے

بابرکت اعداد کے مفاہیم کو صرف کتابی باتیں تصور کرتے ہیں اُن پر حقیقت آشکار ہو سکے کہ ایسا نہیں ہے۔یہ سب حضور پاک ﷺ کی نعلین پاک کے تصدق انسانی دماغ کو شعور و آگہی کی روشنی اور اُس میں ہر لحظہ موجود شعوری ارتقا کا نتیجہ ہے کہ جو مخفی علوم کو انسان استعمال میں لا رہا ہے۔ قارئین! آج کل پاکستانی کرکٹ میں ایک بڑا نام جو سامنے آیا ہے وہ اوپنر احمد شہزاد کا ہے جس کا سیریل نمبر 19 ہونے کی وجہ سے odi شرٹ نمبر بھی 19 ہے، احمد شہزاد کے نام کے عدد بنتے ہیں 370 جن کا مفرد عدد نکلتا ہے (3+7=10) 1 اور اُن کی odi شرٹ کا نمبر 19 کا مفرد عدد بھی 1 نکلتا ہے جو کہ احمد شہزاد کی کارکردگی میں نکھار کا سبب ہے۔ اور اس نمبر کی بدولت اُس کی کارکردگی میں روز بروز بہتری آرہی ہے۔ویسے بھی 19 کا عدد ایک کامل عدد ہے کیونکہ اس میں گنتی کی ابتدا 1 اور انتہا 9 موجود ہے۔جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ مرکب عدد 19 سے بنیادی عدد 1 حاصل ہوتا ہے جو کہ اپنے اندر بیشمار خوبصورت اثرات رکھتا ہے۔

جیسا کہ ہم اچھی طرح سے اس بات کی حقیقت جان چکے ہیں کہ دنیا کی ہر ایک چیز اپنے ظاہری خواص کے ساتھ کچھ باطنی خواص بھی رکھتی ہے، اس حوالے سے حرف آغاز میں کلام کیا جا چکا ہے، مزید اُن لوگوں کے لئے جن کے ذہن میں اس حوالے سے کوئی شک و شبہ موجود ہو میں ایک مثال عرض کرتا چلوں کہ حکماء، اطباء جانتے ہیں کہ ایک بوٹی جس کا نام "بالچھڑ" ہے وہ دیسی دواؤں میں استعمال ہوتی ہے، اس میں راحت اور تسکین کا سامان کرنے کی بڑی صلاحیت ہوتی ہے۔ چنانچہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں بم دھماکوں اور گولیوں سے بدحواس اعصابی خلل کے شکار فوجیوں کو اس کا سیرپ بنا کر پلایا جاتا تھا جس سے وہ بہت پر سکون ہو جاتے تھے۔ دیسی ادویات میں اس بوٹی کا استعمال یہ اس کا ظاہری خاصہ ہوا۔مگر اس بوٹی کو اگر بلی کے سامنے ڈال دیا جائے تو وہ اس کی خوشبو پر مست ہو جائے گی اور وہیں لوٹنے لگے گی، اور دلچسپ بات یہ ہے کہ نہ صرف بلی بلکہ چوہے بھی بالچھڑ کی خوشبو پر فدا ہو جاتے ہیں۔ یہ اس بوٹی کا باطنی خاصہ ہے۔ مطلب ہر ایک چیز کے کچھ باطنی اثرات ہوتے ہیں جیسے کہ جدید تحقیق کے مطابق سیاہ رنگ کو زیادہ دیر تک دیکھا جائے تو آکسیجن لیول کم ہونے لگتا ہے۔ جدید ریسرچ کے مطابق گہرے نیلے رنگ کے استعمال سے انسانی جسم میں موجود ہارمونز کی کارکردگی بڑھتی ہے اور تخیل اور نفسیاتی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اونٹ کی ہڈی اس کا ظاہری خاصہ یہ ہے کہ اس سے کھلونے اور شو پیش بنائے جاتے ہیں اس کے علاوہ یہی سمجھا جاتا ہے کہ یہ ایک بے کار چیز ہے بس صرف ہڈی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں جبکہ باطنی خواص سے واقفیت رکھنے والے ماہرین کہتے ہیں کہ جس گھر میں اونٹ کی ہڈی موجود ہو وہاں سے دیمک دور بھاگتی ہے۔ گویا کہ دنیا کی ہر ایک چیز رنگ، پتھر، اعداد اپنے مخصوص اثرات رکھتے ہیں، ماہرین نے اپنے تجربات سے یہ بات ثابت کردی ہے کہ عدد نہ صرف انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں بلکہ دنیاوی معاملات میں بھی ان کے عمل دخل سے انکار ممکن نہیں ہے۔ اگر یوں کہا جائے کہ انسان کی ساری زندگی ان اعداد کی پراسرار مداخلت کے زیر اثر رہتی ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ بالکل بے خبری اور نادانستگی میں انسان ان کی طرف کھنچتا یا ان سے دور ہوتا ہے، کہیں ان کی مداخلت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اور کہیں نقصان دہ اور تباہ کن اثرات پیدا کرتی ہے غرض کہ اعداد کے اثرات انسانی زندگی کے اتار چڑھاؤ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح کرکٹ کے حوالے سے اگر بات کریں تو

مصباح الحق کی تاریخ پیدائش 28 مئی ہے جب کہ اُن کی شرٹ کا نمبر 22 ہوتا ہے جو کہ ایک غیر موافق عدد ہے۔22 کا عدد مصباح کے ساتھ بالکل بھی موافقت نہیں رکھتا اور ویسے بھی 22 کا عدد فیصلہ کرنے کی ناقص صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔اسی وجہ سے مصباح الحق کے اکثر ناقص فیصلے پاکستانی ٹیم کو مشکلات سے دو چار کر دیتے ہیں۔اور یہ حقیقت ہے کہ جن لوگوں کا 22 عدد کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ وہ بہت جلد ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں اور اُن میں قوت فیصلہ کی کمی ہوتی ہے۔یہ تفصیلات اس وجہ سے قلمبند کی جارہیں تا کہ قاری کو اس بات کا بخوبی ادراک ہو سکے کہ یہ نمبرز اپنا اثر رکھتے ہیں۔اسی طرح جیسے اگر ہم تحریک پاکستان کے ایک اہم سن 1929ء پر غور کریں تو یہ 29 اصل میں 92 والے اثرات ہی رکھتا ہے۔92 ہو یا 29 ان کا مفرد ایک جیسا ہی بنتا ہے:

92(9+2=11)(1+1=2)

29(2+9=11)(1+1=2)

اور ویسے بھی کلدانی الفا بیٹ کے حساب سے MUHAMMAD کے اعداد بھی 29 بنتے ہیں۔اسی سن (1929) میں نہرو رپورٹ کے مقابلے میں حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ نے مسلمانان برصغیر کے سیاسی حقوق کو محفوظ بنانے کے لئے اپنے مشہور زمانہ 14 نکات پیش کیے تھے۔جو تحریک پاکستان کی کامیابی میں ایک بنیادی سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔1929ء میں پیش کیے جانے والے انہیں 14 نکات کی بنیاد پر حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ نے مسلم لیگ کو نہ صرف revive کیا بلکہ صحیح direction بھی دکھائی۔جس کی بدولت تقریباً دو دہائیوں بعد نبی پاک ﷺ کے نعلین شریفین کے صدقے پاکستان معرض وجود میں آیا۔

عددوں کے اثرات کی بات ہو رہی ہے تو میں آپ کو بتاتا چلوں کہ آپ کا موبائل نمبر ،گھر کا ایڈریس مکان نمبراور جس شہر میں آپ رہتے ہیں اُس کے نام کے عدد بھی آپ کی زندگی پر اثرات مرتب کرتے ہیں۔آپ نے اکثر لوگوں سے سنا ہو گا کہ میرا اس شہر میں کام نہیں چل رہا۔اس شہر میں بزنس ترقی نہیں کر رہا،میں معاشی طور پر اس شہر میں کمفرٹ feel نہیں کر رہا اس وجہ سے میں یہ شہر بہت جلد چھوڑ دوں گا وغیرہ ،تو اس میں بھی اعداد کے اثرات ایک حد تک کارفرما ہوتے ہیں۔مثال کے طور پر اگر آپ کسی ماہ کی 2,11,20,29 تاریخ کو پیدا ہوئے ہیں یا آپ کے نام کا عدد 2 بنتا ہے تو آپ کے لئے کراچی،لاہور،ملتان میں رہنا کسی طور بھی فائدہ مند ثابت نہیں ہو گا۔آپ کے لئے فیصل آباد،دینہ وغیرہ زیادہ موافقت رکھتے ہیں یہی اعداد کے اثرات ہوتے ہیں جن کو علم الاعداد کے ماہرین نے اپنی کتب میں بڑی جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔اسی طرح آپ کا موبائل نمبر یا لائن لینڈ نمبر بھی آپ کی زندگی پر اثرات مرتب کرتا ہے۔اس حوالے سے میں یہاں اپنے ذاتی موبائل نمبر کی مثال آپ کے سامنے رکھتے ہوئے اپنا تجربہ بیان کرتا ہوں میرے پاس 2 موبائل نمبرز ہیں:

0300.3000063

اور

0345.3000092

0300 والا نمبر پہلے پہل میرے استعمال میں زیادہ رہتا تھا،لیکن اس پر مجھے رانگ کالز کثیر تعداد میں

موصول ہوتی تھیں اکثر اوقات رات کے کسی پہر unknown نمبرز سے موصول ہونے والی کالز میرے لئے پریشان کن ہوتی تھیں۔ چند ہفتوں بعد میں نے اپنا نیو نمبر خرید لیا جس کے آخر میں 92 آتا تھا۔ اور پھر 92 کی برکت کی بدولت مجھے موصول ہونے والی رانگ کالز کی تعداد تقریباً zero ہو گئی۔ یہ سب 92 کی بدولت ممکن ہوا۔ عددوں کے اثرات کے حوالے سے ایک اور بات یہ بھی intresting ہے کہ میرا پہلا نمبر 03003000063 جس کے عدد 15 بنتے ہیں جن کا مفرد عدد 6 آتا ہے۔ جبکہ میرے نئے نمبر 03453000092 کے عدد مرکب میں 26 بنتے ہیں اور ان کا مفرد 8 آتا ہے۔ اور میرے نام (غضنفر حسین) کے اعداد جو کہ مرکب میں 17 بنتے ہیں اور مفرد میں 8 بنتا ہے۔ اس لحاظ 92 والا نمبر میرے لئے بہتر ہے، لیکن سب سے اہم بات جو اس نمبر میں بہتری کی بنیاد ہے وہ 92 ہے اور میرا یقین ہے کہ اگر یہ مفرد عدد (8) میرے نام کے عدد کے ساتھ موافقت نہ رکھتا تو بھی یہ نمبر ہر لحاظ سے بہتر تھا۔ میں اس نمبر کے حوالے سے اپنا ایک point of view رکھتا ہوں آپ اس سے اختلاف کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ 92 کا عدد 0 کی تکرار کے بعد آ رہا ہے مطلب کائنات کے اندر سب کچھ zero ہے سوائے 92 کے۔ اور ہم اس بات کا مشاہدہ کر چکے ہیں کہ 92 کا عدد کائنات کے ہر ایک حرف، لفظ اور جملے میں موجود ہے۔

شکست کی وجہ سبز بوٹ

جس چیز کی بھی نسبت نبی پاک ﷺ سے ہو جائے اُس کا احترام ہر مسلمان پر واجب ہو جاتا ہے۔ میرے پیر و مرشد حضور فرید عصر پیر سید محمد صبغت اللہ حیدر رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی سیاہ رنگ کی جوتی استعمال نہیں فرمائی، میں نے ایک دن ہمت باندھ کر اپنے شیخ کریم سے ایسا کرنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا "مدنی میاں! سیاہ رنگ کریم آقا ﷺ کی کملی مبارک کا تھا، سو یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اپنے کریم ﷺ کی کملی کے رنگ کی جوتی اپنے پاؤں میں پہنوں"۔ یہ ہے محبت کے قبیلے کے عظیم فرد کی رائے، یہ کوئی شرعیت کا مسئلہ نہیں ہے لیکن محبت کا جذبہ بھی نرالا ہوتا ہے۔ ایسے ہی 2003ء کی بات ہے پاکستان نے کرکٹ میچز ہارنا شروع کر دیے اُن دنوں پاکستانی ٹیم کے shoes کے نچلے حصے کا colour بھی یونیفارم کی مناسبت سے سبز تھا۔ پاکستان کی ہار سے ساری قوم افسردہ تھی، مشہور ٹی۔ وی anchor اور مذہبی دانشور ڈاکٹر عامر لیاقت حسین نے میڈیا پر کچھ اسطرح کا بیان دیا:

losses in Cricket matches of Pakistani team were due to the fact that their new shoe soles were green. With green being the color of Pakistani flag and the dome of Mohammed's tomb, the green soles were supposedly disrespectful towards Islam, and apparently the team was being divinely punished.

ڈاکٹر عامر حسین نے بتایا کہ میچز میں ہارنے کی وجہ سبز رنگ کے جوتے تھے۔ کیونکہ یہ کلر پاکستانی جھنڈے کا بھی ہے اور گنبد خضرا کا بھی۔ لہذا سبز جوتے پہن کر اس رنگ کی بے ادبی کی گئی ہے۔ اس وجہ سے پاکستانی ٹیم ہاری۔ اب ایک صاحب جن کا نام غالباً ندیم پراچہ تھا انہوں نے اگلے دن اخبار میں ڈاکٹر صاحب پر تنقید کرتے ہوئے کہا، کہ اگر ایسا ہے تو پھر ہاکی والوں کو چاہیے کہ وہ آسٹروف پر

نہ کھیلیں وہ بھی سبز کلر کی ہوتی ہے، کیونکہ آسٹروف پر کھیلنے والے ہاکی کے player جوتے پہن کر کھیلتے ہیں۔ مجھے اُن کا یہ بیان پڑھ کر دکھ ہوا۔ لیکن شاید اُن کو اس بات کا اندازہ نہیں ہے کہ معاملات دو طرح کے ہوتے ہیں۔ اختیاری اور ایک غیر اختیاری معاملات، کچھ چیزیں انسان کے دائرہ اختیار میں ہوتی ہیں اور کچھ دائرہ اختیار سے باہر، جہاں تک کوئی یہ کہے کہ گھاس بھی تو سبز ہے، تو جواب یہ ہے کہ گھاس کا کلر انسان کے اختیار میں نہیں، اب انسان کے اختیار میں نہیں کہ وہ سبز رنگ کی گھاس کو نیلا کرے یا پیلا کردے، جو چیز اختیار میں ہو اُسے تو اپنی مرضی و منشا سے ترتیب دیا جا سکتا ہے۔، اور دوسری بات جو ندیم پراچہ نے کہی کہ پھر ہاکی والے ہاکی چھوڑ دیں کیونکہ وہ مصنوعی گھاس کی بنی ہوئی آسٹروف بھی سبز کلر کی ہوتی ہے۔ تو عرض ہے کہ اب پوری دنیا میں نیلی آسٹروف رواج پا رہی ہے۔ دنیا کی کوئی چیز خواہ وہ کوئی رنگ ہو، چاہے کوئی عدد ہو جب اُس کی نسبت وجہ ایجاد عالم حضرت محمد ﷺ سے ہوگئی تو وہ مسلمانوں کے لئے قابل احترام ہے۔ اُس کے ساتھ عقیدت و محبت مسلمانوں پر لازم ہے۔ اور سبز رنگ کی نبی پاک ﷺ کے گنبد خضرا سے نسبت ہے تو اس کے مقام و مرتبے کا تعین ممکن ہی نہیں ہے، جیسے پیارے نبی پاک ﷺ کے نام مبارک میں شفا ہے ایسے ہی اس سبز رنگ میں بھی برکتیں اور رحمتیں ہیں۔ قارئین! اگر آپ میں سے کسی کی آنکھیں تھکی ہوئی رہتی ہیں اور سر درد کا اندیشہ بھی غالب رہتا ہو تو آپ اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اپنے دماغ کو گنبد خضرا والے سبز رنگ کی جانب مائل کریں۔ رنگ کی جانب آہستہ آہستہ مسلسل توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کریں چند ہی لمحوں میں آپ کو محسوس ہوگا کہ یہ رنگ آپ کو سکون دے رہا ہے۔ یہ سبز رنگ آپ کے دماغ کی آنکھ میں میٹھے انداز میں بہہ رہا ہے۔ چھ سات منٹ میں آپ کی تھکن دور ہو جائے گی اور آپ قطعی طور پر اپنے سر درد کو بھول جائیں گے۔

92 کی وجہ سے پاکستان ہمیشہ قائم رہے گا

میرے پیر و مرشد حضرت بابا جی فرید عصر پیر سید محمد صبغت اللہ حیدر بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہر پاکستانی کی طرح پاکستان سے بے انتہا محبت تھی۔ آپ" فرماتے تھے پاکستان بزرگوں کی قربانیوں کی بدولت قائم ہوا ہے۔ اور یہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ حضور پاک ﷺ کے نظر کرم سے قیام پاکستان جیسا ناممکن کام چند ہی سالوں میں پایہ تکمیل تک پہنچ گیا۔ راقم نے بی بی سی (BBC) کی ویب سائٹ پر کچھ تجزیہ نگاروں کے ایسے تجزیے پڑھے جن میں یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی تھی کہ امریکا ۲۰۱۸ء تک پاکستان کو ٹکڑوں میں بانٹ دے گا اور چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کردے گا۔ میں نے جب یہ پڑھا تو پریشان ہوگیا۔ اور یہ ہر پاکستانی کے لیے پریشان کن بات تھی، میں نے حضرت فرید عصر کو جب یہ بات عرض کی تو آپ نے ہلکا سا تبسم فرمایا اور میری طرف دیکھتے ہوئے بولے:

"مدنی میاں پاکستان اللہ تعالیٰ کے حبیب مکرم ﷺ کی منشا، مرضی اور رضا سے بنا ہے۔ علامہ اقبال قائداعظم اور تحریک پاکستان میں حصہ لینے والے دوسرے مجاہدین کو کریم آقا ﷺ کی روحانی سرپرستی حاصل تھی۔ یہ اسلام کے نام پر بنا ہے اور قائم رہنے کے لیے بنا ہے لہذا بیٹا یہ سب باتیں ہیں رب تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسا کچھ نہیں ہونے جا رہا۔"

حضرت فرید عصر کی باتیں سن کر میرا دل مطمئن ہوگیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسے خطرناک حالات ہمارے پیارے ملک پاکستان نے دیکھے ہیں اور جیسے دکھ اس بہادر قوم نے جوانمردی سے سہے اُس سے یہ

ثابت ہوتا ہے کہ یہ پاکستانی قوم اللہ کے فضل و کرم سے فولاد کی بنی ہوئی ہے اور اپنے اندر پہاڑوں سے بلند جذبہ حب الوطنی اور بے پناہ ہمت، اور زبردست قوت برداشت رکھتی ہے۔ میرا دعوی ہے کہ ایسا اگر دنیا کے کسی اور ملک میں کسی اور قوم کے ساتھ ہوتا تو وہ ملک کب کا دنیا کے نقشے سے غائب ہو چکا ہوتا اور اُس میں بسنے والی قوم کتب تاریخ کے اوراق میں گم ہو جاتی۔ لیکن الحمد اللہ حضور پاک ﷺ کی نظر کریمانہ اور روحانی تصرف سے وجود میں آنے والا ملک پاکستان نہ صرف قائم ہے بلکہ دنیا کی ساتویں ایٹمی طاقت کا اعزاز بھی رکھتا ہے۔ یہ ملک قائم رہنے کے لئے بنا ہے اور ہمیشہ قائم رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس ملک کا کنٹری کوڈ 92 ہے جو کہ اس کی حفاظت کا ضامن ہے۔ پاکستانی کی روحانی پروفائل اس92 کے عدد مبارک کی وجہ سے بہت مضبوط ہے۔ اور اس مملکت خدا داد میں رہنے والے پاکستانی92 سے لامتناہی محبت کرتے ہیں۔ چند دن پہلے کی بات ہے میں ایک پرائیوٹ چینل پر بلوچ لبریشن فرنٹ کے ایک رہنما کا انٹرویو سن رہا تھا کہ "ہمیں کچھ نہیں چاہیے ہمیں آزادی چاہیے"۔ میں نے جب آزادی کے الفاظ اُس کے منہ سے سنے تو میں نے دل میں خیال کیا کہ آزادی تو الحمد اللہ ہمیں 66سال قبل 1947ء میں مل چکی ہے اب یہ کیسی آزادی کی بات کرتے ہیں۔ میں اُن تمام طبقات کو جو بلوچستان کے حوالے سے من گھڑت آزادی کے فلسفے کو پروان چڑھا رہے ہیں بتانا چاہوں گا کہ نبی پاک ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق وجود میں آنے والے اس ارض وطن کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں توڑ سکتی۔ علم الاعداد کے حوالے سے بلوچستان کا پاکستان کے ساتھ رہنا ہی فائدے میں ہے۔ پاکستان کے بنا بلوچستان کا وجود قائم نہیں رہ سکتا۔ آیئے اب numbers کی روشنی میں بلوچستان کے متعلق بات کرتے ہیں:

بلوچستان جو کہ مشتمل ہے ب۔ل،و،چ،س،ت،ا،ن پر اب اس کے اعداد کو جمع کریں تو حاصل جمع آتا ہے30(3=0+3)۔ ایسے ہی پاکستان کے عدد کا حاصل جمع مرکب میں21 بنتا ہے (3=1+2) مطلب کہ پاکستان اور بلوچستان کے اعداد ایک ہیں۔ اس کا آزاد وجود قائم ہونا بلوچستان کے لئے بھی کسی طور مناسب نہیں ہے۔ قارئین! یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ سب 92 کی برکتوں کی بدولت ہے جس نے چاروں بھائیوں (پنجاب، سندھ، خیبر پختونخواہ، بلوچستان) کو ایک خوبصورت اور مضبوط رشتے میں باندھ رکھا ہے۔ اسی طرح ہمارے ازلی دشمن بھارت، جس نے پاکستان کے وجود کو دل سے تسلیم ہی نہیں کیا اور کشمیر کے نہتے مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے، ہندو کی بربریت کا نشانہ بننے والوں میں معصوم بچے، عورتیں اور بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں۔ کشمیر کی تحریک آزادی میں جوانوں نے اپنی جوانیاں دی بوڑھے بڑھاپا دے رہیں اور آج کے دن تک لاکھوں لوگ اپنی جان کا نذرانہ پیش کر چکے ہیں۔ مسئلہ کشمیر کو اگر علم الاعداد کی روشنی میں دیکھیں تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ کشمیر کا فیصلہ جب بھی ہو گا پاکستان کے حق میں ہو گا۔ کیونکہ کہ کشمیر کے عدد بنتے ہیں12 اور جب ہم ان کا مفرد لیتے ہیں تو وہ بنتا ہے 3 اور پاکستان کے عدد بھی 3 بنتے ہیں اور جب کہ بھارت کے عدد بنتے5 ہیں۔ قائد اعظم نے فرمایا تھا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ تو علم الاعداد کی روشنی میں قائد کا یہ فرمان سچ ثابت ہوا۔ میرے پیارے قائداعظم! سارا پاکستان آپؒ کا شکر گزار ہے۔

92 کا عدد اور ولیوں کے سردار حضرت شیخ عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وہ عظیم ہستیاں جو اللہ تعالیٰ کے دین کی مددگار ہوتی ہیں اولیاء اللہ کہلاتی ہیں۔جن کے متعلق قرآن مجید کی سورۃ یونس کی آیت نمبر 63,62اور 64میں فرمایا گیا أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۔ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ اور جن کے متعلق خلاصہ موجودات وجہ کائنات حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جن پر انبیاء اور شہدا رشک کرتے ہیں۔صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں ہمیں اُن کے اوصاف بتایئے تاکہ ہم اُن سے محبت کریں۔آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو مال و زر کی بجائے صرف اللہ کی خوشنودی سے محبت رکھتے ہیں۔اُن کے چہرے منور ہیں اور وہ خود نور کے منبروں پر جلوہ فگن ہیں۔جب لوگ خوف زدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہیں ہو گا۔جب مخلوق غمگین ہو گی انہیں کوئی غم نہیں ہو گا۔میرے نبی پاک ﷺ کا اشارہ اپنی امت کے اولیائے کرام کی طرف تھا۔جس طرح پیارے نبی پاک ﷺ انبیاء کرام کے سردار ہیں اسی طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ولیوں کے سردار ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گیارہویں والی سرکار بھی کہا جاتا ہے۔سید المرسلین پیارے نبی پاک ﷺ اور ولیوں کے سردار اور حضور پاک ﷺ کی بارگاہ اقدس میں خاص قرب کے حامل حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درمیان ایک نسبت numbers کے حساب سے بھی ٹھہرتی ہے۔جو کچھ اس طرح ہے:

اگر ہم 92 کے دونوں ہندسوں 9اور 2 کو جمع کریں تو حاصل جمع مرکب میں لیں تو 11 آتا ہے۔جس سے گیارہویں والی سرکار حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب 11 کا عدد بنتا ہے۔

محبّ اور محبوب (ﷺ) کے ناموں میں مناسبت

محبّ کو اپنے محبوب سے بے انتہا محبت ہے۔مطلوب اپنے طالب کا طالب ۔طالب اپنے مطلوب کا طالب ۔سبحان اللہ اپنے محبوب کی خاطر اپنی تخلیق کی ہوئی کائنات کی ہر ایک چیز میں محبوب کا نام رکھ دیا۔اللہ تعالیٰ نے کائنات کے اندر موجود ہر شئے کے وجود میں اپنے محبوب ﷺ کا اسم گرامی چھپا کر رکھا اور پھر کوڈ انسانی عقل میں ڈال دیا جس کی مدد سے اُسے ایکسپلور کیا جا سکے۔سوال اٹھتا ہے چھپایا کیوں؟ نام کے اوپر غلاف کیوں چڑھایا؟ کیوں کہ محبّ اپنے پیارے محبوب کا نام سرعام نہیں رکھنا چاہتا تھا۔اس لئے اُس کو ڈی کوڈ کرنے کے لئے ایک فارمولا حیطہ بشری میں داخل کر دیا۔محبّ اور محبوب کے ناموں میں علم الاعداد کے حوالے سے بے پناہ مناسبت ہے جسے دیکھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔شمع شبستان رضا میں جناب عزیز احمد رضوی نے ایسی کچھ مناسبتوں کا ذکر بڑے پیار سے کیا ہے تاکہ اہل محبت دیکھیں کہ محبّ اور محبوب ﷺ کے ناموں میں اتنی مناسبت ہے تو ذوات کی حقیقت کا عالم کیا ہو گا۔مولانا بیان کرتے ہیں پہلی مناسبت یہ ہے کہ لفظ اللہ اور لفظ محمد دونوں کے 4 حرف ہیں۔محبّ اور محبوب کے اسماء مبارکہ کے حروف ایک جتنے ہیں۔

اللہ	ا ل ل ہ
محمد	م ح م د

اللہ تعالیٰ کے اسم جلالت کے پہلے دو حرف چھوڑ کر تیسرے حرف پر تشدید ہے ایسے ہی

نبی پاک ﷺ کے نام مبارک محمد (ﷺ) میں تیسرے حرف (میم) پر تشدید ہے۔ اسی طرح اسم اللہ میں دو حرف احاد ہیں اور دو عشرات ایسا ہی اسم محمد ﷺ میں بھی ہے دو حرف احاد ہیں اور دو عشرات ہیں۔ احاد سے مراد وہ حروف جن کے عدد 10 سے کم ہوں ابجد سے حطی تک۔ ا، ب، ج، د، ح، ط، ی۔ اور عشرات وہ عدد ہوتے ہیں جن کی عددی قیمت 100 سے کم ہو، جن میں کلمن سے سعفص تک، ک، ل، م، ن، س، ع، ف، ص یہ سب عشرات ہیں۔ اس طرح اللہ کے نام میں الف اور ہا احاد اور 2 لام عشرات ہیں اسی طرح پیارے نبی پاک ﷺ کے اسم مبارک میں ح اور د احاد ہیں دو میم عشرات ہیں سبحان اللہ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے عدد 66 ہیں ان کو آپس میں ضرب دے کر حاصل ضرب کو اگر جمع کیا جائے تو حاصل جمع 9 ہوگا۔

66(6x6=36)

36(3+6=9)

اسی طرح محبوب پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے اعداد 92 کو آپس میں ضرب دیں اور پھر حاصل ضرب کو آپس میں جمع کر دیں تو جو عدد حاصل ہوگا وہ 9 ہوگا۔

92(9x2=18

18(1+8=9)

9 اس دنیا کا سب سے بڑا ہندسہ ہے۔ اس سے بڑا نمبر نہ ہے نہ ہوگا۔ اور نہ ہی قیامت تک کائنات کا کوئی بڑے سے بڑا ریاضی دان 9 سے بڑا ہندسہ پیش کر سکے گا۔

سیرت النبی ﷺ کا ذکر مبارک علم الاعداد کی روشنی میں

سیرت النبی ﷺ کے اہم واقعات کو ہم علم الاعداد کی روشنی میں دیکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں لیکن اس سے قبل قارئین کے لئے میں یہاں سیرت کے معنی و مفاہیم کی وضاحت پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ سیرت جسے عربی میں السیرۃ لکھا اور پڑھا جاتا ہے عربی زبان کا لفظ ہے اور اس سے فعل ساریسیر سیرا و مسیرا و مسیرۃً و سیرورۃً (باب ضرب یضرب) مستعمل ہے بمعنی چلنا، پھرنا، جانا، سفر کرنا، عمل کرنا، مشہور ہونا۔

السیرۃ اسی ساریسیر کا اسم ہے جس کا استعمال مختلف معانی کیلئے ہوتا ہے مثلاً روش، طور طریقہ، چال چلن، ڈھنگ، طرز زندگی، کردار، سنت، عادت، شکل و صورت، ہیئت، حالت، کہانی، قصہ، واقعہ۔

لوئس معلوف مشہور کتاب المنجد فی اللغتہ میں السیرۃ کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے السیرۃ اسم من سار۔ السنۃ و لطریقۃ و المذھب ولھیئۃ۔ السیرۃ ساریسیر کا اسم ہے بمعنی سنت، طریقہ، مذھب اور ہیئت۔ سیرۃ الرجل صحیفۃ اعمالہ و کیفیۃ سلوکہ بین الناس ۔ کسی شخص کی سیرت کا مطلب ہے اس شخص کی سوانح حیات اور لوگوں کے ساتھ اس کے برتاؤ کا انداز۔ یقال ھو حسن السیرۃ و منہ قولھم" من

طابت سریرته حمد سیرته " کہا جاتا ہے کہ فلاں اچھی چلن کا حامل ہے اور اسی سے عرب کا قول ہے کہ جس کا باطن پاکیزہ ہوتا ہے اس کا کردار قابل ستائش ہوتا ہے۔

علامہ جاراللہ زمخشری اساس البلاغتہ میں وضاحت کرتے ہیں۔

السیر۔ة۔ سار الوالی فی الرعیة سیرة حسنة بادشاہ اپنی رعایا میں اچھے کردار اور چال چلن کے ساتھ مشہور ہوا۔ واحسن السیر بہترین اخلاق وکردار والا۔ و ھذا فی سیرالاولین یہ پہلے لوگوں کے واقعات میں پایا جاتا ہے۔

صاحب تاج العروس محمد مرتضٰی الزبیدی نے بھی السیرۃ کے یہی معانی بیان کئے ہیں:

علامہ مجدالدین فیروز آبادی القاموس المحیط میں لکھتے ہیں

السیر۔ة بالکسر السنة و لطریقة والھیئة والمسیرة السیرة س کے زیر کے ساتھ سنت، طریقہ، ہیئت اور مسافت کے معنوں میں مستعمل ہے۔

ابن منظور افریقی لسان العرب میں لکھتے ہیں کہ سیـــرا کے معنی چلنے اور رخصت ہونے کے آتے ہیں جیسے حدیث حذیفہ میں ہے تسایر عنه الغضب اس سے غصے کے آثار رخصت ہوگئے۔ اسکے علاوہ سیرة کا لفظ مسافت کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور السیارة کے معنی قافلہ کے ہیں۔ نیز السیرة کے معنی ہیئت اور حالت کے بھی آتے ہیں۔

شاہ عبدالعزیز ابن شاہ ولی اللہ کے مطابق:

آنچہ متعلق بوجود پیغمبر ما ﷺ وصحابہ کرام و آن عظام است واز ابتدائے تولد آنجناب تاغایت وفات آن را سیرت گویند۔

جو کچھ ہمارے پیغمبر اور حضرات صحابہ کی عظمت اور ان کے وجود سے متعلق ہو جس میں آنحضرت کی پیدائش سے وفات تک کے واقعات بیان کئے گئے ہوں وہ سیرت ہے۔

سیرت کا لفظ چونکہ صرف نبی پاک ﷺ کی حیات مبارکہ کے لئے مخصوص ہے ہم اس لفظ کو اگر علم الاعداد کی روشنی میں دیکھیں تو سیرت کے لفظ کا مفرد عدد 2 بنتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے اعداد 92 میں موجود ہندسہ 2 کے متعلق تفصیلی بحث گذشتہ اوراق میں گزر چکی ہے کہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں 2 کے ہندسے کا تکرار پایا جاتا ہے۔ ایسے ہی لفظ سیرت کے عدد بھی 2 ہی ہیں۔

ابوین کریمین کے ناموں کے اعداد بالترتیب اس طرح ہیں

حضرت عبد اللہ 8

حضرت بی بی آمنہ پاک 4

پیارے نبی پاک ﷺ کی تاریخ ولادت با سعادت

20 اپریل 571ء

20.4.571

سب سے پہلے 20 کا عدد ہے۔علم الاعداد کے ماہرین کے مطابق 20 کا عدد ایک روحانی عدد ہے۔پیارے نبی پاک ﷺ کی تاریخ پیدائش کا مفرد نکالیں تو وہ 2 آتا ہے۔اسی طرح 92 جو آپ ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کا عدد ہے جب اس کا مفرد حاصل کیا جاتا ہے تو بھی 2 ہی آتا ہے۔

92(9+2=11)(1+1=2)

اسی طرح ایک اور اہم بات کہ پیارے نبی پاک ﷺ کے 2 نام نامی اسم گرامی ہیں محمد اور احمد۔جب ہم احمد کے عدد نکالتے ہیں تو وہ حضرت عبد اللہ کے نام مبارک کے عدد بنتے ہیں

ا	1
ح	8
م	40 +
د	4
(5+3=8)	53

اسی طرح میرے پیارے نبی پاک ﷺ جس شہر میں پیدا ہوئے مکہ اُس کے عدد بھی 2 بنتے ہیں جو کہ آپ ﷺ کے اسم گرامی محمد کا مفرد عدد ہے۔اسی طرح میرے پیارے نبی پاک ﷺ نے جب مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تو آپ ﷺ کے ساتھ یار غار حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔غار ثور میں 2 ہستیاں تھیں۔حضور پاک ﷺ کے نواسے حضرت امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کے نام کے عدد مبارک بھی 2 ہیں۔اسی طرح آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی تعداد 11 ہے اور 11 کو جمع کریں تو 2 حاصل ہوتا ہے۔قرآن مجید میں 2 طرح کی سورتیں ہیں ایک مکی اور دوسرا مدنی سورتیں۔اس طرح 6 ہجری میں مسلمانوں اور کفار مکہ کے درمیان حدیبیہ کے مقام پر ایک معاہدہ طے پایا جو دس سال کے لئے تھا تاہم قریش مکہ کی وعدہ خلافیوں کی وجہ سے یہ صرف 2 برس ہی نافذ رہ سکا تھا۔

مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد مسلمانوں کو اپنے دفاع کے لئے کئی جنگیں لڑنی پڑیں،سب سے پہلی جنگ جو کفار مکہ اور پیارے نبی پاک ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے درمیان لڑی گئی وہ غزوہ بدر ہے۔بدر کا معرکہ 17 رمضان 2 ہجری بمطابق 17 مارچ 624ء کو ہوا۔جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ پیارے نبی پاک ﷺ کی حیات مبارکہ میں 2 کی تکرار ہے اس طرح غزوہ بدر بھی 2 ہجری میں پیش آیا۔اس جنگ میں 313 مسلمان مجاہدین شریک ہوئے۔(7=3+1+3)اس طرح ہمیں ایک اور عدد 7 کا پتا چلتا ہے۔حضور پاک ﷺ کی حیات مبارکہ میں 7 کا عدد بھی تکرار کے ساتھ آیا ہے۔غزوہ بدر میں کامیابی کے بعد مسلمان مدینہ طیبہ میں ایک اہم قوت کے طور پر ابھرے۔اور آس پاس کے قبائل پر اس گروہ سعید کی دھاک بیٹھ گئی۔لیکن کفار مکہ بدر کے میدان میں شکست سے دو چار ہونے کے بعد پھر دوبارہ پلٹ کر حملہ آور ہوئے یہ 7 شوال 3 ہجری کا زمانہ تھا جب ابو سفیان 3000 کے لشکر کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ آور ہوا۔مسلمانوں نے اپنے دفاع میں یہ جنگ احد کے میدان میں لڑی۔7 ہجری (مئی 628ء) میں

مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان خیبر کے مقام پر جنگ ہوئی جس میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔اسی طرح 7عدد کے حوالے سے کہ پیارے نبی پاکﷺ کی اولاد اطہار کی تعداد مبارکہ 7 تھی جن میں 3 صاجبزادے اور4 صاجبزادیاں۔جن کے نام مبارکہ مندرجہ ذیل ہے:

۱۔حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۔حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور صاجبزادیوں کے اسماء گرامی یہ ہیں

۱۔حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۲۔حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۳۔حضرت بی بی ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۴۔حضرت بی بی ام رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضور پاکﷺ کا تعلق قریش کے قبیلہ کے ساتھ تھا۔قریش کے عدد 7 بنتے ہیں۔حضور پاکﷺ کی محبوب زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اسم گرامی کے عدد مبارک 7ہیں۔پہلی وحی کے بعد جب حضرت بی بی خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپﷺ کو اپنے ایک عزیز ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر گئیں۔ورقہ بن نوفل کے نام کے عدد 7ہیں۔حضور پاکﷺ کا وصال مبارک8جون632ء کو ہوا۔وصال مبارک کی تاریخ کو جمع کریں تو7 کا عدد حاصل ہوتا ہے۔(7=5+2)25=2+3+6+6+8۔اس طرح 7ہجری کو پیارے نبی پاکﷺ نے مختلف حکمرانوں کو خطوط مبارکہ لکھے اور اپنے سفیروں کو ان خطوط کے ساتھ بھیجا۔ان خطوط میں اسلام کی دعوت دی گئی تھی ان میں سے ایک خط ترکی کے توپ قاپی میوزیم میں موجود ہے۔ان تمام مندرجہ بالا اعداد وشمار سے پتا چلتا ہے کہ پیارے نبی پاکﷺ کی حیات مبارکہ میں2اور 7 کے اعداد تکرار کے ساتھ آئے ہیں۔

علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اپنے آقا محبوب پاکﷺ سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔انہی عظیم برگزیدہ ہستیوں میں سے ایک مولا مشکل کشا حضرت علی علیہ السلام بھی ہیں۔آپ علیہ السلام کی امتیازی صفات اور خدمات کی وجہ سے پیارے نبی پاکﷺ ان سے بے انتہا محبت فرماتے تھے۔جتنے مناقب حضرت علی علیہ السلام کے کتب احادیث میں ملتے ہیں کسی اور صحابی رضی اللہ عنہ کے نہیں ملتے۔حضور پاکﷺ نے غدیر خم کے روز فرمایا

من کنت مولاہ فعلی مولاہ

جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ علی بھی مولا ہے۔

ایسے ہی ایک اور حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں پیارے نبی پاکﷺ نے فرمایا:

علی منی وانا من علی

علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔

صرف یہی نہیں جب مہاجرین اور انصار میں بھائی چارہ قائم کیا گیا تو پیارے نبی

پاک ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنا بھائی قرار دیا۔
علم الاعداد کے حوالے سے ہم مولا علی مشکل کشا کے نام کے عدد مبارک دیکھتے ہیں اور اس حوالے سے ایک نہایت ہی اہم بات قارئین کے ساتھ share کرتے ہیں۔
حضرت علی علیہ السلام کا نام " علی "ع، ل اور ی پر مشتمل ہے

ع	70	
ل	30	+
ی	10	

110

اور پیارے نبی پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے عدد 92 ہیں۔ جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

م	40	
ح	8	+
م	40	
د	4	

92

حضور پاک ﷺ کے نام مبارک کے پہلے حرف "میم" کے عدد 40 کو مولا علی مشکل کشا حضرت علی علیہ السلام کے نام نامی اسم گرامی کے پہلے حرف "ع" کے عدد 70 میں جمع کریں تو وہ 110 بنتا ہے جو حضرت علی علیہ السلام کے نام "علی" کے اعداد ہیں۔

محمد کی میم کے عدد	70	
علی کی عین کے عدد	40	+

حاصل جمع حضرت علی علیہ السلام کے نام کے اعداد 110

اور اس طرح اب نام نامی اسم گرامی محمد کے حرف " م " کے علاوہ بچنے والے اعداد اور حضرت علی علیہ السلام کے "ع" کے علاوہ بچنے والے حروف کے اعداد کو جمع کرتے ہیں

محمد اسم پاک کا حرف	ح	8	
محمد اسم پاک کا حرف	م	40	
محمد اسم پاک کا حرف	د	4	+
علی اسم پاک کا حرف	ل	30	
علی اسم پاک کا حرف	ی	10	

حاصل جمع پیارے نبی پاک ﷺ کے نام نامی کے عدد مبارک 92
ہمیں دونوں اسمائے گرامی کو جمع کرنے سے 92 کا عدد مبارک حاصل ہوا۔ پیارے نبی پاک ﷺ نے

فرمایا علی منی وانا من علی میں علی سے ہوں اور علی مجھ سے ہیں۔پنجتن پاک کی الگ ہی شان ہے،مولا علی شیر خدا کا ایک الگ ہی مقام و مرتبہ ہے ۔ایک اور خوبصورت بات میں آپ کو بتاتا چلوں کہ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے اعداد کی تعداد 786 ہے ۔اور اگر ہم اللہ تعالیٰ ،حضور پاک ﷺ کا اسم گرامی مصطفیٰ (ﷺ)،حضرت علی علیہ السلام،حضرت بی بی خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا،حضرت امام حسن پاک علیہ السلام،امام عالی مقام، شہید کربلا، شہزادہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے اسمائے مبارکہ جمع کریں تو وہ بھی 786 بنتے ہیں۔

اللہ	66
مصطفیٰ	229
علی	110
فاطمہ	+ 135
حسن	118
حسین	128
	786

اہل بیت اطہار کی شان ہی نرالی ہے اُن کا مقام ومرتبہ انوکھی شان کا حامل ہے۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان برگزیدہ ہستیوں کے نام پر مانگی جانے والی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔ہم اعداد کے حوالے سے لفظ شفا لیتے ہیں۔

شفا جو کہ ش ف ا پر مشتمل ہے اس کے اعداد کچھ یوں بنتے ہیں:

ش	300
ف	+ 80
ا	1
	381

ایسے ہی حضرت بی بی خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ،حضرت امام حسن پاک علیہ السلام،حضرت امام حسین پاک علیہ السلام کے نام نامی کے عدد بنتے ہیں

فاطمہ	135
حسن	118
حسین	128
	381

شفا اور ان برگزیدہ ہستیوں کے اسماء گرامی کے اعداد ایک جتنے ہیں۔مطلب کہ ان عظیم ہستیوں کے نام میں شفا موجود ہے۔پس ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے ان عظیم ہستیوں کے وسیلہ پاک سے اپنے لئے اور دنیا جہان کے تمام مریضوں کے لئے شفا کاملہ کی دعا کیا کریں۔اور اس

کے ساتھ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے پیارے نبی پاک ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں زیادہ سے زیادہ درود شریف کے نذرانے بھیجنے کی سعادت حاصل کریں۔

اور آخر میں ایک اہم بات غزوات کے حوالے سے میں قارئین سے شیئر کرنا چاہوں گا، کہ مسلمانوں کو اپنے دفاع میں کفار مکہ سے جو جنگیں لڑنی پڑیں اُن میں بھی ہر ایک غزوہ میں مجاہدین کی تعداد ایک خاص ترتیب کے ساتھ سامنے آتی ہے۔پہلی جنگ جو بدر کے میدان میں 17 رمضان 2 ہجری کو لڑی گئی اُس میں مسلمانوں کی تعداد 313 تھی اور کفار مکہ کی تعداد1300 تھی۔بدر کے بعد اگلی جنگ جو 7 شوال3 ہجری کو احد کے میدان میں لڑی گئی اُس میں کفار کی تعداد3000 تھی اور مسلمانوں کی تعداد1000 تھی۔اگلی جنگ (ذی قعد 5 ہجری) میں جب مجاہدین نے ایرانیوں کے طریقہ کے مطابق عرب میں پہلی مرتبہ خندق کھود کر اپنا دفاع کیا تو کفار مکہ کے لشکر کی تعداد10000 تھی۔جو ایک ماہ کے محاصرے کے بعد واپس چلے گئے۔تب مدینہ میں موجود مسلمانوں کی تعداد3000 تھی جو کہ احد کے میدان میں کفار مکہ کے لشکر کی تعداد کے برابر تھی۔خندق کے بعد جب رمضان 8 ہجری میں مکہ مکرمہ فتح ہوا تو مسلمانوں کی تعداد10000 تھی جو کہ جنگ خندق میں مدینہ منورہ پر حملہ آور ہونے والے مشرکین مکہ کی تعداد(10000) کے برابر تھی۔ہم اس ساری بحث کو یوں سمیٹتے ہیں۔

	مسلمان	کفار مکہ
۱۔غزوہ بدر	313	1000
۲۔غزوہ احد	1000	3000
۳۔غزوہ خندق	3000	10000
۴۔غزوہ فتح مکہ	10000	سارے مشرکین مکہ

اس جدول سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ مجاہدین اسلام کی تعداد ہر آنے والے غزوہ میں اتنی ہوتی گئی جتنی پچھلی جنگ میں کفار کی ہوتی تھی۔مسلمانوں کو اپنے دفاع میں جنگیں لڑنا پڑیں اُن کو غزوات کہا جاتا ہے۔غزوات کی کل تعداد 29 ہے جن میں سے 8 غزوات سن 2 ہجری میں ہوئے۔4 اور 6 ہجری میں تین تین اور اس کے علاوہ 3,5,8 ہجری میں چار چار غزوات ہوئے۔7 ہجری میں2 اور 9 ہجری میں 1 غزوہ ہوا۔آسانی کی خاطرمیں ان کو ایک جدول میں واضح کر دیتا ہوں۔غزوات کا جدول اس طرح ہے:

2ہجری	3ہجری	4ہجری	5ہجری	6ہجری	7ہجری	8ہجری	9ہجری
ودان	ذی امر	بنونضیر	دومۃ الجندل	بنولحیان	خیبر	موتہ	تبوک
بواط	بحران	ذات الرقاع	بنوالمصطلق	ذی قرو	عمرۃ القضا	فتح مکہ	
العشیرۃ	احد	بدر ثانیہ	خندق	حدیبیہ		حنین	
بدر اولی	حمراء الاسد		بنوقریظہ			طائف	
بدر کبریٰ							
بنوسلیم							
بنوقینقاع							

پیارے نبی پاک ﷺ کی حیات مبارکہ میں عدد 2 کی تکرار کے حوالے سے پچھلے صفحات میں تفصیلاً بیان ہو چکا ہے اس جدول کو دیکھ کر با آسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سن 2 ہجری وہ سن ہے جس میں سب سے زیادہ غزاوت ہوئے۔

حضور پاک ﷺ کائنات کے وزیر اعظم ہیں

حضور پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک ﷺ کو مبعوث فرمانے کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کردیا۔حبیب مکرم مدنی تاجدار ﷺ ختم الرسلین ہیں تو ختم مرسلینی کا مفہوم یہ ہے کہ پوری کائنات کی حکومت حضور پاک ﷺ کو عطا کی گئی ہے۔آپ ﷺ شاہِ بحر و بر ہیں۔آپ ﷺ مالک ارض و سما کے محبوب ہیں۔آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں۔محبّ کی جانب سے آپ ﷺ کو ساری کائنات کی حکومت عطا کی گئی آپ ﷺ سیاہ و سفید کے مالک ہیں۔آپ ﷺ وزیر اعظم کائنات ہیں۔اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین آپ ﷺ کے وزرا ہیں۔قارئین!ہمارے پیارے نبی پاک ﷺ ہمارے آقا ہیں ہم اُن کے امتی ہیں اور الحمد للہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی امت میں پیدا فرما کر ہم پر احسان عظیم فرمایا۔ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے گلے میں پیارے نبی پاک ﷺ کی غلامی کا پٹا ڈال لیں،کیونکہ یہی وہ ہستی ہیں جن کی بدولت ہمیں زندگی نصیب ہوئی اور یہی وہ ہستی پاک ہیں جن کی بدولت کائنات کی ہر چیز کو زینت بخشی گئی۔آپ ﷺ کائنات کی ہر ایک چیز میں موجود ہیں۔کائنات کے والی،شاہ کونین، سلطان کونین کے متعلق غیر مسلم بھی کمال عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہیں،جارج برناڈ شاہ کہتا ہے"موجودہ انسانی مصائب سے نجات ملنے کی واحد صورت یہی ہے کہ حضور پاک محمد ﷺ اس دنیا کے رہنما بنیں"۔گاندھی لکھتا ہے کہ"بانی اسلام(حضرت محمد ﷺ)نے اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی جس نے انسان کو سچائی کا راستہ دکھایا اور برابری کی تعلیم دی۔میں اسلام کا جتنا مطالعہ کرتا ہوں اتنا مجھے یقین راسخ ہو جاتا ہے کہ یہ مذہب تلوار سے نہیں پھیلا"۔

آپ دونوں جہانوں کے لئے رحمت ہیں،میرے پیارے نبی پاک ﷺ کائنات کے وزیر اعظم ہیں،میرے پیارے نبی پاک ﷺ کائنات کے سلطان ہیں۔آپ ﷺ شاہ امم ہیں،آپ ﷺ خیر الانام ہیں۔آپ ﷺ شاہ بحر وبر ہیں،آپ ﷺ والی دوعالم ہیں،آپ ﷺ شافع محشر ہیں،آپ ﷺ حبیب کبریا ہیں،آپ ﷺ وجہ کائنات ہیں،آپ ﷺ فخر موجودات ہیں،آپ ﷺ محسن اعظم ہیں،آپ ﷺ دنیا کے سب سے بڑے انسان ہیں۔آپ ﷺ کا نور کائنات کے ذرے ذرے میں موجود ہے۔آپ ﷺ حاضر و ناظر ہیں۔روح دو عالم ﷺ کی حقیقت منورہ ذرات عالم کے ہر ذرہ میں جاری و ساری ہے۔جس کی بنا پر پیارے نبی پاک ﷺ اپنی روحانیت اور نورانیت کے ساتھ بیک وقت متعدد مقامات پر تشریف فرما ہیں۔آپ ﷺ اپنی قبر انور میں بحیات حقیقی موجود ہیں۔

قارئین آپ نے گذشتہ اوراق میں 92 کے عدد کے متعلق پڑھا کہ کیسے کائنات کے ہر ایک جملے، شئے میں نبی پاک ﷺ کا نور موجود ہے۔اب کوئی بتلائے کہ حضور کائنات میں کہاں نہیں ہیں۔میرے پیارے نبی پاک ﷺ کا نور مبارک کائنات کے ذرے ذرے میں موجود ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حبیب پاک ﷺ کا قرب نصیب فرمائے اور اُن کے تصدق ہماری یہ زندگی اور آنے والی

برزخی زندگی آسان فرما دے۔ آمین

92 کی برکات

جس چیز کی نسبت پیارے آقا ﷺ سے ہو جائے وہ چیز کائنات کی سب سے متبرک چیز بن جاتی ہے۔ جس طرح آپ نے گذشتہ اوراق میں تفصیل کے ساتھ وزیراعظم کائنات میرے پیارے نبی پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے اعداد کے متعلق پڑھا، آپ ﷺ اور خالق کائنات کے اسم جلالت میں موجود مناسبتوں کے متعلق آپ نے دیکھا یہ سب بہت ہی ایمان افروز اور اہل محبت کے دلوں کو شادمانی سے بھر دینے والے حقائق ہیں۔ ہمیں 92 سے محبت کرنی چاہیے اور اپنے موبائل نمبرز، پی ٹی سی ایل نمبرز اور گھروں کو خریدتے وقت 92 کے عدد کا خاص خیال رکھنا چاہیے جس سے برکتیں ہی برکتیں اور رحمتیں نازل ہونا شروع ہو جائیں گی۔ اور اگر ہم کوئی غیر موافق عدد کا نمبر موبائل یا لینڈ لائن میں لے لیتے ہیں تو وہ ہمارے لئے وبال جان بن سکتا ہے۔ یونیورسٹی کے زمانہ میں میرا ایک کلاس فیلو جو کہ علی پور کا رہنے والا تھا اُس کا موبائل نمبر اُس کے نام کے عدد کے ساتھ موافقت نہیں رکھتا تھا۔ اُس کو daily سات سے دس wrong numbers سے کالز موصول ہوتی تھیں، جن کی وجہ سے وہ حد درجہ پریشان تھا، میں نے اُس کے موبائل نمبر کے عدد دیکھے تو اُسے نمبر تبدل کر کے 92 کے اعداد والا نمبر لینے کا کہا 92 اُس کے نام اور تاریخ پیدائش کے ساتھ موافقت رکھتا تھا۔ آج 5 سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی میرے دوست کے نئے نمبر پر wrong کالز کی شرح zero فیصد ہے۔

اسی طرح 92 عدد کے اثرات کے حوالے سے میں اپنا ایک ذاتی تجربہ قارئین کو بتاتا چلوں ایم۔فل کی کلاس ورک کے دوران مجھے بورڈنگ ہاؤس میں رہنے پڑا۔ ہوسٹل میں میرا کمرہ نمبر 371 تھا۔ جب ہوسٹل الاٹمنٹ کی درخواست دی تو میں نے اُس میں روم نمبر 92 کے لیے ہی وارڈن صاحب کو لکھا تھا مگر 92 نمبر کمرہ تو نہ مل سکا لیکن مجھے چند اور رومز کے آپشن ہوسٹل بورڈ نے دیئے جن میں کافی سوچ بچار کے بعد میں نے 371 کا انتخاب کیا۔ 371 نمبر کی خوبی یہ ہے کہ اس کا بھی مفرد وہی ہے جو 92 کا ہے۔

92

9+2=11

1+1=2

371

3+7+1=11

1+1=2

میرا یقین ہے جس چیز کی بھی نسبت نبی پاک ﷺ کے ساتھ ہو جاتی ہے اُس میں برکتیں ہی برکتیں رب تعالیٰ کی ذات بھر دیتی ہے۔ میں ایم۔فل کے دوران تقریباً دو سال روم 371 میں رہا مجھے اس دوران وہاں کبھی کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ لائبریری میں پہروں صرف کرنے کے بعد میں جب کمرے میں آتا تو تھکن کا احساس بالکل ختم ہو جاتا، کمرے میں آنے سے سکون اور اطمنان سا محسوس ہوتا تھا۔ اور یہ سچ ہے کہ 92 کی نسبت سے آپ اگر اپنے گھر، گاڑی یا موبائل کا نمبر لیتے ہیں

تو اس کی برکات سے آپ ہمیشہ easy فیل کرتے ہیں۔ لہذا آپ گھروں، موبائل نمبرز، گاڑیوں کے نمبرز کے انتخاب کے وقت ایسے نمبرز کو ملحوظ خاطر رکھیں، تا کہ ان بابرکت اعداد کی بدولت برکتیں اور رحمتیں وصول کی جا سکیں، گاڑیوں میں 92 نمبر کا انتخاب آپ کو ٹریفک کے حوالے سے ممکنہ ہر قسم کے پریشان کن حالات (ایکسیڈنٹ وغیرہ) سے بچا سکتا ہے، اسی طرح گھروں کو خریدتے وقت 92 کے نمبر کو ترجیح دیں کیوں کہ اس بابرکت نمبر کی بدولت مکینوں کے دماغوں پر بھی مثبت اثرات پڑتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ان بابرکت نمبرز سے related گھروں میں رہنے والے بہت سکون محسوس کرتے ہیں۔

اختتامیہ

ایم۔فل کے کورس ورک کے دوران اسائمنٹس کے ساتھ ساتھ پرزینٹیشن دینا سکالر کے لئے لازم ہوتا ہے۔ ایک دن کلاس میں پرزینٹیشن دینے کی میری باری تھی۔ میں نے جاتے ہی وائٹ بورڈ کے کارنر میں سب سے پہلے 786 اور اس کے ساتھ 92 لکھ دیا۔ ابھی میں نے یہ لکھا ہی تھا کہ ایک کلاس میٹ جو کے ذہنی طور پر انحراف پسندی کی جانب مائل تھا فوراً بول اٹھا شاہ جی!" یہ آپ نے کیوں لکھا؟ اعداد کی تو کوئی اہمیت نہیں ہوتی ہے"۔ میں نے کہا بھائی آپ کو کس نے کہا ہے کہ اعداد کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی؟۔ انہوں نے ترنت جواب دیا "یہ قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے"۔ میں نے اس کی ساری بات سننے کے بعد کہا" بھائی! اگر مخصوص اعداد کا اعتبار پیارے نبی پاک ﷺ سے ثابت ہو تو پھر"؟۔" آپ دکھائیں حدیث کوئی روایت لائیں یا پھر آپ سیرت النبی ﷺ سے کوئی واقعہ بیان کر دیں "بھائی صاحب بولے۔ میں نے کہا آپ سنیں" تفسیر بیضاوی شریف میں علامہ بیضاوی نے الـم کی تشریح کرتے ہوئے ایک حدیث مبارکہ بیان کی ہے جس سے علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ حروف مقطعات میں جمل کے حساب سے قوموں کی مدت اور معیاد کی طرف اشارہ ہے۔

" رسول اللہ ﷺ کے پاس یہود آئے تو آپ ﷺ نے انہیں الـم البقرہ پڑھ کر سنائی۔ انہوں نے اس کا حساب کر کے کہا کہ ہم ایسا دین قبول نہیں کرتے جس کی مدت 71 سال ہو۔ آپ ﷺ مسکرا دیے۔ انہوں نے کہا اس کے علاوہ ایسا کچھ اور بھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے المص۔ الرا۔ مقطعات ذکر فرمادیے۔ یہ سن کر یہود کہنے لگے کہ بات الجھ گئی ہے ہم نہیں جانتے کس بات پر اپنے استدلال کی بنیاد رکھیں"۔

تو میرے بھائی! اب دیکھیں پیارے نبی پاک ﷺ کا ان مقطعات کا ترتیب کے ساتھ پڑھ کا سنانا اور اُن کے استنباط پر خاموش رہنا اس دعوے کی صحت پر ایک بین دلیل ہے۔ اور ایک اہم بات یہ ہے کہ پیارے نبی پاک ﷺ نے پہلے الم کی تلاوت فرمائی پھر المص۔ الرا کی بالترتیب تلاوت فرمائی۔ قلیل اعداد والے پہلے پھر کثیر والے بیان فرمائے۔ ایک ترتیب کے ساتھ اب یہاں دو چیزیں ہیں پہلے آپ نے چھوٹے عدد والے مقطعات پڑھے جیسے کہ الـم جس ک عدد 71 بنتے ہیں پھر بڑے اعداد کے مثلاً المص اس کے عدد 161 ہیں، پھر الر اس کے عدد 231 ہیں۔ پھر المرا اس کے اعداد 271 ہیں، اور یہ قاعدہ مقرر ہے کہ جب حضور پاک ﷺ کے سامنے کوئی بات کہی جائے اور اُسے پیارے نبی پاک ﷺ رد نہ فرمائیں تو وہ حدیث مرفوع ہے۔ اور یہاں تو حضور پاک ﷺ

نے سکوت ہی نہیں فرمایا بلکہ اُن کو جواب دینے کے لئے ترتیب وار حروف مقطعات کی تلاوت بھی کی ۔اگر اعداد کا اعتبار کچھ نہیں تھا تو پیارے نبی پاک ﷺ فرمادیتے کہ تم لوگ کیا کہہ رہے ہو۔حروف کے اعداد کا کوئی اعتبار نہیں۔یہ کالعدم ہیں۔لیکن پیارے نبی پاک ﷺ نے ترتیب کے ساتھ دوسرے مقطعات تلاوت فرمائے۔لہٰذا مخصوص اعداد کا اعتبار خود نبی پاک ﷺ سے ثابت ہے۔

لہٰذا میرے بھائی! 786 یا 92 لکھنے کی قرآن و حدیث سے کہیں بھی ممانعت نہیں ہے۔بلکہ مستحسن ہے اور استحسان کے لئے یہ کافی ہے کہ امت کے معتمد علماء اور مشائخ کا اس پر عمل در آمد ہو۔اور یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ 786 کے عدد کو علماء کرام نے خطوط کی ابتدا میں لکھنے کا رواج دیا۔اور اسی طرح قرآنی نقش تعویذات پر بھی علماء اور مشائخ اعداد کی صورت میں بسم اللہ اور دوسری قرآنی آیات لکھتے تھے۔میری بات انہماک کے ساتھ سننے کے بعد بھائی صاحب خاموش ہوگئے اور میں اپنے موضوع پرزینٹیشن دینے میں محو ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پاک ﷺ کے تصدق ہم پر اپنی رحمتیں، برکتیں نازل فرمائے،ہمیں آسانیاں عطا فرمائے اور ہمیں حضور پاک ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمائے۔آمین
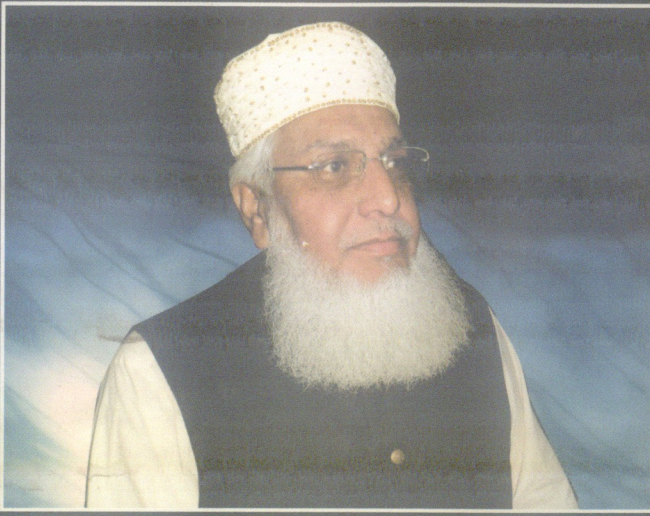
92

مشہور مغربی مصنف ڈاکٹر مائیکل ہارٹ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "The 100" میں دنیا کے اُن سو عظیم ترین آدمیوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے دنیا کی تشکیل میں بڑا کردار ادا کیا۔ ڈاکٹر مائیکل نے حضور پاک ﷺ کو سب سے پہلے شمار پر رکھا۔ مصنف ایک عیسائی ہو کر اپنے دلائل سے یہ ثابت کرتا ہے کہ حضور پاک ﷺ پورے نسل انسانی میں سید البشر ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف نبی پاک ﷺ سید البشر ہیں بلکہ یہ کائنات انہیں کی وجہ سے تشکیل میں آئی۔ کائنات کے اندر موجود ہر شئے اپنے خالق کا ذکر کرتی ہے۔ خالق باری تعالیٰ مُحبّ ہے اور نبی پاک ﷺ محبوب، جن کے نور کی بدولت سورج کو چمکنا، چاند کو میٹھی چاندنی بکھیرنا نصیب ہوا۔ خالق نے اپنے محبوب کا نام نامی اسم گرامی محمد (ﷺ) رکھا۔ حضور پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے اعداد مبارکہ **92** ہیں، 92 کائنات کے ہر ایک لفظ، جملے اور شئے میں موجود ہے۔ اس کتاب 92 کے اندر سید غضنفر حسین نے حضور پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی مبارکہ کے بابرکت موضوع پر علم الاعداد کی روشنی میں کلام کرنے کا شرف حاصل کیا ہے جو کہ بڑی سعادت اور خوش قسمتی کی بات ہے۔ نبی پاک ﷺ کے نام نامی میں شفا ہے۔ آپ ﷺ کے اسم گرامی میں بے حساب برکتیں، رحمتیں اور فضیلتیں موجود ہیں۔ آپ ﷺ کا نام مبارک لینے سے بگڑی بن جاتی ہے۔ بیمار صحت مند، بھٹکے ہوئے سیدھی راہ کے مسافر بن جاتے ہیں۔ جس چیز کی بھی نسبت آپ ﷺ سے ہو جائے وہ چیز کائنات کی سب سے پیاری، اعلیٰ، اُتھی اور برتر مقام و مرتبے کی حامل ہو جاتی ہے۔ مدینہ طیبہ کا نام پہلے یثرب تھا، جس کا معنی ہے نحوست والی جگہ، جہاں صحت مند لوگ آتے اور بیمار ہو جاتے تھے۔ یثرب کی جانب سفر کرنے سے پہلے عرب لوگ اپنی صحت کو لے کر متفکر ہو جاتے تھے۔ لیکن جب رحمۃ اللعالمین حضرت محمد عربی ﷺ یثرب تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کی برکت نے اسے یثرب سے مدینہ طیبہ بنا دیا۔ کریم نبی پاک ﷺ کے کرم سے اب وہاں بیمار جاتے ہیں اور تندرست ہو جاتے ہیں اور کائنات میں کوئی بھی بڑے سے بڑا موذی مرض مدینہ طیبہ کی خاک پانی میں ملا کر پینے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یہ سب رحمت عالم، شافع محشر، ہادی برحق، محسن اعظم، حضرت محمد ﷺ کی رحمتیں، برکتیں ہیں۔

سید غضنفر حسین کی کتاب **"92"** نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ کے عدد **92** مبارکہ پر ایک خوبصورت تحریر ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کے علم، عمل اور قلم میں برکت عطا فرمائے اور اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں اپنے حبیب پاک حضرت محمد ﷺ کے طفیل شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

برخوردار سید غضنفر حسین کو مبارک اور دعا

سید مظہر حسین بخاری

آستانہ عالیہ مہریہ امیریہ احمد آباد شریف 24 اگست 2013ء

دار الشعور

37-مزنگ روڈ، لاہور، پاکستان

فون: 9426395 0300-37239138-042

info@darulshaour.com

www.darulshaour.com